

جانِ براق

زنور رائٹس



Urdu Novels Mania Team ©

www.urdu novelsmania.com

آنزل کو نیویارک میں آئے ہوئے دو دن ہو چکے تھے کل اس نے جاب پر جانا تھا تو اس لیے آج اس نے باہر گھومنے کا سوچا تھا وہ لوگوں کی بھیڑ میں گم اپنی ارد گرد کی چیزوں کو حیرت اور خوشی سے دیکھ رہی تھی اس کا خواب تھا یہاں آنا جو اب پورا ہو چکا تھا

آہستہ آہستہ سائے ڈھلنے لگے تھے آنزل ایک چھوٹے سے ریسٹورنٹ سے کھانا کھا کر اب واپسی کے لیے جا رہی تھی وہ مسکراتی ہوئی آسمان کو تکتی آہستہ آہستہ چلتی اپنے فلیٹ کی طرف بڑھ رہی تھی وہ اپنی ہی رو میں چلتی سڑک کر اس کر رہی تھی جب ایک گاڑی تیزی سے آئی آنزل آنکھیں پھیلائے اپنی سامنے گاڑی کو دیکھتی پینک ہوتے اپنی جگہ پر جم گئی تھی

تیزی سے گاڑی کو بریک لگا تا براق غصے سے گاڑی سے باہر نکلا تھا

Are you mad Kid ?

(کیا تم پاگل ہو چکی؟)

جب خود کو محفوظ پا کر آنزل نے آنکھیں کھولیں اور اپنے سامنے کھڑے شخص کے منہ سے خود کے لیے "پچی" سنا تو اس کا پارہ ایک دم ہائی ہوا تھا مگر وہ خود کو کنٹرول کرتی اسے زبان دکھاتی حیران و پریشان چھوڑ کر تیزی سے چلی گئی تھی

براق کے لب اس کی حرکت پر بے ساختہ پھیلے تھے وہ تو اسے غلطی سے پچی کہہ بیٹھا تھا اسے دیکھنے کے بعد اسے اندازہ ہوا تھا کہ وہ پچی تو بالکل نہیں ہے مگر اس کی حرکت نے یہ ثابت کر دیا تھا کہ آنزل پچی ہی ہے اسے جاتے دیکھ کر وہ اپنا سر جھٹک کر گاڑی میں واپس بیٹھ کر چلا گیا تھا

ہنہ۔۔۔ میں کچی؟؟۔۔۔ وہ اپنے آپ کو دیکھتی بڑبڑائی۔۔۔ خود اٹکل ہو گا بد تمیز انسان۔۔۔ ہائے لیکن تھا کتنا پیارا۔۔۔ اس کو برا بھلا کہتے ہی اس کے پیارے سے چہرے کو یاد کرتے وہ بے ساختہ بولی تھی۔۔۔

ہائے اللہ توبہ توبہ۔۔۔ یہ میں کیا سوچ رہی ہوں؟۔۔۔ وہ فوراً ڈرامائی انداز میں کانوں کو ہاتھ لگا کر بولی تھی اب دوبارہ مجھے وہ ملے گا تو میں بھی اسے انکل کہوں گی ہنسنہ۔۔۔ وہ منہ بگاڑ کر بولی تھی اب اسے کیا خبر تھی کہ وہی انکل اس کا بوس ہے جو اسے پچی بلا کر گیا تھا

«» «» «» «» «» «» «»

آئزل اتنی دیر سے کہاں غائب تھی؟؟ ماریہ نے آئزل کے فلیٹ میں داخل ہوتے ہی پوچھا یہاں آئزل اور ماریہ کے علاوہ ایک اور لڑکی مہوش رہ رہی تھی وہ تینوں پاکستان سے تھیں انھیں یہ فلیٹ کچنی کی طرف سے ملا تھا ماریہ اور مہوش یہاں ایک سال سے رہ رہی تھیں جبکہ آئزل کو صرف دو دن ہوئے تھے اس کی زیادہ تر بات ماریہ سے ہی ہوئی تھی مگر مہوش بھی اس کی طرح ہی چلبلی سی تھی ماریہ کارنگ سانولا اور باب کٹ بال تھے جبکہ مہوش کارنگ صاف تھا اور اس نے اپنے بالوں کو گوڈن براؤن رنگ کر وایا ہوا تھا جس سے وہ کافی پرکشش لگتی تھی

مگر ان دونوں سے زیادہ خوبصورت آنرل تھی جو اپنی گوری رنگت اور سنہری آنکھوں کے ساتھ شہد رنگ گھنے بالوں کے ساتھ انتہائی حسین تھی اس کے چہرے پر پھوڑی کے ساتھ معصومیت کا عنصر بھی موجود تھا

میں زرا نیویارک گھومنے گئی تھی مجھے بہت مزا آیا۔۔۔ آئزل مزے سے اپنے گلے سے سکارف اتار کر پھینکتی بولی تھی ماریہ نے اس کی بات پر ہنکار بھرا تھا اور پھر واپس لیپ ٹاپ پر لگ گئی تھی جس میں وہ کوئی کام کر رہی تھی

میں نے کھانا کھا لیا ہے ماریہ میں سونے لگی ہوں پھر صبح مجھے آفس بھی جانا ہے۔۔۔ میں بہت ایکسائٹڈ ہوں۔۔۔

ماریہ آئزل کی بات پر مسکرائی تھی جواب اپنا سامان اٹھا کر اپنے مطلوبہ کمرے میں چلی گئی تھی

بیڈ پر لیٹتے ہی تھکاوٹ سے فوراً اس کی آنکھ لگ گئی تھی الارم کی آواز پر اس کی آنکھ کھلی تھی الارم بند کرتی وہ تیزی سے اٹھ کر تیار ہونے لگ پڑی تھی آٹھ بجے اسے آفس کے لیے نکلنا تھا چونکہ ماریہ اور مہوش کا ڈیپارٹمنٹ الگ تھا اس وجہ سے ان کے کام کا وقت بھی آگے پیچھے تھے اسی وجہ سے آئزل کو خود جانا تھا

وہ تیزی سے جینز کے ساتھ شارٹ شرٹ پہنتی گلے میں سٹائلر ڈال کر ہلکا سا میک اپ کر کے تیار ہو گئی تھی وہ باہر آتی فریج سے ایک گلاس دودھ نکال کر تیزی سے پیتی کام کے لیے نکل گئی تھی فلحال ماریہ اور مہوش دونوں ہی کمرے سے نہ نکلی تھیں

ٹیکسی سے نکلتی آئزل نے ایک نگاہ اپنے سامنے موجود وسیع و عریض بلڈنگ پر ڈالی تھی ایک گہرا سانس لے کر وہ اندر داخل ہوئی تھی اور ریسپشنسٹ سے اپنے فلور کا پوچھ کر وہ لفٹ میں داخل ہوئی تھی مگر اسے یہ نہ معلوم ہوا تھا وہ غلطی سے پبلک لفٹ کی بجائے پرائیویٹ لفٹ میں داخل ہو گئی تھی

Who are you ?

(کون ہو تم؟)

اپنے پیچھے سے بھاری آواز سن کر وہ ڈر کر اچھلی تھی اور تیزی سے سر موڑتے اس نے اپنے پیچھے کھڑے وجود کو دیکھا تھا اور بے ساختہ اس کے منہ سے نکلا تھا

"انکل"

براق نے ماتھے پر سلوٹیں ڈالے اسے دیکھا تھا اسے خود کا انکل پکارا جانا بالکل بھی پسند نہ آیا تھا جبکہ براق کے ساتھ کھڑے اس کے اسٹنٹ نے بمشکل اپنی مسکراہٹ دبائی تھی

تم اس لفٹ میں کیا کر رہی ہو؟؟۔۔۔ براق نے اس بار سرد لہجے میں پوچھا آنزل نے اس کے سوال پر اسے عجیب نگاہوں سے گھورا تھا

اوپر جا رہی ہوں (انکل)۔۔۔ آج بلندیوں کو چھونے کا دل کر رہا تھا اس لیے سوچا کہ لفٹ میں چلی جاؤں۔۔۔

آنزل آنکھیں پٹیپٹا کر معصومیت سے بولی تھی براق نے اسے گھور کر دیکھا تھا جو اپنی طرف سے زیادہ سمارٹ بن رہی تھی اس سے پہلے کہ براق کوئی جواب دیتا لفٹ مطلوبہ فلور پر پہنچ گئی تھی اور آنزل تیزی سے نکل گئی تھی

یہ لڑکی یہاں کی کر رہی ہے یہ پتا کرواؤ اور جو نئے ایمپلائز آتے ہیں ان کا لنچ آج میرے ساتھ ارینج کرنا۔۔۔ براق

آنزل کے جانے کے بعد اپنی اسٹنٹ ایما سے بولا تھا جس پر اس نے تیزی سے جواب سر بلایا تھا

اوکے سر۔۔

مجھے ڈیوڈ انڈسٹریز کا پرنسپل ای میل کرو میں خود دیکھنا چاہتا ہوں۔۔۔ براق بولتا اس سے اب اپنے کام کے بارے میں ڈسکس کرنے لگ پڑا تھا

«»«»«»«»«»«»«»

نازیہ مجھے کچھ نہیں کھانا جب تک شاہو نہیں آجاتا۔۔۔ وہ روتے ہوئے بچوں کی طرح ضد کر کے بول رہی تھی جبکہ پاس کھڑی ملازمہ نازیہ اب اس کی منتیں کر کے تھک گئی تھی

یہ کیا صبح صبح شور مچایا ہوا؟ مہرین اپنے کمرے سے نکلتی نچوٹ سے بولی تھی

معاف کر دیں میڈیم جی۔۔۔ یہ بس پاکیزہ میڈیم شوع مچا رہیں کہ شاہو ویز سر کے ہاتھوں سے ہی انھوں نے کھانا کھانا ہے۔۔۔۔ ملازمہ کی بات پر مہرین نے ایک ناگوار نظر پاکیزہ پر ڈالی تھی جو اس کے خوف سے ایک دم چپ ہو گئی تھی مہرین اپنے بالوں کو جوڑے کی شکل دیتی پاکیزہ کے پاس آئی تھی جو سہمی نظروں سے مہرین کو دیکھ رہی تھی

تمہارے یہ ڈرامے میرے سامنے بالکل نہیں چلیں گے اس لیے بہتر ہو گا کہ فوراً اٹھ کر کھانا کھالو۔۔۔ پاکیزہ کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں زور سے دبوچتی مہرین پھنکاری تھی جس پر پاکیزہ کی آنکھوں میں دوبارہ آنسو جمع ہونے لگے تھے

اور یہ جو میرے بیٹے کو اپنے اشاروں پر چلا رہی ہو تم یاد رکھنا بہت جلد اس کی دوسری شادی کروا کر اس کے لیے ایک سمجھدار بیوی لاؤں گی پھر وہ تمہارے نکھرے اٹھانا تو کیا تمہاری طرف دیکھنا بھی پسند نہیں کرے گا۔۔۔ اپنے لفظوں کا زہر وہ معصوم کے دماغ میں ڈال کر اسے ذہنی اذیت میں مبتلا کر کے خوش ہو گئی تھی

ن۔۔۔ نہیں ش۔۔۔ شاہو صرف م۔۔۔ میرا ہے۔۔۔ وہ نفی میں سر ہلاتے کانپتی آواز میں بولی شاہو ویز کے معاملے میں تو وہ ویسے بھی بہت حساس تھی

بابا۔۔۔ وہ کبھی بھی تمہاری جیسی نا سمجھ بچی کے ساتھ زندگی نہیں گزارے گا۔۔۔ مہرین طنزیہ بولی تھی

اور اب اگر مجھے تمہاری آواز آئی تو تمہاری زبان کاٹ دوں گی یاد رکھنا۔۔ پاکیزہ کو وارن کرتی وہ غرور سے قدم اٹھاتی واپس اپنے کمرے میں چلی گئی تھی جبکہ پیچھے پاکیزہ لگ پڑی تھی ملازمہ افسوس سے پاکیزہ کی حالت دیکھتی اسے چپ کروانے کی کوشش کرنے لگ پڑی تھی جواب رو تو رہی تھی مگر بنا آواز پیدا کیے۔۔

«»«»«»«»«»«»«»

آنزل کا کام کمپیوٹر ڈیپارٹمنٹ میں تھا جس میں وہ ڈیٹا اینٹری کے علاوہ مختلف پروجیکٹس کی سلائیڈز بنانے کے ساتھ ساتھ مختلف کام کرنے والی تھی پہلے دن اس کی ملاقات ایکس سے ہوئی تھی جو اٹھائیس سال کا تھا اور اس ڈیپارٹمنٹ کا ہیڈ تھا اس کے علاوہ زیان اور ایمان سے اس کی ملاقات ہوئی تھی جو اس کے ساتھ ہی کام کرتے تھے وہ دونوں میاں بیوی تھے جو چار سال سے اس کمپنی میں کام کر رہے تھے

لنچ بریک سے کچھ دیر پہلے وہ اس کپنی کے بوس سے ملاقات کرنے کے لیے سب سے اوپر والے فلور پر گئی تھی جہاں ان کے لیے سپیشل لنچ کا انتظام بھی کروایا گیا تھا

اس کے ساتھ پانچ اور لوگ اس فلور پر موجود تھے وہ ٹوٹل چھ لوگ تھے جو اب ایک کانفرنس روم میں موجود تھے جہاں پہلے ان کی ملاقات بوس سے ہونی تھی

دروازہ کھلنے کی آواز پر سب بوس کے آنے پر کھڑے ہو گئے تھے آنرل کی متحس نگاہیں جب براق کے چہرے سے ٹکرائی تھیں اس کا دل اچھل کر حلق میں آ گیا تھا وہ جسے انکل بول کر اس کا مزاق اڑا چکی تھی وہ دراصل اس کمپنی کا مالک براق گردیزی تھا

ہائے اللہ اب یہ بندہ کہیں مجھے فائز ہی نہ کر دے اللہ بس مجھے اس بار بچا لیجیے گا

براق سے چھپنے کے لیے اس نے اپنے کھلے بالوں کو تیزی سے اپنے چہرے کے آگے کیا تھا مگر براق تو پہلے ہی اس کے بارے میں ایسا سے جان چکا تھا اسے چہرہ چھپاتے دیکھ کر براق کے چہرے پر مدہم سی مسکراہٹ نمایاں ہوئی تھی

میں نے اس لیے جو اس وقت اس کے ذہن میں آیا آنزل نے بول دیا تھا۔۔۔

آنزل کی بات پر براق نے ہنکار بھرا تھا اور اسے بیٹھنے کا اشارہ کرتے اگلے ایمپلائر سے بات کرنے لگا تھا آنزل خود کے بچ جانے پر سکون کا سانس لیتی واپس اپنی جگہ پر بیٹھ گئی تھی

«» «» «» «» «» «» «»

وہ اپنے کمرے میں خاموشی سے بیٹھی ہوئی تھی جب شاہ ویز دھیرے سے دروازہ کھولتا اندر داخل ہوا تھا پاپا کیمرہ نے نظریں اٹھا کر شاہ ویز کو دیکھا تھا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہ تیزی سے اٹھتی اس کے گلے لگ گئی تھی۔۔۔

کیا ہوا ہے تم کھانا کیوں نہیں کھا رہی تھی؟؟ اس کے گرد آہستہ سے اپنا حصار قائم کرتے شاہ ویز نے سخت لہجے میں پوچھا تھا

م۔۔۔ میں آ۔۔۔ آپ کا۔۔۔ انتظار کر رہی تھی۔۔۔ کائنیتی آواز میں جواب دیا گیا تھا جس پر شاہ ویز کے ماتھے پر بل پڑے تھے

کیوں کر رہی تھی انتظار؟؟ کتنی بار کہا ہے کہ خود کھانا کھالیا کرو۔۔۔ بچی نہیں ہو جو ہر وقت تمہارے ساتھ چپکا رہوں اور تمہاری ضروریات پوری کرتا رہوں۔۔۔ اسے خود سے الگ کرنا شاہ ویز غصے سے بولا تھا جس پر پاکیزہ کی آنکھوں میں دوبارہ آنسو بھرنے لگے تھے

شاہو۔۔۔ اس نے کائنیتی آواز میں اسے شکوہ کن نگاہوں سے دیکھا شاہ ویز نے خود پر کنٹرول کرتے اسے دوبارہ زور سے خود میں بھیجنا تھا

پاکیزہ میرا انتظار مت کیا کرو اور مجھ پر منحصر ہونا بند کر دو کیونکہ میں ہر وقت تمہاری ضروریات پوری کرنے کے لیے تمہارے ساتھ نہیں ہو سکتا اور اب یہ ہر وقت رویا مت کرو۔۔۔ وہ دھیرے سے اس کی نم آنکھوں پر اپنے لب رکھتا اپنا نرم گرم لمس چھوڑتا بولا تھا اس کے لمس پر پاکیزہ کو سکون محسوس ہوا تھا جیسے پہلے خوش خوش رہتی تھی ویسی رہا کرو۔۔۔ اس کے گیلے رخسار کو اپنے انگوٹھے سے صاف کرنا شاہ ویز نرم لہجے میں بولا تھا

ل۔۔۔ لیکن شاہو ماما (مہرین) ڈانٹتی ہیں ج۔۔۔ جب میں کچھ کروں۔۔۔ وہ مہرین کی شکایت لگاتی بولی تھی مگر اسے کیا خبر تھی کہ شاہ ویز کا اس کا اپنی ماں کے خلاف بولنا کتنا چھتا تھا جبکہ وہ تو سچ ہی بتاتی تھی

مجھے فحال کچھ نہیں سننا جاؤ اور جا کر کھانا کھاؤ۔۔۔ شاہ ویز اس سے الگ ہوتا بولا

آ۔۔ آپ نے کھانا کھایا؟۔۔ اس نے معصومیت سے اپنے لب کاٹتے پوچھا تھا

نہیں۔۔ وہ ایک لفظی جواب دیتا الماری سے اپنا سوٹ نکالتا فریش ہونے چلا گیا تھا

نازیہ۔۔۔ میرے اور شاہو کے لیے کھانا ایک ٹرے میں دے دیں پاکیزہ ملازمہ سے بولی تھی جس نے تیزی

سے اس کے لیے ایک ٹرے میں کھانا رکھ دیا تھا وہ کھانا لیتی واپس کمرے میں آگئی تھی اور اب شاہ ویز کا انتظار

کر رہی تھی تاکہ اس کے ساتھ کھانا کھاسکے

شاہو آبائیں کھانا کھاتے ہیں۔۔۔ شاہ ویز کے واشروم سے نکلتے ہی پاکیزہ معصومیت سے بولی تھی

شاہ ویز ایک نظر ٹیبل پر رکھے کھانے پر ڈال کر اس کے ساتھ صوفے پر بیٹھ گیا تھا

میں نے تمہارا ایڈمیشن کروادیا ہے کل سے تم کالج جایا کرو گی۔۔۔ شاہ ویز کی بات پر اس نے منہ بگاڑا تھا

ل۔۔۔ لیکن شاہو م۔۔۔ میں نے تو پڑھائی چھوڑ دی تھی۔۔۔ اب ک۔۔۔ کیا فائدہ۔۔۔ وہ ممننائی تھی

اس پر بحث نہیں ہو گی پاکیزہ کل سے تم کالج جایا کرو گی اور اپنی پڑھائی دوبارہ شروع کرو گی مجھے اپنی بیوی پڑھی

لکھی چاہیے۔۔۔ شاہ ویز کے کرخٹ لہجے میں بولنے پر وہ منہ پھولاتی ہلکے سے اپنا سر بلا گئی تھی

.....

ہائے اللہ بچا لینا صرف آج ہی لیٹ ہوئی ہوں۔۔۔ آئزل کیب سے نکلتی دعا کرتی تیزی سے لفٹ کی جانب بھاگی

تھی مگر اس بار پر ایویٹ لفٹ کی بجائے وہ کامن لفٹ میں گئی تھی کیونکہ اسے دوسرے دن ہی پتا چل گیا تھا کہ

وہ غلطی سے بوس کی لفٹ میں چلی گئی تھی اس کو یہاں کافی دن ہو گئے تھے کام کرتے ہوئے اس نے صرف چند بار ہی دوبارہ براق کی شکل دیکھی تھی کیونکہ وہ زیادہ میٹنگز یا پھر اپنے آفس میں رہتا تھا براق کی تعریف کے قصیدے وہ زیان اور ایمان سے سن چکی تھی بلکہ ایسا کہا جائے کہ سن سن کر پک گئی تو زیادہ بہتر ہو گا

تم آج لیٹ ہو آؤ۔۔ آفس میں داخل ہوتے ہی اس کا سامنا ایکس سے ہوا تھا
سوری ایکس ایسا دوبارہ نہیں ہو گا۔۔۔ وہ ممننائی۔۔

اٹس اوکے لیکن آئیندہ ٹائم پر آنا۔۔ اب تم لیٹ آئی ہو اس لیے یہ فائلز تم براق سر کی اسٹنٹ ایما کو دے کر آؤ گی۔ ایکس اسے تین فائلز تھماتے ہوئے بولا

آؤل نے منہ بگاڑ کر فائلز پکڑی اور اوپر والے فلور کی طرف چلی گئی اس کا موڈ خراب تھا کیونکہ وہ ناشتہ کیے بغیر آئی تھی اور اب آتے ہی ایکس کے کام نے اس کا موڈ مزید خراب کر دیا تھا
ایما یہ فائلز ایکس نے بھیجی ہیں۔۔ ایما کے ٹیبل پر فائلز رکھتی آؤل بولی تھی
آؤل کیا تم پلیز مجھے ایک کافی لا دو گی۔۔ ایما کی ریکوسٹ پر وہ چاہ کر بھی منع نہیں کر پائی تھی
تیزی سے کیفے سے کافی اور اپنے لیے پانی کی بوتل لیتی آؤل واپس ایما کے کین میں آئی تھی مگر ایما وہاں
موجود نہ تھی وہ کافی ٹیبل پر رکھتی پانی کی باٹل کھلتی پانی پینے لگ پڑی تھی

اچانک پانی پیتے اسے کھانسی شروع ہوئی تھی جب ہڑبڑی میں اس کا ہاتھ ایما کی کافی پر لگا تھا جس سے ساری کافی وہاں موجود فائل پر گر گئی تھی اس نے تیزی سے پانی بوٹل سائیڈ پر رکھتے فائل اٹھائی تھی مگر بد قسمتی سے ایسا کرنے سے کافی باقی صفحات پر بھی پھیل گئی تھی

اوہ مائی گاڈ۔۔۔ آئزل یہ تم نے کیا کیا ہے۔۔۔ یہ بہت اسمپورٹنٹ فائل تھی اس کا پروجیکٹ کل ہم نے پریزنٹ کرنا تھا

ایما فائل کو دیکھتی غصے سے آئزل پر چیختی تھی اس کے دو ہفتوں کی محنت پر آئزل نے کافی گرا دی تھی س۔۔۔ سوری ایما۔۔۔ ی۔۔۔ یہ سب اچانک ہوا تھا۔۔۔ آئزل اس کا غصہ دیکھ کر گھبرا گئی تھی

تمہارے سوری کہنے سے کیا ہو گا آئزل اب سر کو کون جواب دے گا؟؟۔۔۔ اس کے ہاتھ سے فائل جھپٹتی ایما غصے سے بولی تھی آئزل کو اب پچھتاوا ہو رہا تھا کہ اس نے ایما کو کافی لانے سے منع کیوں نہ کر دیا تھا وہ واپس اپنی پانی کی بوٹل اٹھاتی زور سے اسے اپنے ہاتھوں میں گھما رہی تھی

کیا ہوا ہے ایما؟ براق جو اگلی مینٹنگ کے لیے باہر نکلا تھا ایما کو غصے سے بولتے دیکھ کر اس کے پاس آیا تھا سر آئزل نے کل والے پروجیکٹ کی فائل پر کافی گرا دی ہے۔۔۔ اور میرے پاس اس کا کوئی ڈرافٹ بھی نہیں موجود۔۔۔ ایما کی بات پر براق کی نگاہ نظریں جھکائے پانی کی باٹل پکڑے اپنے لب کاٹ رہی تھی

مس آئزل ہی اب یہ کام کریں گی انہوں نے یہ کام خراب کیا ہے تو یہ ہی صحیح کریں گی اور یہ صبح تک فائل مجھے اپنے آفس میں چاہیے اور اس میں کوئی غلطی بھی نہیں ہونی چاہیے۔۔۔ براق کی بات پر آئزل نے دانت پیسے تھے لیکن سر۔۔۔

آپ اپنا لیم ایکسکیوز اپنے پاس رکھیں اور جیسا میں نے کہا ہے ویسا ہی کریں گی۔۔۔ آنزل نے براق کی بات پر غصے سے بوٹل پر زور ڈالا تھا جس سے بوٹل کا کیپ اچانک کھلا تھا اور چونکہ بوٹل کا رخ براق کی طرف تھا اس لیے اس میں موجود پانی سیدھا براق کے سوٹ پر گرا تھا

س۔۔ سوری سر۔۔ پانی کی بوٹل سیدھی کرتی آئزل کانٹیتی آواز میں بولی تھی
مس آئزل۔۔ میرے سامنے سے چلیں جائیں اس سے پہلے کہ میرا ضبط جواب دے جائے۔۔ اپنا گیلاسوٹ دیکھ
کر براق نے بمشکل اپنا غصہ روکا تھا ورنہ اس کا دل کر رہا تھا کہ اس عقل سے پیدل بچی۔۔ مطلب لڑکی کو اچھے سے
سبق سکھاتا۔۔

[illegible]

اسے ایک ہفتہ ہو گیا تھا کالج جاتے ہوئے اس کی دوستی ایک لڑکی فاریہ سے ہوئی تھی آج شاہ ویز گھر تو اس نے اسے اپنے گزرے دنوں کی روءاد سنانے کا سوچا تھا

شاہو میری ایک دوست بنی ہے وہ بہت اچھی ہے اور اس کا بھائی بھی بہت پیارا تھا میری اس سے بھی دوستی ہو گئی ہے آج اس نے مجھے اور میری دوست کو گول گپے کھلائے تھے

شاہو ویز جو پاکیزہ کی باتوں کو پہلے زیادہ غور سے نہ سن رہا تھا اس کی باتوں میں لڑکے کا ذکر سن کر اس کے فوراً کان کھڑے ہوئے تھے

تم کسی اور لڑکے کے ساتھ باتیں کرو یا اس سے چیزیں لے کر کھاؤ مجھے یہ سب بالکل پسند نہیں۔۔۔ تمہیں پڑھنے دے رہوں تو شرافت سے پڑھ لو مجھے میرے فیصلے پر پکھتاتے پر مجبور مت کرنا۔۔

پاکیزہ کا بازو دبوچ کر سرد لہجے میں شاہو ویز نے اسے وارن کیا تھا پاکیزہ جو مسکراتے ہوئے اسے چہک کر بتا رہی تھی پل میں اس کی مسکراہٹ سمٹی تھی

شا۔۔ شاہو میرے ب۔۔ بازو میں د۔۔ درد ہو رہا ہے۔۔ وہ اپنے نازک بازو پر شاہو ویز کی مضبوط گرفت محسوس کرتی سسکی تھی اسے شاہو ویز سے خوف محسوس ہو رہا تھا

شاہو ویز اس کی کانپتی آواز پر فوراً ہوش کی دنیا میں آتا پاکیزہ کا بازو چھوڑ چکا تھا
www.urdu-novelsmania.com

مجھے دوبارہ تمہارے منہ سے کسی لڑکے کا نام نہیں سننا۔۔ شاہو ویز سرد لہجے میں بولا
سوری۔۔ وہ دھیمی آواز میں بولتی اپنے بازو کو دیکھنے لگی تھی جہاں شاہو ویز کی آنکھوں کے نشان چھپ گئے تھے
اپنی بھیگی آنکھوں سے اس نے شاہو ویز کو شکوہ کن نگاہوں سے دیکھا تھا

آئیندہ کے بعد مجھے غصہ مت دلانا پاکیزہ۔۔۔ اپنا تک نرم لہجے میں بولتے شاہ ویز نے اس کا بازو دوبارہ پکڑا تھا اور وہاں موجود اپنی انگلیوں کے نشان پر لب رکھے تھے اس کے لمس پر پاکیزہ نے اپنا بازو اس کی گرفت سے آزاد کروانا چاہتا تھا مگر شاہ ویز نے اسے ایسا کرنے نہیں دیا تھا

میں تمہارے معاملے میں بہت پوزیٹیو ہوں میری جان۔۔۔ اس کے بازو پر دوبارہ آہستہ سے اپنے لب رکھتے شاہ ویز نے کہا تھا

ش۔۔۔ شاہو آ۔۔۔ آپ نے مجھے تکلیف کیوں پہنچائی؟۔۔۔ اس نے نم لہجے میں پوچھا تھا اس کے سوال پر شاہ ویز نے اپنے جبرے بھینچے تھے

تم نے اپنے شاہو کے علاوہ کسی اور کے بارے میں سوچا، کسی اور کے ساتھ کھایا اور کسی اور لڑکے کی تعریف کی۔۔۔ اگر ایسے ہی میں بھی کسی دوسری لڑکی کے ساتھ جاؤں، کھانا کھاؤ اور پھر اس کی تعریف تمہارے سامنے کروں تو کیا کرو گی تم بتاؤ مجھے۔۔۔

دو انگلیاں اس کی چن کے نیچے رکھتے اس کا چہرہ اوپر اٹھا کر شاہ ویز نے پوچھا تھا
شاہو اب میرے ساتھ ایسا کریں گے۔۔۔ شاہ ویز کا کسی دوسری لڑکی کے ساتھ ہونے کا ہی سوچ کر اس کا دل ٹوٹ گیا تھا

تم میرے سوال کا جواب دو پاکیزہ۔۔۔ شاہ ویز نے اس بار تھوڑا سخت لہجے میں پوچھا

م۔۔ میں آپ سے پھر بات نہیں کرتی ا۔۔ اور آ۔۔ آپ کے بال نوچ لیتی اور یہاں سے چلی جاتی۔۔۔ جو جواب اس کے ذہن میں آیا تھا وہ دیتی چلی گئی تھی اس کی پہلی باتوں پر جہاں مدھم سی مسکراہٹ نے شاہ ویز کے لبوں کو چھوا تھا وہاں ہی اس کی آخری بات نے شاہ ویز کو شدید طیش دلادیا تھا

تم صرف میری ہو یاد رکھنا پاکیزہ۔۔ اور مجھے چھوڑ کر جانے کا سوچنا بھی مت ورنہ تمہارے لیے اچھا نہیں ہو گا۔۔ شاہ ویز اس کا گال تھپتھپا کر سرد لہجے میں بولا تھا

پ۔۔ پھر آپ بھی میرے علاوہ کسی کے بارے میں مت سوچیے گا شاہو۔۔ وہ منہ پھولا کر سنجیدہ سے لہجے میں بولتی شاہ ویز کو بے حد کیوٹ لگی تھی شاہ ویز نے کھینچ کر اسے اپنے ساتھ لگایا تھا

میں تمہارے علاوہ کسی کے بارے میں بھی نہیں سوچتا میری جان۔۔۔ عجیب کوئی دھوپ چھاؤں سا شخص تھا وہ ایک پل میں سرد اور دوسرے ہی پل میں پاکیزہ کے لیے نرم گرم جذبات رکھنے والا شخص۔۔۔

آنزل براق کے آرڈر کے مطابق پرو جیکٹ کی فائل دوبارہ بنارہی تھی مگر اس سے ایک صفحہ ہی بہت مشکل سے تیار ہوا تھا ساری بریک بھی اس نے فائل میں ہی لگادی تھی

www.urdu novelsmania.com

آج کا دن ہی منحوس ہے۔۔۔ پتا نہیں کس کا چہرہ صبح اٹھ کر دیکھ لیا تھا۔۔۔ پھر اسے یاد آیا کہ اس نے تو سب سے پہلے اپنا منہ شیشے میں دیکھا ہائے اللہ۔۔۔ نہیں نہیں۔۔۔ آج کا دن بہت اچھا ہے۔۔۔ اپنے پیارے چہرے کو ہاتھ لگاتی وہ فوراً اپنی ہی بات کی نفی کر گئی تھی

افسوس کیا بنے گا میرا وہ فائل کو دیکھتی بے بسی سے بولی تھی اسے یقین تھا کہ آج اسے یہاں اور ٹائم لگانا پڑے گا

آنزل یہ لویہ رف ڈرافٹ مجھے اپنے کمپیوٹر میں ملا ہے اس سے تمہاری ہیلپ ہوگی۔۔ ایما کچھ پر نٹڈ پیر آنزل کے میز پر رکھتی بولی تھی

تھینک یو ایما۔۔۔ آنزل تھوڑا برڈن کم ہونے ہر مشکورن بولی تھی

اُس اوکے تم سے جتنی بنتی ہے بنا لو باقی ہالٹ میں بنا لوں گی۔۔۔ ایما مسکرا کر اسے تسلی دیتی بولی تھی

تھینک یو سوچ ایما۔۔ ایما کی بات پر اس کی آنکھیں چمک اٹھیں تھیں

نوئیڈ سویٹی کوئی بھی پرو بلم ہو تو مجھ سے پوچھ لینا۔۔۔ ایما مسکرا کر بولتی چلی گئی تھی ایما کے جانے کے بعد آنزل اپنا کام کرنے لگ پڑی تھی

وہ کام میں اس قدر مگن ہو گئی تھی کہ اسے پتا ہی نہ چلا کہ اس کے سارے کو لیگ چلے گئے تھے

آنزل کو کافی دیر سے محسوس ہو رہا تھا جیسے اسے کوئی دیکھ رہا تھا مگر وہ اپنے کو لیکز کا سوچ کر اپنے کام میں لگی رہی تھی

ٹھاہ۔۔ کسی چیزہ کے گرنے کی آواز سنتی آنزل نے ڈر کر سر اٹھایا تھا جب اسے اپنے چاروں طرف اندھیرا

دکھائی دیا صرف اس کی کین کی لائٹ اون تھی باقی سب کی آف تھی اسے اچانک ڈر لگنے لگا تھا کیونکہ اسے اب

بھی محسوس ہو رہا تھا کوئی اسے دیکھ رہا تھا مگر کون؟؟ کوئی بھی تو نہیں تھا وہاں۔۔۔ آنزل نے چاروں طرف

نظریں گھما کر دیکھی تھیں

کون ہے؟؟۔۔ آئزل نے ہمت کرتے پوچھا مگر کوئی بھی جواب نہ پا کر وہ اپنے ڈر پر قابو پاتی تیزی سے اپنی چیزیں سمیٹنے لگی تھی ڈر، خوف اور گھبراہٹ سے اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے جبکہ اس کا دل زوروں سے دھڑک رہا تھا

اسے ایسا ہی محسوس ہو رہا تھا کہ کوئی ابھی بھی اسے دیکھ رہا ہے اس کی ایک ایک حرکت کو نوٹ کر رہا ہے۔۔ اب کی بار گھبراہٹ سے اس کے ہاتھ کانپنے لگے تھے مگر جلد ہی چیزیں سمیٹ کر وہ لفٹ کی طرف بھاگی تھی لفٹ کے پاس پہنچ کر اس نے لفٹ کا بٹن دبایا ہی تھا جب کسی نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھا تھا آئزل کی آنکھیں خوف سے پھیل گئی تھیں اس کے ہاتھ میں موجود چیزیں زمین پر گر گئی تھیں اپنی گردن پر کوئی ٹھنڈی چیز محسوس کر کے آئزل جو خود کو آزاد کروانے کی کوشش کر رہی تھی اپنی جگہ پر ٹل ہو گئی تھی اسے ایک منٹ لگا تھا سمجھنے میں کہ اس کی گردن پر چاقو پھیرا جا رہا تھا

مائین۔۔۔ وہ شخص اس کے کان میں غرایا تھا اور لفٹ کے فلور پر پہنچنے سے پہلے ہی آئزل کو اگے دھکا دیتا غائب ہو گیا تھا آئزل کا دل اس کے ایک لفظ پر ہی نازک پتے کی طرح کانپ رہا تھا

آئزل کیا ہوا ہے تمہیں۔۔۔ لفٹ میں سے نکلتی ایمانے اس کا زرد چہرہ دیکھ کر پریشانی سے پوچھا ی۔۔۔ یہاں ک۔۔۔ کوئی ہے ایما۔۔۔ اس نے مجھے ڈ۔۔۔ ڈرایا ہے۔۔۔ آئزل کا نیتی آواز میں بولی تھی۔۔۔ رکو میں دیکھتی ہوں کون ہے یہاں۔۔۔

نہ۔۔۔ نہیں تم بس چلو یہاں سے۔۔۔ آئزل اس کا ہاتھ پکڑتی اسے لفٹ کی طرف کھینچنے لگی تھی اچھا رکو میں چیزیں اٹھا لوں تمہاری۔۔۔ ایما آئزل سے ہاتھ چھڑاتی اس کی چیزیں اٹھانے لگی تھی

سوری آزل مجھے صبح تم پر چیخنا نہیں چاہیے تھا غلطی میری تھی مجھے اتنی اہمورٹنٹ فائل کو وہاں چھوڑنا نہیں چاہیے تھا اب تم جا کر آرام کرنا میں باقی دیکھ لوں گی۔ ایسا کی آواز اسے سن رہی تھی مگر اسے صحیح سے الفاظ سمجھ نہیں آ رہے تھے اس کے کان میں صرف ایک لفظ گونج رہا تھا "مائین"

پاکیزہ کو سوتے دیکھ کر شاہ ویز نے آہستہ سے اس کے چہرے کو اپنی انگلیوں سے چھوا تھا میری جان۔۔ وہ منہ ہی منہ میں بڑبڑایا

وہ اس کو ایک نظر دیکھتا اس کا سر چومتا باہر سے آتی آوازیں سنتا اسے اکیلا چھوڑتا کمرے سے نکل کر لاؤنچ میں آیا تھا

آشاہ ویز نائلہ سے ملو یہ کچھ دنوں کے لیے ہمارے ساتھ رہنے آئی ہے۔۔۔ مہرین پینٹ شرٹ میں ملبوس نائلہ سے الگ ہوتی شاہ ویز سے بولی تھی جس کے چہرے پر اس کی ڈرینگ دیکھ کر ناگواریت چھائی تھی اس نے اس پر نگاہ غلط ڈالے بغیر صرف اپنا سر آہستہ سے بلایا تھا

ویک مس نائلہ۔۔ اور گڈ نائٹ موم۔۔۔ نائلہ کے دیدے پھاڑ کر خود کو دیکھنے پر شاہ ویز جھنجھلا کر مہرین سے بولا تھا

شاہ ویز بیٹا۔۔۔ پلیز کیا تم نائلہ کو گیسٹ روم تک چھوڑ دو گے میری کمر میں تھوڑی درد ہو رہی ہے چلنے میں تکلیف محسوس ہو رہی ہے۔۔۔

آپ نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا موم؟ اگر زیادہ درد ہو رہا ہے تو ڈاکٹر کو بلا لیتے ہیں۔۔ شاہ ویز مہرین کی تکلیف بھری آواز سن کر فوراً بولا تھا

انتا زیادہ درد نہیں ہو رہا۔۔ آرام کروں گی تو ٹھیک ہو جائے گا سارے کام خود کرواتی ہوں نہ اس لیے درد ہو رہا ہے پہلے سوچا تھا کہ بہو آئے گی تو زمرہ داریاں سنبھال لے گی مگر مجھے کیا پتا تھا کہ مجھے ہی بہو کو سنبھالنا پڑے گا۔۔ مہرین جس نے بہانہ بنایا تھا شاہ ویز کی بات پر فوراً بات کا رخ پاکیزہ کی طرف موڑ گئی تھی شاہ ویز نے بے ساختہ اپنے لب بھینچے تھے

اب جاؤ بیٹا نائلہ کو چھوڑ دو۔۔ گڈ نائٹ۔۔ مہرین اپنے مخصوص نرم لہجے میں بولتی اپنے کمرے کی طرف چلی گئی تھی

شاہ ویز مہرین کو جاتے دیکھ کر خود کو پر سکون کرنا نائلہ کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کرتا گیسٹ روم کی طرف چل پڑا تھا

اپ اپنا روم بتا دیں کہاں ہے مجھے اگر کسی چیز کی ضرورت ہوئی تو آپ سے پوچھ لوں گی۔۔ روم کے پاس پہنچ کر نائلہ اس کے چہرے کو دیکھتی مسکرا کر بولی تھی

اگر کسی چیز کی بھی ضرورت ہو تو خود ڈھونڈ لینا۔۔ بغیر لگی پٹی رکھے بول کر وہ واپس اپنے کمرے کی طرف چلا گیا

آنرل رات کو واپس آ کر مشکل سے ہی سو پائی تھی اسے اپنے کمرے میں بھی ایسا ہی محسوس ہو رہا تھا کہ کوئی دیکھ رہا ہے مگر اپنا وہم سمجھ کر وہ سر جھٹک کر سو ہی گئی تھی

وہ صبح اٹھتی فریش ہو کر آج آفس نہ جانے کا فیصلہ کرتی لاؤنچ میں موجود صوفے پر بیٹھ گئی تھی اس نے فون کر کے ایلکس کو بھی بتا دیا تھا کہ اس کی طبیعت خراب ہے جس کی وجہ سے وہ نہیں آسکے گی ایما کو بھی وہ بتا چکی تھی

وہ صبح سے فارغ بیٹھی بس کوئی نہ کوئی مووی ہی دیکھ رہی تھی اچانک اسے بھوک کا احساس ہوا تو وہ اٹھتی کچن میں کچھ بنانے کو چلی گئی ویسے تو کھانا زیادہ تر مہوش بنالیتی تھی اور فریج میں بھی وہ آئزل اور ماریہ کے لیے بنا کر سٹور کر دیتی تھی

فریج میں پڑاپیزا نکالتے آئزل نے اسے اون میں رکھا تھا اور ٹائمر سیٹ کرتی اس کے گرم ہونے کا انتظار کرتی وہ قریب ہی کھڑی ہو گئی تھی اچانک اسے محسوس ہوا کہ کوئی اس کے بالکل قریب کھڑا ہے آہہہ۔۔۔ اپنے کندھے پر ہاتھ محسوس کر کے اس کے حلق سے ایک زوردار چیخ برآمد ہوئی تھی خوف سے اس کا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا

آئزل کیا ہو گیا ہے میں ہوں۔۔۔ ماریہ کی آواز سن کر اسے تھوڑی تسلی ہوئی تھی اس کے ہاتھ بھی ہلکے ہلکے کانپ رہے تھے

ت۔۔۔۔۔ تم آج جلدی آگئی؟؟۔۔۔ آئزل نے کانپتی آواز میں دل پر ہاتھ رکھے پوچھا ہاں کام تھا اس لیے جلدی فری ہو گئی تھی اور آج ویسے بھی میرا شوپنگ پر جانے کا پروگرام ہے تم اگر اچھا فیل کر رہی ہو تو تم بھی تیار ہو جاؤ ساتھ مل کر چلتے ہیں مزا آئے گا۔۔۔ آئزل نے ماریہ کی بات پر سوچتے ہوئے اپنا سرہاں میں بلایا تھا اسے لگا تھا باہر اسے بہتر فیل ہو گا اس نے رات کا واقعہ کسی کو بھی نہیں بتایا تھا وہ تو اس بارے میں یاد بھی نہیں کرنا چاہتی تھی

تم جلدی سے تیار ہو جاؤ میں بھی فریش ہو کر آئی۔۔۔ ماریہ بول کر اپنے کمرے میں چلی گئی تھی جبکہ آئزل پیزا نکال کر اس کا ایک سلاٹس کھاتی باقی واپس فریج میں رکھ کر کپڑے چینج کرنے جا چکی تھی

ماریہ اور وہ قریب ہی ایک مال میں آئے تھا شاپنگ بس ماریہ ہی کر رہی تھی آئزل تو بس اس کے ساتھ ہی چل رہی تھی

آئزل براق سر سے کبھی تمھاری بات ہوئی۔۔ ماریہ کہ اچانک پوچھنے پر آئزل نے اسے ایک نظر دیکھا اور اسے اپنی ملاقات کے بارے میں بتانے لگی اس کی ماریہ سے اچھی خاصی بنتی تھی اسی لیے اسے یہ سب بتانے میں زیادہ پچھکا ہٹ محسوس نہ ہوئی تھی

اور کل ان پر جب مجھ سے پانی گرا تھا تب ان کا چہرہ دیکھنے لائق تھا۔۔۔ ماریہ کو بتاتی آئزل مسکرا رہی تھی اس کا موڈ فریش ہو گیا تھا براق کے بارے میں بتاتے۔۔۔

واؤ۔۔ آئزل مجھے تو لگتا ہے تمھیں قسمت بار بار سر سے ملوا رہی ہے اور تم لوگوں کا کپل کتنا پیارا بنے گا۔۔۔ ماریہ کی بات پر اس کی مسکراہٹ سمٹی تھی مگر دل میں براق کے بارے میں سوچتے اسے گد گدی محسوس ہوئی تھی

سوری آئزل اگر میں نے کچھ غلط کہا ہے مگر میرے خیال سے سر بھی تمھیں پسند کرتے ہوں گے ورنہ میں نے سنا تھا کہ ایک دفع ایک لڑکی سے ہی ان کے سوٹ پر غلطی سے کافی گرا دی تھی اور انھوں نے اسے جو ب سے نکال دیا تھا اور سب سے بڑی بات آئزل جو سب کو پتا ہے سر کسی کو بھی اپنی پرائیویٹ لفٹ کے قریب بھی بھٹکنے نہیں دیتے اور تم نے تو ان کے ساتھ لفٹ میں بھی گئی ہوئی ہو۔۔۔

ماریہ کی باتوں نے اس کی سوچوں کو براق کی طرف موڑ دیا تھا آئزل جس نے براق کے بارے میں ایک بار بھی ایسا نہ سوچا تھا ماریہ کی باتوں نے اسے ایک مختلف رخ سے براق کے بارے میں سوچنے پر مجبور کر دیا تھا وہ ماریہ

کی باتیں سنتی سامنے دیکھ رہی تھی جب کسی نے اس کی تصویر کھینچی تھی آزل نے فوراً اس شخص کا چہرہ دیکھنا چاہا
تھا مگر وہ مڑ گیا تھا

ماریہ اس لڑکے نے میری پکلی ہے اپنے موبائل میں۔۔ آئزل ماریہ کو ٹوکتے ہوئے بولی تھی اسے گھبراہٹ ہونے لگی تھی

آزاد تمحیص وہم ہو رہا ہو گا یہ امریکہ ہے یہاں اکثر لوگ چلتے پھرتے ویڈیو کا لڑکھاتے ہیں یا فیس ٹائم۔۔ تمحیص ضرور غلط فہمی محسوس ہوتی ہوگی۔۔

ل۔۔ لیکن ماریہ۔۔ آئزل نے کچھ بولنا چاہا تھا جب ماریہ اس کی بات ٹوکتی بولی تھی
تم یہ سب چھوڑو اور براق سر کے بارے میں سوچو اگر وہ بھی تمہیں پسند کرتے ہوئے تو تمہاری قیمت سنور جائے
گی۔۔۔

ماریہ وہ مجھے کیسے پسند کرتے ہوں گے؟؟ وہ ہر روز مجھ سے زیادہ خوبصورت لڑکیوں کو دیکھتے ہوں گے۔۔۔ ماریہ کی بات پر آنرل کو اب جھنجھلاہٹ ہونے لگی تھی

میں تمہیں کچھ بتاتی ہوں تم نے ویسے ہی کرنا ہے جیسے میں کہوں گی اور براق سرکار مکین دیکھنا ہے اس کے بعد ہم فیصلہ کریں گے وہ تمہیں پسند کرتے ہیں یا نہیں۔۔۔ ماریہ کی بات پر اس نے تھوڑا ہچکچا کر ہامی بھر ہی دی تھی جس پر ماریہ خوش ہوتی اسے بتانے لگی تھی۔۔۔

«»«»«»«»«»«»«»

گڈ مارنگ ماما۔۔۔ دھیمی آواز میں بولتی یونیفارم میں ملبوس پاکیزہ شاہ ویز کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گئی تھی

مارنگ پیٹا۔۔۔ مہرین اس کو دیکھتی اپنے ناگوار تاثرات چھپا کر ہلکا سا مسکرا کر بولی تھی

ہیلو ایوری ون۔۔۔ شاہ ویز پاکیزہ کو جس ڈال کر دے رہا تھا جب تیار سی نانہ اپنی باریک آواز میں مسکراتے ہوئے بولتی شاہ ویز کے بالکل سامنے والی کرسی پر بیٹھ گئی تھی

شاہویہ کون ہے؟ پاکیزہ نے اسے دیکھ کر سوالیہ نگاہوں سے شاہ سیز کو دیکھا تھا

مما کی فرینڈ کی بیٹی ہے کچھ دیر ہمارے ساتھ رہے گی۔۔۔ اس کو ناشتہ شروع کرنے کا اشارہ کرتا شاہ ویز سپاٹ لہجے میں بولا تھا پاکیزہ نے سمجھ کر سر ہلایا تھا اور جس پینا شروع کیا تھا

ہیلو سوئی رات کو ٹھیک سے سوئی تھی؟؟ مہرین نے بھرپور مسکراہٹ کے ساتھ نانہ سے پوچھا تھا جو بے شرمیوں کی طرح شاہ سیز کو دیکھ رہی تھی

جی آئی۔۔۔ نانہ نے مہرین کو جواب دیتے ہوئے اپنے لیے بھی ناشتہ پلیٹ میں نکالنے لگی تھی نانہ کی طرف جب پاکیزہ نے دیکھا تو اس کی طرف مسکراہٹ پاس کی مگر وہ اسے انگور کرتی شاہ ویز کو دیکھنے لگی تھی

شاہویہ آپ کو کیوں گھور رہی ہے۔۔۔ پاکیزہ نے جمیل ہوتے معصومیت سے شاہ ویز سے کہا جو اس کو اپنے لیے پوزیشن دیکھ کر مدہم سا مسکرایا تھا

وہ ہم دونوں کی طرف دیکھ رہی ہے کہ ہم ساتھ کتنے پیارے لگ رہے ہیں۔۔۔ اور اگر ناشتہ کر لیا ہو تو روم میں آؤ۔۔۔ شاہ ویز اٹھتا ہوا بولا تھا پاکیزہ اس کی بات سنتی فوراً اٹھ کر اس کے پیچھے چلی گئی تھی

آئی آپ کا بیٹا تو میری طرف دیکھ بھی نہیں رہا۔۔۔ شاہ ویز کے جاتے ہی نانہ بولی تھی

تمہیں صبر کرنا پڑے گا میں جلد ہی اسے تم سے شادی کے لیے راضی کر لوں گی لیکن تمہیں بھی میرا ساتھ دینا ہو گا اور جیسا میں کہہ رہی ہوں ویسا کرنا ہو گا۔۔۔ مہرین کی بات پر اس نے آنکھیں گھماتے سر ہلایا تھا شاہو مجھے وہ بالکل اچھی نہیں لگی۔۔۔ پاکیزہ نے کمرے میں داخل ہوتے ہی شکایت کی وہ موم کی گیٹ ہے پاکیزہ۔۔۔ اور میں نہیں چاہتا تم اس سے بچوں کی طرح لڑتی پھرو۔۔۔ شاہو ویز نے اس کے پاس آتے اس کا گال ہلکے سے سہلاتے نرم لہجے میں کہا تھا

ش۔۔۔ شاہو م۔۔۔ میں کسی سے بھی نہیں لڑتی۔۔۔ اس نے جیسے شاہو ویز کو بتایا تھا

پتا ہے مجھے لیکن میں چاہتا ہوں تم اس سے دور رہو۔۔۔ اور رات کو ڈنر کے لیے موم کے ساتھ اب سے تم روزانہ ہیلپ کروایا کرو گی تمہارا کالج کا جو کام ہو اوہ میں خود رات کو کروایا کروں گا اوکے؟۔۔۔ شاہو ویز نے آہستہ سے اس کا سر چوم کر مان سے کہا تھا جس پر پاکیزہ نے فوراً سر ہلا کر رضامندی ظاہر کی تھی

گڈ گرل اب جلدی سے اپنا بیگ لے کر باہر آجاؤ میں کار میں انتظار کر رہا ہوں۔۔۔ شاہو ویز اپنا موبائل اور والٹ اٹھا کر باہر چلا گیا تھا پاکیزہ بھی تیزی سے اپنی چیزیں اٹھاتی اس کے پیچھے بھاگی تھی

پاکیزہ۔۔۔ اپنی دوست کے بھائی سے یا پھر کسی بھی لڑکے سے بات مت کرنا اور آج سے میں خود تمہیں لینے آیا کروں گا۔۔۔ شاہو ویز نے کالج کے سامنے گاڑی روکتے ہی پاکیزہ سے کہا تھا

شاہو میں اب کسی سے بات نہیں کروں گی پر اس۔۔۔ وہ شاہو ویز کی بات پر جھٹ سے بولی تھی

مجھے یقین ہے تم پر۔۔۔ اب جاؤ لیٹ ہو جاؤ گی۔۔۔ شاہ ویز کے کہنے پر وہ سربلاقی اسے خدا حافظ بول کر نکل گئی تھی شاہ ویز کے نظروں نے اس کا کالج کے گیٹ سے اندر داخل ہونے تک پیچھا کیا تھا اس کے اندر جاتے ہی شاہ ویز بھی اپنے آفس کے لیے روانہ ہو گیا تھا

آنزل شاپنگ سے واپس آکر ساری رات ماریہ کی باتوں کو سوچتی رہی تھی اسے یہ تو یقین تھا کہ اسے براق اچھا لگتا ہے مگر اب وہ اسے پسند کرتا ہے یا نہیں اسے یہ معلوم کرنا تھا

ماریہ مجھے ڈر لگ رہا ہے اگر کچھ گڑبڑ ہو گئی اگر سر نے مجھے جو ب سے نکال دیا۔۔۔ آنزل نے اپنا خدشہ ظاہر کیا یا تم مجھ پر بھروسہ رکھا مجھے یقین ہے سر تمہیں نہیں نکالیں گے۔۔۔ ماریہ نے اسے تسلی دی تھی ماریہ میرا فیورٹ سٹار کیا تم نے کہیں دیکھا ہے؟ مجھے مل نہیں رہا۔۔۔ آنزل نے اپنے سٹار کو یاد کرتے پوچھا تھا

نہیں۔۔۔ اور تم جلدی سے ناشتہ کرتے نیچے آؤ میں کار میں ویٹ کر رہی ہوں۔۔۔ مہوش کے کچن میں داخل ہوتے ہی ماریہ نکل گئی تھی

آنزل تم آگ کے ساتھ کھیلنے کا سوچ رہی ہو وہ شخص تمہاری سوچ سے بھی زیادہ طاقت رکھتا ہے وہ ہم جیسے مڈل کلاس لوگوں کو ایک پل میں غائب کر سکتا ہے اور کوئی اس کے خلاف کچھ بول بھی نہیں سکتا اور ماریہ کی باتوں میں کبھی مت آنا ورنہ خسارہ تمہارے حصے میں آئے گا۔۔۔ مہوش جو ان کی باتیں سن چکی تھی اس نے آنزل کو وارن کیا تھا

آنزل نے نا سمجھی سے اسے دیکھا تھا مہوش سے اس کی بہت کم بات ہوتی تھی اور اب مہوش کی یہ بات اسے ماریہ کے پلان پر دوبارہ غور کرنے پر مجبور کر رہی تھی

بیٹ آف لک۔۔۔ ماریہ اس کے ساتھ ہی لفٹ میں داخل ہوتی بولی تھی آنزل نے آہستہ سے سر بلایا تھا گہرا ہٹ سے اس کی ہتھیلیاں بھیگ رہی تھیں

ایما کیا سر آگئے ہیں؟ آنزل لفٹ سے نکلتی سیدھا ایما کے پاس آئی تھی ہاں کوئی کام تھا تمہیں؟؟

ہاں مجھے ایک ضروری بات کرنی تھی ایما کے پوچھنے پر اس نے جھٹ سے کہا تھا ابھی فری ہی ہیں سر۔۔۔ تم جاسکتی ہو۔۔۔ ایما کا جواب سن کر وہ تیزی سے افس کے پاس آئی تھی اس نے ایک گہرا سانس لے کر خود کو پرسکون کیا تھا اور آہستہ سے ناک کیا تھا اندر سے براق کی بھاری سنجیدہ آواز سن کر وہ دھڑکتے دل کے ساتھ اندر داخل ہوئی تھی آنزل کو دیکھ کر براق نے سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھا

مس آنزل اب آپ ایسا ہی کھڑی رہیں گی یا کچھ بولیں گیں اپنے خیالات کی دنیا سے باہر آجائیں اور اگر کوئی کام نہیں ہے آپ کو تو میرا وقت ضائع۔۔۔

آپ کو شرم محسوس نہیں ہوئی میرے ساتھ ایسا کرتے ہوئے؟؟ اس رات آپ ہی تھے نہ وہ شخص جس نے مجھے ڈرایا تھا۔۔۔ اگر آپ مجھے پسند کرتے ہیں تو صاف صاف بتا دیتے۔۔۔ ایسی بے ہودہ حرکت کر کے آپ آخر ثابت کیا کرنا چاہتے تھے۔۔۔ براق کی بات ٹوکتی وہ ماریہ کی بتائی گئی باتیں ہی براق کو بول رہی تھی

وہ جو پہلے ہی اس کے بات کاٹنے پر غصے میں آگیا تھا اس کے الزام پر اس کی رگیں تن گئی تھیں چہرہ غصے سے سرخ پڑ گیا تھا

آپ جیسی بے شرم لڑکی میں نے آج تک اپنی زندگی میں نہیں دیکھی مس آئزل۔۔۔ اور اگر آپ مجھے پسند کرتی ہیں تو مجھے سیدھا بتا دیں ایسے جھوٹے الزام لگا کر آپ مجھے خود سے نفرت کرنے کی وجہ نہ دیں۔۔۔ اور یہ بکواس باتیں کر کے آپ ثابت کیا کرنا چاہتی ہیں کہ آپ بہت حسین ہے؟ آپ ایسے آکر کہیں گی اور میں آپ کے حسن کے آگے گھٹنے ٹیک دوں گا اور کہوں گا کہ جی میں بھی آپ کو پسند کرتا ہوں۔۔۔ مجھے آپ جیسی سٹریٹ فاروڈ اور منہ پھٹ لڑکیاں پسند نہیں جو عقل سے پیدل ہوں ویسے بھی میری پسند کا سٹینڈرڈ بہت ہائی ہے آپ اس پر کبھی پورا نہیں اتر سکتی۔۔۔ اس سے پہلے کہ میں آپ کو فائر کر دوں یہاں سے فوراً دفع ہو جائیں۔۔۔

اس کی بے عزتی پر آئزل کے شرمندگی سے کانوں سے دھواں نکلنے لگا تھا اس کے سٹینڈرڈ والی بات پر تو آئزل کا پارہ ہائی ہو گیا تھا

تین مہینے کے اندر اندر میں نے آپ کو اپنے آگے گھٹنے ٹیکنے پر مجبور نہ کر دیا تا میرا نام بھی آئزل احمد نہیں یاد رکھیے گا۔۔۔ آئزل غصے سے پھنکاری تھی

I said get lost.

میں نے کہا دفع ہو جائیں۔۔۔

براق اسے شعلہ بارنگا ہوں سے دیکھتے دھاڑا تھا وہ بھی اسے گھورتی اس کے افس سے نکل گئی تھی

وہ اپنے کیبن میں بیٹھی ہوئی کام کر رہی تھی جبکہ اس کے ذہن میں اپنا براق کو دیا گیا چیلنج یاد آیا تھا وہ کیسے کرے گی تین مہینوں میں؟ کیسے اپنے آپ کو اس کی پسند کے مطابق ڈھالے گی؟؟

آنزل نے یہ تمہارے لیے آئے ہیں۔۔۔ وہ جو اپنی سوچوں میں گم تھی زیان کی بات سنتی ہوش کی دنیا میں آتی اس کی نگاہ سرخ گلابوں پر پڑی تھی اس پر ایک کارڈ لگا ہوا تھا جسے اس نے اٹھا کر دیکھا کہ آخر یہ کس نے بھجوائے ہیں؟

I wanted to destroy your innocence mi amor.

“ Mine “

(میں تمہاری معصومیت کو تباہ و برباد کرنا چاہتا ہوں میری جان)

کارڈ پر پر لکھے گئے الفاظ پڑھ کر اس کے ہاتھ کانپے تھے آخری لفظوں نے اس کی سانس اٹکا دی تھی ی۔۔۔ یہ کس نے دیے ہیں زیان؟؟ اس نے تیزی سے اٹھتے زیان سے پوچھا تھا۔۔۔

پتا نہیں۔۔۔ کوئی ریسپشن پر دے کر گیا تھا۔۔۔ زیان کی بات پر وہ تیزی سے گراؤنڈ فلور پر ریسپشنسٹ کے پاس گئی تھی

ایکسیکوزمی۔۔۔ کیا آپ بتا سکتی ہیں یہ کون دے کر گیا ہے؟؟ آنزل نے اس سرخ پھول دکھاتے ہوئے پوچھا ایک چھوٹا لڑکا گارڈ کو یہ دے کر گیا تھا تمہارے نام کے ساتھ۔۔۔ آنزل اس کی بات سنتی باہر گارڈز کے پاس گئی تھی اور ان سے بچے کے بارے میں پوچھا تھا مگر ان کے بتانے ہر کہ وہ بچہ جاچکا ہے وہ مایوس ہوتی پھول ڈسٹ بین میں پھیلتی اپنے کیبن میں چلی گئی تھی

ضرور کوئی میرے ساتھ مزاق کر رہا ہو گا۔۔۔ اس نے سوچا تھا مگر اندر سے وہ جانتی تھی کہ کوئی سائیکو انسان اس کے پیچھے پڑ گیا ہے

ایک چڑیل ہمارے گھر آگئی ہے فارو۔۔۔ پاکیزہ کے رونی صورت بنا کر بولنے پر ساتھ بیٹھی اس کی دوست واقعی ڈر گئی تھی

کیا تم نے خود اسے دیکھا ہے؟؟ فاریہ نے آنکھیں بڑی بڑی کر کے پوچھا

ہاں فارو اس چڑیل نے میرے ساتھ ہی آج ناشتہ کیا تھا۔۔۔ پاکیزہ کے جواب پر ڈر سے فاریہ کو کچھ ہونے لگا تھا اسے تو پہلے ہی چڑیلوں اور جنوں سے بہت ڈر لگتا تھا وہ تو ہورر مویز بھی نہیں دیکھتی تھی کیونکہ اگر وہ کوئی ہورر مووی دیکھ لیتی تھی تو اس کو ساری رات یہی محسوس ہوتا تھا کہ اس کے بیڈ کے نیچے کوئی چھپا ہے یا وہ باہر جائے گی تو کوئی اسے چھت سے الٹی گردن کر کے نوکیلے دانتوں سے دیکھ رہا ہو گا

اسے تو لگا تھا اس کی یہ دوست ڈرپوک ہے مگر ابھی اس کی چڑیل کے ساتھ ملاقات کا سن کر اسے لگ رہا تھا وہ بہت بہادر۔۔۔

اس چڑیل نے تم سے کوئی بات کی؟؟۔۔۔ فاریہ نے اب کی بار اشتیاق سے پوچھا تھا اپنی دوست کی بہادری پر اسے فخر محسوس ہو رہا تھا جو چڑیل کے ساتھ ناشتہ کرنے کے بعد یہاں صحیح سلامت بیٹھی تھی

نہیں۔۔۔ وہ چڑیل بس شاہو کو ہی گھور گھور کر دیکھ رہی تھی فارو۔۔۔ مجھے کوئی ترکیب بتاؤ کہ وہ ہمارے گھر سے بھاگ جائے۔۔۔۔۔ پاکیزہ معصوم منہ بنا کر فاریہ سے بولی تھی

تم فکر مت کرو میں امی سے بات کروں گی وہ ضرور کسی باباجی کو جانتی ہوں گی جو آسانی سے اس چڑیل کے سائے کو تمہارے شاہو کے سر سے اتار دے گی۔۔۔ اسے پاکیزہ پر بے اختیار ترس آیا تھا

باباجی کیوں فارو؟ ویسے اس نانہ چڑیل کو صرف ماما ہی نکال سکتی ہیں وہی اسے ہمارے گھر لائی ہیں۔۔۔

پاکیزہ کی بات پر فاریہ کی مزید آنکھیں پھیلی تھی

تمہاری ماما ایک چڑیل کو کیوں اپنے گھر لے کر آئیں؟۔۔۔ تم بہت بہادر ہو پاکیزہ جو ایک چڑیل کے ساتھ رہ رہی ہو۔۔۔ فاریہ کی بات پر پاکیزہ نے نا سمجھی سے اسے دیکھا

اس نانہ چڑیل کے ساتھ میں نہیں رہ رہی میں تو شاہو کے ساتھ رہتی ہوں فاریہ۔۔۔

کیا مطلب اس چڑیل کا نام بھی ہے؟ فاریہ نے عجیب سامنہ بناتے پوچھا

فارو وہ چڑیل نانہ ماما کی دوست کی بیٹی ہے ماما نے ہی صبح اس کا نام بتایا تھا۔۔

کیا تم ایک انسان نانہ کی بات کر رہی تھی پاکیزہ؟ فاریہ نے فوراً پاکیزہ سے پوچھا

ہاں فارو انسان کی ہی بات کر رہی ہوں وہ ڈارک میک اپ میں چڑیل ہی لگ رہی تھی سچی میں۔۔۔ پاکیزہ اپنے بیگ میں سے چاکلیٹ نکال کر کھولتی ہوئی بولی تھی

اف۔۔۔ پاکیزہ میں سمجھ رہی تھی تم اصلی چڑیل کی بات کر رہی ہو پاگل لڑکی یہ سیدھا سیدھا بتانا تھا کہ وہ چڑیل لڑکی ہے جو تمہارے شاہو پر قبضہ کرنا چاہتی ہے۔۔۔ فاریہ اس کے سر پر ہلکا سا تھپر لگا کر بولی تھی پاکیزہ نے اس کے تھپر مارنے پر منہ پھولایا تھا

#جان۔ دو دن ہو گئے تھے اس کی براق سے اس دن کے بعد کوئی ملاقات نہیں ہوئی تھی اس نے جب ساری بات گھر جا کر بتائی تھی تو ماریہ نے اس کو روکنے کی بجائے اس کی حوصلہ افزائی کی تھی کہ وہ اسے سیڈیوس کرنے کی کوشش کرے مگر آنزل ایسا نہ کرنے کا ہی سوچ کر فحال اپنے کام میں مصروف ہو گئی تھی وہ ایک بڑے پروجیکٹ پر ایکس کے ساتھ کام کر رہی تھی تین دن سے اسے فحال اس نامعلوم سائیکو شخص کی طرف سے کوئی بھی پریشانی نہ ہوئی تھی اسے لگا تھا کہ کسی نے جان بوجھ کر اس کے ساتھ یہ مزاق کیا تھا ہیملو سر جیمز۔۔۔ وہ ایکس کے ساتھ کلائنٹ سے ملنے آئی تھی ان کے ساتھ آئی اس نے اپنا ہاتھ بڑھایا تھا جیمز نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے پر جوش انداز میں بلایا تھا اور پھر اس کا ہاتھ چھوڑنے کی بجائے اپنا انگوٹھا ہلکے سے اس کے ہاتھ کی پشت پر پھیرا تھا آنزل نے اسے ناگوار نظروں سے دیکھتے جھٹکے سے اپنا ہاتھ چھرا یا تھا اور ایکس کے ساتھ جا کر بیٹھ گئی تھی پروجیکٹ کی ڈیلیل بتاتے ہوئے بھی آنزل اس شخص کی توجہ اپنی طرف دیکھ کر جھنجھلا رہی تھی مجھے اس میں تھوڑے چینجز کرنے ہیں اس کے علاوہ سب کچھ مجھے صحیح لگ رہا ہے۔۔۔ جیمز انھیں اپنی مزید ریکواریمینٹ بتانے لگ پڑا تھا شکر اللہ کا۔۔۔ کتنا چھچھورا شخص تھا۔۔۔ وہ میننگ روم سے باہر نکلتے ہی سکون کا سانس خارج کرتی بولی تھی اس کے بعد اس کا دن تیزی سے گزر گیا تھا وہ جانے کے لیے اٹھ رہی تھی جب ایک پارسل اس کے لیے آیا تھا اس نے کانپتے ہاتھوں سے پارسل کو کھولنا شروع کیا تھا جس میں ایک بند گلاس کے اندر سرخ رنگ کا گلاب پڑا ہوا تھا اور ساتھ ہی بوٹل میں ریڈ لیکوڈ (سرخ رنگ پانی) تھا اس نے ایک نظر اپنے ارد گرد ڈالی تھی اور کانپتے ہاتھوں سے وہ خط نکالا تھا mi amor I love fear in your innocent eyes . By the way , this is the blood of James (میں تمہاری معصوم آنکھوں میں موجود خوف سے

محبت کرتا ہوں میری جان۔ ویسے یہ خون جیمز کا ہے۔ وہ خط پڑھتے ہی اس کی نگاہ اس گلاب کے پھول کی بوٹل میں موجود ریڈ لیوکلڈ جو کہ جیمز کا خون تھا پر پڑی تھی خوف سے اس کا دل بند ہونے کو تھا جبکہ گھر ابٹ سے اس کی پیشانی نم ہو گئی تھی بے ساختہ اس کی آنکھیں بھیگی تھیں وہ ایک نظر اپنے ارد گرد ڈال کر تیزی سے پارسل کو بند کر چکی تھی وہ ایسے ہی یہ کہیں بھی نہیں پھینک سکتی تھی ورنہ اس کے لیے ہی مشکل ہو سکتی تھی ابھی اس نے پارسل بند ہی کیا تھا جب ایلکس اس کے پاس آیا تھا آئزل ابھی تھوڑی دیر پہلے مسٹر جیمز کا ایکٹیوینٹ ہوا ہے وہ ہو اسپتال میں ہیں ابھی میں نے نیوز دیکھی ہے۔۔۔ ایلکس کے بتانے پر اس کی گرفت پارسل پر مضبوط ہوئی تھی م۔۔۔ میں ب۔۔۔ کل تم سے ملتی ہوں ایلکس بائے۔۔۔ آئزل کا نپیتی آواز میں بولی تھی کیا ہوا تمہاری طبیعت نہیں ٹھیک لگ رہی؟؟ اور یہ پارسل میں کیا ہے؟؟ ایلکس کے اچانک پوچھنے پر اس نے اپنے خشک ہونٹوں کو تر کیا تھا۔۔۔ یہ میری فرینڈ نے مجھے بھیجا ہے اور میں بالکل فٹ ہوں بس گھر جانا چاہتی ہوں۔۔۔ اوکے ٹیک ریسٹ ڈیر۔۔۔ ایلکس ہلکا سا مسکرا کر بولا تھا آئزل تیزی سے ایلکس کے قریب سے گزر گئی تھی وہ گھر جا کر بس جلد سے جلد اس پارسل کا کچھ کرنا چاہتی تھی «»«»«»«»«»«»«»«» پاکیزہ شاہ ویز کے کہنے پر شام کو کھانے بنوانے میں مدد کرنے کے لیے آئی تھی جب مہرین نے نخوت سے دیکھا تھا م۔۔۔ مماشا ہونے کہا تھا کہ آپ کی ہیلیپ کرواؤں؟؟ وہ نظریں جھکائے دھیمی آواز میں بولی تھی نازیہ اب سے یہ تمہارے ساتھ کھانا بنوایا کرے گی میں ریسٹ کرنے اپنے روم میں جا رہی ہوں۔۔۔ اسے ایک نظر گھور کر دیکھتے ہوئے مہرین چلی گئی تھی میڈیم جی آبائیں میں آپ کی ہیلیپ کرواتا ہوں۔۔۔ نازیہ کی بات پر وہ ہلکا سا مسکرائی تھی اور اس کے ساتھ کام کرنے لگی تھی نازیہ کے بتانے پر وہ ویسے ویسے کھانا بنا رہی تھی جیسا نازیہ بتا رہی تھی ہاں بس اب اس ابلتے پانی

میں آہستہ سے چاول ڈال دیں۔۔۔ نازیہ کے بتانے پر وہ آہستہ سے چاول پانی میں ڈال رہی تھی جب اچانک زیادہ چاول پھینکنے سے پانی اچھل کر اس کے بازو پر گر اٹھا۔۔۔ آہہ۔۔۔ اس کے منہ سے بے ساختہ چیخ نکلی تھی شاہ ویز جو ابھی گھر میں داخل ہوا ہی تھا کہ پاکیزہ کی کچن سے چیخ سن کر اس کی طرف بھاگتا کیا ہوا ہے؟؟ کچن میں داخل ہوتے ہی اس نے پوچھا تھا۔۔۔ میرا بازو شاہ ویز۔۔۔ وہ بھگی آنکھوں سے اپنا بازو اس کے آگے کر گئی تھی جہاں پر گرم پانی کے پھینٹے پر نے سے اس کے بازو کی جلد سرخ ہو گئی تھی شاہ ویز نے اس کا بازو پکڑتے ٹھنڈے پانی کے پینچے کیا تھا کیا یہ کام تم نہیں کر سکتی تھی؟۔۔۔ نازیہ کے ساری بات بتانے پر پاکیزہ کو اپنے ساتھ لگاتار شاہ ویز غصے سے بولا تھا اس۔۔۔ سر میڈیم نے کہا تھا۔۔۔ نازیہ کی بات پر شاہ ویز نے غصے سے اپنی مٹھیاں بھینچی تھیں کیا ہوا شاہ ویز؟؟۔۔۔ کچن میں داخل ہوتی مہرین نے پوچھا تھا وہ آوازیں سن کر یہاں آئی۔۔۔ موم اب سے پاکیزہ کوئی کام نہیں کرے گی اگر کھانا بنانے کا ہی مسئلہ ہے تو میں کوئی کک رکھوا دوں گا مگر پاکیزہ کو یہ کام نہیں کرنے دوں گا۔۔۔ شاہ ویز کی بات سن کر مہرین کا چہرہ غصے سے سرخ پڑا تھا شاہ ویز۔۔۔ ایک کام بھی یہ ڈھنگ سے نہیں کر سکتی۔۔۔ مجھے بالکل نہیں پسند تمہاری یہ غیر ذمہ داری۔۔۔ مجھے پچھتاوا ہو رہا ہے کہ میں نے کیوں تمہاری اس سے شادی کروائی۔۔۔ اس کے تو ابھی خود بڑے ہونے کے دن تھے یہ کیا اس گھر کو سنبھالے گی موم خدا را بس کریں۔۔۔ مہرین کے چیختے پر وہ پاکیزہ کا ڈر سے کانپنا محسوس کر کے سنجیدگی سے نرم لہجے میں بولا تھا نازیہ آج تم کھانا بنا دو کل میں کسی کک کا انتظام کر دوں گا اور میری بیوی کو غیر زمدار کہنا بند کر دیں موم پلیز۔۔۔ وہ میری ضروریات پوری کر رہی ہے میرے لیے یہ ہی کافی ہے۔۔۔ شاہ ویز سنجیدہ سے لہجے

جھاڑ پلاتی مہرین غصے میں پھوں پچھاں کرتی نانہ کے روم میں گئی تھی جو مزے سے لیٹی موبائل استعمال کر رہی تھی نانہ تم یہ موبائل سائیڈ پر رکھ کر کچھ کرو گی بھی یا نہیں۔۔۔ وہ بنا کچھ کیا شاہ ویز کو معصومیت سے اپنے اشاروں پر نچا رہی ہے نفرت ہے مجھے اس لڑکی کے بھولے پن سے۔۔۔ نانہ اچانک مہرین کے یوں آکر بولنے پر ایک دم سیدھی ہو کر بیٹھ گئی تھی آپ کا بیٹا گھر تو ہوتا نہیں جو مجھے اس کو اپنے قابو کرنے کا ٹائم ملے گا۔۔۔ نانہ کی بات پر مہرین نے اسے ایک نظر دیکھا تھا ہم۔۔۔ میں کل شاہ ویز سے بات کروں گی تم اس کے ساتھ آفس جانا اور پلیر اس معصوم چڑیل کے قابو سے باہر نکالو میرے پیٹے کو اچھا بھلا سب کچھ سہی جا رہا تھا پتا نہیں کیوں وہ سب ہوا تھا۔۔۔ مہرین ماضی کے بارے میں سوچتی نخوت سے بولی تھی آپ اب سب کچھ مجھے کرنے دیں میں خود اسے دیکھ لوں گی۔۔۔ نانہ اپنے خشک ہونٹوں کو تر کرتی مکاری مسکرائی تھی زیادہ جلن تو نہیں ہو رہی؟ شاہ ویز نے اس کے بازو پر مرہم لگاتے پریشان سے لہجے میں پوچھا تھا نہیں۔۔۔ اس نے جواب دے کر نگاہیں جھکالی تھیں س۔ سوری شاہو ماما بالکل صحیح کہتی ہیں م۔۔۔ میں کسی کام کی نہیں ہوں۔۔۔ نم لہجے میں بولتی پاکیزہ کو شاہ ویز نے محبت بھری نگاہوں سے دیکھا تھا میری جان۔۔۔ موم غصے میں تھی اس لیے انھوں نے ایسا کہا۔۔۔ دھیرے سے اس کے گال کو سہلاتے شاہ ویز نے مدھم سا مسکراتے کہا تھا۔۔۔ لیکن وہ مجھے پسند نہیں کرتی۔۔۔ پاکیزی کا بیتی آواز میں بولی تھی ایک آنسو اس کی آنکھ سے نکلتا گال پر بہہ گیا تھا شاہ ویز نے اس پر جھک کر اس کا گال محبت سے چومنا تھا اور پھر اس کا چہرہ تھام کر وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتا مسکاتے لہجے میں بولا تھا میں تمہیں پسند کرتا ہوں نہ؟ اور تم بھی مجھے پسند کرتی ہو بس یہی بہت ہے تمہارے لیے۔۔۔ شاہ ویز کی بات پر وہ کھل کر مسکرائی تھی شاہ ویز اسے پسند کرتا تھا اس کے لیے یہ ہی بہت تھا لیکن پاکیزہ موم جیسی بھی

یہ مگر ان سے کبھی بد تمیزی مت کرنا۔۔ میں جانتا ہوں تم ایسا کبھی نہیں کرو گی لیکن پھر بھی اگر وہ تمہیں کچھ کہے تو ان کو جواب مت دینا۔۔ شاہ ویز کی بات پر پاکیزہ نے اسے دیکھتے جھٹ سے سر بلایا مہرین سے اس کی بات ہوتی ہی نہیں تھی تو بد تمیزی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا شاہ ویز نے محبت سے اس کا سر جو متے اسے ساتھ لگایا تھا پاکیزہ کا اس کی بات فوراً مان لینا ہی اسے بے حد بھاتا تھا »»»»»»»»»» فلیٹ میں پہنچتے ہی وہ سیدھا اپنے روم کی طرف بھاگی تھی اپنے روم کو اچھے سے لاک کرتے اس نے اپنا بیگ اور ساٹلریڈ پر پھینکا تھا اور پارسل کو تیزی سے واشروم لے کر گئی تھی اس میں سے وہ بند گلاس اس نے کانپتے ہاتھوں سے باہر نکالا تھا اس میں موجود خون دیکھ کر اس کا دل خراب ہوا تھا اور ساتھ ہی اسے متلی محسوس ہوئی تھی اس نے بے ساختہ الٹی کی تھی اس کا دل خراب ہو رہا تھا اس گلاس کو سائیڈ پر رکھ کر اس نے کلی تھی اور پھر اس گلاس کو اوپر سے کھول کر اس نے وہ خون اور گلاب فلش کر دیا تھا اس بند گلاس میں ہلکا سا پانی ڈال کر اسے مکمل طور پر صاف کرتے اس نے ڈسٹ بین میں پھینکا تھا وہ جانتی تھی کہ پولیس کے پاس جانا اس کے لیے بہت مشکل ثابت ہو سکتا ہے اور اگر کسی کو یہ خون والا گلاس دکھ جاتا تب بھی پروبل ہو جاتی۔۔ اس نے وہ پھینکنے کے بعد رگڑ رگڑ کر اپنے ہاتھ دھوئے تھے واشروم کے فرش پر ہی وہ ایک طرف بیٹھ گئی تھی کسی سائیکو کا اپنے پیچھے پڑنے کا سوچتی اس کی روح تک کانپ گئی تھی پارسل میں موجود خط نکال کر اس نے وہ بھی ٹکڑے کر کے فلش کر دیا تھا پھر کسی خیال کے تحت اس نے وہ پارسل کینی دیکھی چاہی تھی جس نے یہ ڈیلیور کیا تھا کینی کا نام دیکھتے اس نے کل اس جگہ جا کر اس پارسل بھیجنے والے کے بارے میں پوچھنے کا سوچا تھا۔۔ آخر کون کر رہا ہے اور کیوں؟؟۔۔ وہ روتی ہوئی اپنی بالوں کو جکڑے خود سے پوچھ رہی تھی بیٹھے بیٹھے اسے ایسا محسوس ہوا جیسے اسے واشروم میں بھی

کوئی دیکھ رہا ہے اس نے ڈرتے ہوئے نظریں اٹھا کر چاروں طرف دیکھا تھا مگر وہاں کوئی نہیں تھا یہ صرف میرا وہم ہے یہاں کوئی نہیں ہے۔۔۔ وہ خود کو تسلی دے رہی تھی وہ ہاتھ کی پشت سے اپنے آنسو صاف کرتی اٹھی تھی اور اپنے منہ پر پانی کے پھینٹے مار کر اس نے خود کو پرسکون کرنے کی ناکام کوشش کی تھی اپنا منہ صاف کرتے وہ کمرے میں آتی اپنا موبائل نکال کر دیکھنے والی تھی جب اچانک اس کے کمرے کے دروازے پر ناک ہونے پر وہ بری طرح ڈری تھی آئزل آریو او کے؟؟ مہوش کی آواز پر اس کو سکون محسوس ہوا تھا یس۔۔۔ آئزل دروازہ کھول کر مہوش کو دیکھ کر ہلکا سا مسکائی تھی اوہ او کے آجاؤ ڈنر کرتے ہیں۔۔۔ نہ۔۔۔ نہیں مجھے بھوک نہیں لگی تم لوگ کھاؤ اگر میرا دل کیا تو میں بعد میں کھا لوں گی۔۔۔ آئزل کی بات پر مہوش سر ہلا کر چلی گئی تھی اس کے جانے کے بعد آئزل اپنے کپڑے چینج کرتی سونے کے لیے لیٹ گئی تھی وہ فحلال اپنے دماغ کو پرسکون کرنا چاہتی تھی آدھی رات کا وقت تھا رات کی خاموشی میں ایک عجیب سی وحشت تھی آئزل نیند میں تھی جب اسے ایک ٹھنڈی چیز اپنے منہ پر محسوس ہوئی تھی آہستہ سے آنکھیں کھول کر اس نے اندھیرے میں خود پر جھکے وجود کو دیکھا تھا اور جیسے ہی اس نے چیخ مارنے کی کوشش کی تھی اسے محسوس ہوا تھا اس کے منہ پر ٹیپ چپکا کر اس کی آواز کا گلہ گھونٹا گیا ہے اس نے اپنے ہاتھوں کو حرکت دینا چاہی تھی جب اسے پتا چلا تھا اس کے بازوؤں اور ٹانگوں کو باندھا گیا ہے بے بسی کے احساس سے اس کی آنکھوں سے آنسو نکلتے تکیے کو بھگور ہے تھے اسے نوکیلی ٹھنڈی چیز اپنے منہ پر دوبارہ محسوس ہوئی تھی وہ جو خود کو آزاد کروانے کی کوشش کرنے لگی تھی فوراً ساکن ہوئی تھی اس نے اندھیرے میں خود پر جھکے شخص کی شکل دیکھنا چاہی تھی مگر اندھیرا زیادہ ہونے پر وہ کچھ خاص دیکھ نہ پائی تھی یا اللہ میری مدد کر۔۔۔ اس نے دل میں کہا تھا I love to see you

helpless). (میں تمہاری اس بے بس حالت سے محبت کرتا ہوں) ہا ہا ہا I just love everything in you. (مجھے تمہاری ہر چیز سے محبت ہے) وہ گہری بھاری آواز میں چاقو اس کی گردن پر چلاتا بولتا بیچ میں پاگلوں کی طرح ہنسا تھا چاقو اس کی گردن پر پچھلے حصے کی طرف جب گیا تو اس نے بے ساختہ دور ہونے کی کوشش کی تھی مگر وہ چاقو اس کی گردن پر لگ چکا تھا آہہہہہ ہیلپ می۔۔۔ وہ ایک کان بھاڑ دینے والی چیخ سے اٹھی تھی اس نے زور سے اپنے بال جکڑے تھے اور بیٹھی وہ تیزی سے بیڈ پر بل رہی تھی اس کی چیخ سنتی ماریہ اور مہوش تیزی سے کمرے میں داخل ہوئیں تھیں مگر اسے بیڈ پر بیٹھے پاگلوں کی طرح بالوں کو جکڑے دیکھ کر وہ دروازے میں ہی رک گئی تھیں آئزل کیا ہوا ہے یار؟؟ ماریہ نے متفکرانہ انداز میں اس کے قریب جاتے پوچھا تھا مگر اسے کچھ سنائی نہیں دے رہا تھا وہ ویسے ہی جھول رہی تھی اس کے بال اچھے خاصے بکھرے پڑے تھے کل کے واقعہ نے اس کے ذہن پر ایک گہرا اثر چھوڑا تھا اور اب رات کے خواب نے اس کا رہا سہا سکون بھی ختم کر دیا تھا اسے وی حقیقت ہی لگ رہا تھا آئزل کے جواب نہ دینے پر ماریہ نے اس کو اپنے ساتھ لگاتے اس کو پرسکون کروایا تھا مہوش نے ماریہ کو پانی کا گلاس پکڑا دیا تھا جو وہ آئزل کو پیلانے لگی تھی دو گھونٹ بھر کر آئزل بس کر چکی تھی کیا ہوا تمہیں اب کچھ بتاؤ گی یا نہیں؟؟ ماریہ نے اس کے پرسکون ہوتے ہی پوچھا تھا

ن۔۔۔ نہیں بس ایک برا خواب تھا۔۔۔ مہوش اور ماریہ نے اس کے جواب پر سانس خارج کی تھی وہ دونوں ہی اس کی حالت کو دیکھتے پر سکون ہو گئے تھے اب اٹھو اور فریش ہو جاؤ چہرہ بھی تمہارا زرد لگ رہا ہے سالوں کی بیمار لگ رہی کورات کو بھی تم نے کھانا نہیں کھایا تھا۔۔۔ اب جلدی سے فریش ہو کر ناشتہ کر لو۔۔۔ مہوش مسکراتی ہوئی آئزل سے بولی تھی وہ سر بلاتی فریش ہونے چلی گئی تھی

.....

شاہ ویز مہرین کے کہنے پر نانہ کو اپنے ساتھ آفس لے تو آیا تھا مگر نانہ کوئی بھی کام کرنے کہ بجائے بس اسے ہی گھور رہی تھی

نانہ تم باہر جاؤ اور میرے اسٹنٹ کو اپنا نام بتاؤ وہ تمہیں کام بتا دے گا۔ سپاٹ سے لہجے میں شاہ ویز بولا تھا شاہ ویز میں آپ کے ساتھ کام کروادوں گی مجھے انجان لوگوں کے ساتھ کام کرنے میں گھبراہٹ محسوس ہوتی ہے۔ وہ اپنی انگلیوں سے کھیلتی چہرے پر مصنوعی معصومیت سجا کر بولتی شاہ ویز کو زہر لگ رہی تھی شاید تم بھول رہی ہو میں بھی ایک انجان شخص ہی ہوں اور مجھے یہ فضول ایکسکیوز دینے کی بجائے فوراً باہر جا کر کام کرو ورنہ مجھے تمہیں گھر بھیجنے میں زیادہ مشکل نہیں ہوگی۔ شاہ ویز کی بات پر اس نے بے ساختہ مٹھیاں زور سے بند کر کے اپنا غصہ روکا تھا ورنہ شاہ ویز کی بے عزتی نے اس کا منہ سرخ کر دیا تھا

اس کارکیشن دیکھتا شاہ ویز دھیرے سے مسکرایا تھا اسے ایسی لڑکیوں سے ڈیل کرنا اچھے سے آتا تھا اسے اپنی ماں کا ارادہ بھی پتا تھا وہ صرف اس وجہ سے کچھ نہیں بولا تھا کیونکہ وہ اپنی ماں کی بہت عزت کرتا تھا شروع سے اپنی خواہشات مار کر مہرین نے اس کے لیے سب کچھ کیا تھا اور اسی وجہ سے وہ اس کے خلاف نہیں بولتا تھا پاکیزہ کے معاملے میں شاید تھوڑا بہت بول لیتا تھا مگر کبھی تہذیب کے دائرے سے باہر نہیں گیا تھا لیکن پاکیزہ

کو کبھی اس نے مہرین کے خلاف بولنے نہ دیا تھا اور اسے بھی پہلے ہی سمجھا دیا تھا ویسے بھی معصوم کچھ نہیں بولتی تھی

م۔۔ مگر۔۔ نانلہ نے لب کاٹتے کچھ بولنا چاہا تھا جب اچانک دروازہ کھول کر کوئی اندر آیا تھا اور اس کا منہ بے ساختہ بند ہوا تھا

حیدر۔۔۔ شاہ ویز نے خوشگوار حیرت سے اپنے بچپن کے دوست کو دیکھا تھا وہ تقریباً تین سالوں بعد پاکستان واپس آیا تھا اور نہ وہ قطر رہ رہا تھا شاہ ویز پر جوش انداز میں حیدر کے گلے لگا تھا

شاہ جی۔۔۔ حیدر کے بولنے پر وہ بے ساختہ مسکرایا تھا

اوہ سوری کیا میں نے کچھ ڈسٹر ب کیا؟؟ حیدر کی جب نگاہ نانلہ پر پڑی تو وہ شاہ ویز کو معنی خیز نظروں سے دیکھتا بولا تھا

نہیں۔۔ نانلہ بس جا ہی رہی ہے۔۔۔ شاہ ویز کے تعارف نہ کروانے پر اس کے کانوں سے شرمندگی سے دھواں نکلنا شروع ہوا تھا

مائی نیم از نانلہ۔۔۔ وہ شاہ ویز کو گھورتی ہلکا سا مسکرا کر حیدر سے بولی تھی

ہیلو نانلہ نائس ٹو میٹ یو۔۔۔ حیدر مسکرا کر بولا تھا اور ایک سوالیہ نگاہ اس نے شاہ ویز پر ڈالی تھی

یہ موم کی فریڈ کی بیٹی ہے کچھ دنوں کے لیے ہمارے ساتھ رہنے آئی ہے۔۔ شاہ ویز کے بولنے پر حیدر نے سمجھتے ہوئے سر ہلایا تھا

نائدہ اب تم جاسکتی ہو۔۔ شاہ ویز کے بولنے پر وہ پیر پٹھکتی غصے سے سرخ پڑتی باہر چلی گئی تھی مگر جاتے ہوئے شاہ ویز کو نخوت سے گھورنا نہیں بولی تھی

بابا۔۔ شاہ ویز زرا جو لحاظ ہو تم میں بیچاری کا منہ سرخ ہو گیا تھا اگر تم دیکھ سکتے تو تمہیں پتا چلنا تھا اس کے کانوں سے بھی دھواں نکل رہا تھا

حیدر بولتا شاہ ویز کے سامنے والی کرسی پر بیٹھ گیا تھا شاہ ویز نے اس کی بات پر بے ساختہ قہقہہ لگایا تھا یار زبردستی گلے پڑ رہی ہے اچھی بھلی معصوم اور پیاری بیوی میری گھر موجود ہے مگر پھر بھی ساتھ ہی چپکنے کی کوشش کر رہی تھی تم اسے چھوڑو اور بتاؤ اتنے سالوں بعد کیسے آنا ہوا۔۔ اور کیا پیو گے؟ شاہ ویز نے خوشگوار لہجے میں پوچھا تھا

کافی منگوا لو۔۔ اور میں اب یہاں واپس پاکستان سیٹل ہونے لگا ہوں بس اس میں تمہاری ہیلپ چاہیے۔۔ حیدر کی بات پر اس نے سر ہلایا تھا اور وہ دونوں اپنی باتوں میں مصروف ہو گئے تھے آنرل ماریہ کے ساتھ پارسل آفس جا کر اس پارسل بھیجنے والے کے بارے میں بھی پوچھ چکی تھی مگر اسے مایوسی کے سوا کچھ حاصل نہ ہوا تھا اس نے ماریہ کو ساری بات بتادی تھی جس پر ماریہ نے اسے تسلی دی تھی

آنرل تم اس سائیکو کے بارے میں جتنا سوچو گی اتنا ہی تمہارے اوپر وہ حاوی ہو گا۔۔۔۔۔ اب دوبارہ کوئی پارسل اس کی طرف سے آیا تو ہم فوراً پولیس کے پاس جائیں گے یا پھر تم براق سر سے پر میشن لے کر سی سی ٹی وی فوٹیج چیک کر لینا تمہیں اس طرح بھی پتا چل سکتا ہے وہ کون ہے۔۔۔ ماریہ کی بات پر وہ تھوڑا پر سکون ہو گئی تھی وہ ایلکس کے ساتھ اس وقت پرو جیکٹ پر کام کر رہی تھی جب ایلکس کی حیرت بھری آواز اسے سنائی دی تھی

یہ تمھاری گردن پر کیا ہوا ہے آنزل؟؟۔۔۔

آنزل نے اس کی بات پر حیرت سے اسے دیکھتے اپنا موبائل نکال کر اس کا فرنٹ کیمرہ اوپن کر کے دیکھا تھا اور اپنی گردن کے پچھلے حصے پر نظر پڑتے ہی اس کے چہرے کا رنگ اڑ گیا تھا اس کو اپنے ارد گرد کی دنیا گھومتی ہوئی محسوس ہوئی تھی

آنزل۔۔۔

ک۔۔۔ کچھ نہیں ہوا ایلکس۔۔۔ آنزل اپنے خشک ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے بولی تھی اور اسے ایلکس کیوز کرتی واشروم میں گئی تھی واشروم میں جا کر اس نے اپنی گردن پر ہاتھ پھیرا تھا وہاں ایک چھوٹا سا زخم موجود تھا پتا نہیں وہ کیسے اسے صبح نہ دیکھ پائی تھی یہ زخم رات کو دیکھے اس کے خواب کو حقیقت میں بدل گیا تھا مطلب وہ جسے خواب سمجھ رہی تھی وہ حقیقت میں اس کے ساتھ ہوا تھا

آہستہ سے اپنے زخم کو چھوتے اس کے ہاتھ کانپے تھے کوئی کیوں اسے نقصان پہنچا رہا ہے؟؟ اور یہ سب اس کے ساتھ ہی کیوں ہو رہا تھا؟؟ یہ سب اس آفس سے ہی شروع ہوا تھا۔۔۔ وہ کچھ سوچتی خود کو سنبھالتی سیدھی اوپر والے فلور پر گئی تھی

ایما۔۔۔ مجھے براق سر سے ملنا ہے ابھی؟؟

آنزل سر بڑی ہیں اس وقت ان سے ملنے کوئی آیا ہوا ہے۔۔۔ ایما کی بات پر وہ بنا کوئی جواب دیے تیزی سے براق کے آفس کی طرف بڑھ گئی تھی

آنزل کیا کر رہی ہو پاگل ہو گئی ہو۔۔۔ سر نے اس وقت کسی کو بھی اپنے آفس میں آنے سے منع کیا ہے۔۔۔ ایما اس کا بازو پکڑتی بولی تھی مگر آنزل اس سے جھٹکے سے اپنا بازو چھڑواتی تیزی سے آفس کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی تھی جہاں ایک شخص جانے کے لیے کھڑا ہوا تھا وہ کوئی بات کر رہے تھے مگر آنزل کو دیکھ کر خاموش ہو گئے تھے

براق نے غصیلی نظروں سے آنزل کو دیکھا تھا جو دروازے میں ہی رک گئی تھی اس کے بالکل پیچھے ہی ایما بھی کھڑی تھی

سوری سر میں نے اسے روکنے کی کوشش کی تھی۔۔۔ ایما براق کو غصے میں دیکھ کر فٹ سے بولی تھی م۔۔۔ مجھے آپ سے بات کرنی تھی سر۔۔۔ آنزل دھیمی آواز میں بولی تھی براق نے اپنے سامنے کھڑے اپنے ساتھی سے ہاتھ ملایا تھا اور وہ ان پر ایک نظر ڈالتا چلا گیا تھا براق نے ایما کو بھی بھیج دیا تھا اب وہ سوالیہ نگاہوں سے آنزل کو دیکھ رہا تھا

مس آنزل اگر آپ مجھ پر پھر سے کوئی الزام لگانے آئی ہیں تو یاد رکھیے گا اس بار میں آپ کو فائر کرنے سے بالکل بھی نہیں ہچکچاؤں گا۔۔۔ براق اپنے مخصوص بھاری لہجے میں بنا کوئی لگی پڑے رکھے بولا تھا اس کے پاس آنزل کے نئے ڈرامے کے لیے بالکل ٹائم نہیں تھا

س۔۔۔ سر مجھے آپ کی ہیلپ چاہیے۔۔۔ آنزل اسے ایک نظر دیکھ کر سب کچھ بتانے لگی تھی کہ کیسے کسی نے اسے آفس میں ڈرایا تھا اور پھر کیسے رات کو اس کے گھر میں بھی وہ شخص گھس آیا تھا۔۔۔ آنزل کی بات پر براق کو

ایک پل کو لگا تھا وہ جھوٹ بول رہی تھی مگر جیسے ہی اس نے اپنی گردن پر موجود نشان دیکھا یا تھا اسے تھوڑا بہت ہی یقین ہوا تھا

اگر آپ کو لگ رہا ہے کہ میں جھوٹ بول رہی ہوں تو بے شک آپ سیکورٹی سے اس پارسل اور ایما سے اس دن کے بارے میں پوچھ لیں۔۔۔ پلیز مجھے آپ کی ہیلپ چاہیے مجھے اب ایسا ہی محسوس ہوتا ہے کہ ہر وقت کوئی نہ کوئی مجھے دیکھ رہا ہوتا ہے اب تو میں اپنے فلیٹ میں بھی محفوظ نہیں۔۔۔ آئزل کا پتہ لہجے میں اٹک کر بولی تھی آنسو کا پھند اس کے حلق میں اٹک گیا تھا۔۔۔

میرا فرینڈ پولیس میں ہے میں اس سے بات کرتا ہوں اور آپ کے فلیٹ کے باہر میں سیکورٹی کا بھی انتظام کروا دوں گا مگر مس آئزل اگر تو یہ صرف آپ کا میری توجہ حاصل کرنے کے لیے کوئی سٹنٹ ہوا تو یاد رکھیے گا پھر آپ اس آفس سے باہر ملیں گی۔۔۔ اور اپنے پرو جیکٹ پر دھیان دیں ایک ہفتے بعد ہم نے دبی بھی جانا ہے اور مجھے اپنے کام میں کوئی گڑبڑ نہیں چاہیے۔۔۔ براق اسے ایک نظر دیکھتا بولا تھا آپ کو کیا لگ رہا ہے میں پاگل ہوں جو خود باتیں بنا رہی ہوں؟؟ اور مجھے کوئی شوق نہیں ہے اپنی سی دو گنی عمر کے انکل سے شادی کرنے کا اینڈ تھینک یو میری ہیلپ کرنے کے لیے میں پرو جیکٹ پر اپنی پوری جان لگا دوں گی۔۔۔ آئزل نے اس کی آخری باتوں پر خود کو کچھ بھی کہنے سے روکا تھا اور ایک نظر اس پر ڈالتی وہ آفس سے نکل گئی تھی

براق نے اس کے جانے کے بعد خود کو انکل کہہ جانے ہر دانت پیسے تھے وہ زیادہ تر سپاٹ تاثرات ہی چہرے پر رکھتا تھا مگر جب سے یہ لڑکی آئی تھی اس نے براق کا دماغ گھما دیا تھا اس کی سوچوں میں وہ کافی دن شامل رہی تھی اس کا خیال جھٹکتا وہ اپنے دوست کو کال کرنے لگا تھا۔۔۔

شاہ ویز حیدر کو اپنے ساتھ ہی ڈنر کے لیے گھر لے آیا تھا نانہ پہلے ہی آفس سے جلدی گھر جا چکی تھی اس نے جان بوجھ کر اسے اتنا کام دیا تھا کہ وہ مجبور ہو کر گھر چلی گئی تھی

گھر میں داخل ہوتے ہی شاہ ویز کا سامنا سب سے پہلے اپنی ماں سے ہوا تھا حیدر کو وہ ان سے ملا کر لاؤنچ میں لایا تھا اس کی متلاشی نگاہیں پاکیزہ کو ڈھونڈ رہی تھی جو کمرے سے پنک رنگ کی شلوار قمیص پہنے ساتھ شفقون کا دوپٹہ لیے گلابی گڑیا بنے اس کی طرف چمکتی نگاہوں اور بڑی سی مسکراہٹ سے دیکھ رہی تھی۔۔۔

شاہو۔۔۔ وہ تیزی سے چلتی اس کے پاس آئی تھی مگر اس کے پاس کھڑے حیدر کو دیکھ کر وہ چھوٹے چھوٹے قدم لینے لگی تھی

اس سے ملو پاکیزہ یہ میرا دوست حیدر ہے۔۔۔ اور حیدر یہ میری بیوی پاکیزہ ہے۔۔۔ شاہ ویز نے پاکیزہ کے کندھے کے گرد بازو پھیلایا تھا

اسلام علیکم بھابھی! حیدر نے مسکراتے ہوئے چھوٹی سی پاکیزہ کو دیکھ کر بولا تھا
وعلیکم السلام بھائی! وہ دھیرے سے مسکرا کر نظریں جھکائے بولی تھی حیدر کو یہ معصوم لڑکی بے حد پسند آئی تھی
پاکیزہ ڈنر بیڈی ہے؟؟ شاہ ویز کے پوچھنے پر پاکیزہ نے جھٹ سے سر ہلایا تھا

ملازمہ سے کہوں کھانا لگائے حیدر نے آج ہمارے ساتھ ڈنر کرنا ہے۔۔ پاکیزہ شاہ ویز کی بات پر فوراً کھانا لگوانے چلی گئی تھی

تھوڑی دیر بعد ہی وہ سب ڈنر کرنے کے لیے جمع ہو گئے تھے شاہ ویز کے ساتھ حیدر بیٹھا تھا جبکہ شاہ ویز کے بالکل سامنے پاکیزہ اور اس کے ساتھ حیدر کے سامنے نانہ ناک چڑھائے بیٹھی تھی

سب خاموشی سے کھانا کھا رہے تھے جبکہ بیچ بیچ میں حیدر اور شاہ ویز مہرین کے ساتھ باتیں کر رہے تھے

حیدر اب یہاں مستقل رہنے کا ارادہ ہے؟؟ مہرین نے پوچھا تھا وہ جواب دینے ہی والا تھا جب اس کو کسی کا پاؤں اپنے شوز پر محسوس ہوا اس نے ایک نظر شاہ ویز پر ڈال کر پاکیزہ پر ڈالی جو پورے دھیان سے پلیٹ پر جھکی چھوٹے چھوٹے نوالے لیتی کھا رہی تھی جب اس کی نگاہ نانہ پر پڑی جو شاہ ویز کو دیکھ رہی تھی اسے ساری بات سمجھ آ گئی تھی

جی آئی یہاں اب مستقل رہنے کا ارادہ ہے اور اب میرے شادی کرنے کے دن ہے اس لیے ماما بھی پر جوش سی رشتہ ڈھونڈنے کے لیے تیار ہیں وہ بس میرے سیٹل ہونے کا انتظار کر رہی ہیں۔۔ حیدر نے بولتے ہی زور سے اپنا پاؤں نانہ کے پاؤں پر مارا تھا جس سے اس کی ہلکی سی چیخ نکل گئی تھی

نانہ آریو اوکے۔۔؟ مہرین نے پریشانی سے نانہ سے پوچھا اب اس کی طرف دیکھنے لگ پڑے تھے

ی۔۔ یس آئی۔۔ وہ ہکلا کر بولی تھی حیدر کو ہنسی چھپاتے دیکھ کر اس نے اسے گھوری سے نوازا تھا اب اس کے جواب پر دوبارہ کھانا کھانے لگ پڑے تھے جبکہ شاہ ویز نے ایک بار بھی

شاہو۔۔۔ یہ ڈیزرٹ میں نے بنایا ہے۔۔۔ وہ کسٹردڈ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے دھیمی آواز میں نروس سی مسکرا کر بولی تھی صبح نائلہ کے اس کے ساتھ آفس جانے پر اس نے ساری بات فاریہ کو بتائی تھی جس نے اسے یہ مشورہ دیا تھا کہ وہ شاہ ویز کے لیے کچھ کرے یہ بنانا چونکہ آسان تھا اس لیے اس نے ملازمہ سے مدد لے کر بنا ہی لیا تھا شاہ ویز نے ڈیزرٹ دیکھ کر اس کی طرف خوشگوار حیرت سے دیکھا تھا

واؤ بھابی یہ بہت مزے کا بنا ہے۔۔۔ حیدر نے کسٹردڈ چکھتے ہی بے ساختہ تعریف کی تھی شاہ ویز نے پاکیزہ کو محبت سے دیکھتے ڈیزرٹ کھایا تھا حیدر سے تعریف سننے کے بعد پاکیزہ شاہ ویز کی تعریف کی منتظر تھی مہرین اور نائلہ نے نخوت سے اسے گھورا تھا

بہت مزے کا بنا ہے پاکیزہ۔۔۔ اور یہ تمہاری پہلی کوکنگ کا گفٹ۔۔۔ اس نے اپنی پاکٹ سے ایک سرخ رنگ کی ڈبی نکالی تھی

اپنا ہاتھ دو۔۔۔ پاکیزہ نے خوشی سے فٹ سے اٹھتے اس کے پاس آتے اپنا ہاتھ اس کے آگے کیا تھا شاہ ویز نے ڈبی سے ایک خوبصورت سی اور نفیس سی رنگ نکالی تھی جس پر درمیان میں ایک چھوٹا سا پھول بنا ہوا تھا اور اس کے ارد گرد چھوٹے چھوٹے نگینے جڑے ہوئے تھے شاہ ویز نے سب کے سامنے اس کے بائیں ہاتھ میں دھیرے سے مسکراتے انگوٹھی پہنائی تھی یہ اس نے کافی دیر سے پاکیزہ کے لیے بننے کو دی ہوئی تھی جو آج ہی اس کے آفس ڈیلیور ہوئی تھی مہرین نے شعلہ بارنگا ہوں سے یہ منظر دیکھا تھا نائلہ تو یہ دیکھ کر اٹھ کر چلی گئی تھی حیدر مسکراتے ہوئے ان دونوں کو دیکھ رہا تھا اس نے اپنا موبائل نکالتے شاہ ویز کی پاکیزہ کو انگوٹھی پہننانے کی تصویر بنائی تھی اور اس لمحے کو ہمیشہ کے لیے قید کر لیا تھا

پاکیزہ رنگ کو خوشی سے دیکھتی واپس اپنی جگہ پر بیٹھ گئی تھی اور اپنا ڈیزرٹ ختم کرنے لگی تھی یہ تصویر مجھے سینڈ کر کے فوراً ڈیلیٹ کر دینا۔۔۔ شاہ ویز نے سنجیدگی سے حیدر سے کہا تھا یا رابھی تمہیں سینڈ کر کے ڈیلیٹ کر دیتا ہوں یہ دیکھو۔۔۔ اپنا کھانا چھوڑ کر حیدر نے اس کو تصویر سینڈ کی تھی اور اس کے سامنے وہ ڈیلیٹ بھی کر دی تھی پوزیسیو انسان۔۔۔ حیدر منہ میں بڑبڑایا تھا

کھانے کے بعد حیدر تھوڑی دیر بیٹھ کر واپس اپنے گھر چلا گیا تھا شاہ ویز بھی اپنے کمرے میں چلا گیا تھا پاکیزہ واشروم سے باہر نکلی تھی جب شاہ ویز روم میں داخل ہوا تھا شاہ ویز۔۔۔ تھینک یو۔۔۔ شاہ ویز۔۔۔ وہ شاہ ویز کو دیکھتے اس کے پاس آئی تھی اس کا اشارہ رنگ کی طرف تھا میری جان کے لیے یہ کچھ بھی نہیں ہے۔۔۔ شاہ ویز نے اس کے دونوں ہاتھ تھام کر محبت سے باری باری چومے تھے

یہ بتاؤ تم نے کام کیوں کیا میں نے منع بھی کیا تھا۔۔۔ شاہ ویز نے اس سے نرم لہجے میں پوچھا۔۔۔ میرادل کر رہا تھا آپ کے لیے کچھ بنانے کو۔۔۔ پاکیزہ چمکتی آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی شاہ ویز نے اس کے ہاتھ چھوڑتے اس کو کمر سے تھاما تھا

خود کو زیادہ تھکا یا مت کرو۔۔۔ کالج سے آکر ویسے بھی تمہاری نازک سی جان تھک جاتی ہے تم آرام کیا کرو میری جان۔۔۔ اس کے سر پر محبت سے شاہ ویز نے لب رکھے تھے پاکیزہ نے جواب میں صرف آہستہ سے سر ہلایا تھا اور وہ دھیرے سے مسکرا اٹھی تھی شاہ ویز کی محبت ہی اس کو شاہ ویز کے لیے کچھ نہ کچھ کرنے پر مجبور کرتی تھی

براق نے اپنی بات کے مطابق آنزل کے لیے سکیورٹی کا انتظام کروادیا تھا اس کے علاوہ پولیس آفسر میں بھی آنزل سے ساری بات پتا کروا کر انویسٹیگیشن کر رہے تھے مگر ایسی کوئی چیز نہیں مل رہی تھی جس سے پتا چل سکے کون ہے وہ؟ چونکہ آنزل نے وہ گلاس بوٹل بھی پھینک دی تھی جس میں بلد تھا اس لیے کوئی پختہ ثبوت نہ تھا کہ وہ بھی جیمز کا ہی خون تھا

چار دن ہو گئے تھے اس سائیکو شخص کی طرف سے آنزل کو کچھ بھی نہیں ملا تھا وہ پوری طرح اپنے کام میں سکون سے مصروف ہو گئی تھی دودن بعد انھوں نے دبئی روانہ ہونا تھا وہ اپنا کام مکمل کرتی آفس کے پارکنگ ایریا میں آئی تھی اس نے دودن پہلے ہی اپنے لیے ایک بلیک کار خریدی تھی پورے پارکنگ لاٹ میں گہری خاموشی تھی آدھے سے زیادہ لوگ جا چکے تھے

وہ دھیرے سے چلتی اپنی گاڑی کے پاس پہنچی تھی مگر گاڑی پر نظر پڑتے ہی اس کی آنکھیں خوف سے پھیلی تھیں گاڑی کے اوپر گلاب کے ڈھیر سارے گلدستے پڑے ہوئے تھے۔۔

آنزل ہولے سے پیچھے قدم لیتی ایک دم تیزی سے آفس کے اندر بھاگی تھی وہ گھبراہٹ اور خوف سے اپنے پیچھے دیکھتی بھاگ رہی تھی جب وہ اپنا کم زور سے کسی چیز میں لگی تھی وہ گرنے لگی تھی جب دو مضبوط بازوؤں نے اسے تھاما تھا

براق اس کا اپنا صاف محسوس کر رہا تھا وہ اپنا کام مکمل کر کے گھر کے لیے نکل رہا تھا جب آنزل بجلی کی تیزی سے بھاگتی اس میں لگی تھی

س۔۔۔ سرو۔۔۔ وہ وہاں م۔۔۔ میری کار پر۔۔۔ براق کو دیکھتی وہ نم لہجے میں بول رہی تھی اس کی بات سنتا براق گارڈ کو اشارہ کرتا فوراً پارکنگ لائٹ میں آیا تھا وہ آئزل کی گاڑی کے پاس آئے تھے مگر وہاں کچھ بھی غیر معمولی نہیں تھا

ا۔۔۔ ابھی ہی۔۔۔ یہاں ڈھیر سارے پھول تھے۔۔۔ وہ بھی سرخ۔۔۔ وہ لب کاٹتے اسے یقین دلانے کی کوشش کر رہی تھی

میرے خیال سے مس آئزل آپ کو سیکورٹی سے زیادہ ایک سائیکالوجسٹ کی ضرورت ہے۔۔۔۔۔

آپ کو لگ رہا ہے میں مزاق کر رہی ہوں۔۔۔ کیا پاگل سمجھ رکھا ہے آپ نے مجھے۔۔۔ براق کی بات پر اس نے غصے میں اس کو گریبان سے پکڑا تھا براق کی آنکھوں میں سرخی اتری تھی

پاگل ثابت کرنا چاہتے ہیں مجھے۔۔۔ پ۔۔۔ پلیز میرا یقین کریں۔۔۔ م۔۔۔ میں جھوٹ نہ۔۔۔ نہیں بول رہی۔۔۔

آئزل نے روتے ہوئے اس کے کندھے پر سر ٹکایا تھا براق نے اس کو ایک جھٹکے سے خود سے دور کیا تھا اچھی کوشش تھی مس آئزل میرے قریب آنے کی۔۔۔ آئیندہ کے بعد کوئی اچھا بہانہ سوچیے گا۔۔۔ براق اسے اکیلا چھوڑتا جا چکا تھا مگر اپنے پیچھے سے آئزل کی بات پر وہ ایک پل کو رکا تھا

اگر مجھے ایسا ہی کرنا ہوتا تو بہت پہلے کر چکی ہوتی۔۔۔ لیکن اب میں آپ کو ایسا کر کے دکھاؤں گی۔۔۔ براق اس کی بات پر افسوس سے سر جھٹک کر چلا گیا تھا آئزل بھی ناک چڑھاتی اپنے آنسو صاف کرتی تیزی سے کار میں بیٹھ گئی تھی

وہ فلیٹ کی طرف جا رہی تھی جب اس کی نگاہ پیشے سے بیک سیٹ پر پڑے ایک گلاب پر پڑی اس کی گرفت سٹرینگ ویل پر مضبوط ہوئی تھی اس نے گاڑی کو ایک سائیڈ پر پارک کرتے پیچھے سے وہ پھول اٹھایا تھا اور باہر پھینک دیا تھا

بھاڑ میں جاؤ سائیکو انسان۔۔۔ وہ بڑبڑاتی دوبارہ کارسٹارٹ کر چکی تھی گھر جا کر اس نے ماریہ کو ساری بات بتائی تھی تم فکر مت کرو ہم براق سر کو تم سے محبت کرنے پر مجبور کر دیں گے تم نے دو دن تک دبئی جانا ہے نہ۔۔۔ تمہیں میں وہاں کے لیے اچھے سے ڈریس لے کر دیتی ہوں چلو اٹھو۔۔۔ اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے ماریہ اسے شاپنگ پر لے آئی تھی اس نے اسے خوبصورت سے ڈریسز لے کر دیے تھے کچھ بہت زیادہ ریویننگ جو آئزل نے لینے سے منع کر دیے تھے ماریہ اسے اچھی خاصی شاپنگ کروا کر واپس لے آئی تھی مگر اس کے کان بھرنا نہیں بھولی تھی آئزل کے دماغ پر جیسے ماریہ کی باتیں چھپ گئی تھیں

پاکیزہ کو آج کالج سے چھوٹی تھی اس لیے وہ گھر ہی تھی مگر شاہ ویز آج بھی کام کے سلسلے میں آفس گیا ہوا تھا پاکیزہ کا کل ٹیسٹ تھا کالج میں اس لیے وہ صبح سے اپنے کمرے میں ہی اپنے ٹیسٹ کی تیاری کر رہی تھی تھوڑی دیر پڑھنے کے بعد بھوک کے احساس سے وہ اپنی کتابیں بند کرتی اٹھی تھی اور کچن میں گئی تھی ملازمہ سے اپنے لیے کچھ ہلکا پھلکا بنا کر لان میں لانے کا بول کر پانی کا گلاس پکڑتی پاکیزہ باہر جا رہی تھی جب اچانک نانہ کچن میں داخل ہوئی تھی جس سے پاکیزہ کے ہاتھ میں موجود پانی نانہ کے اوپر گر گیا تھا

س۔۔۔ سوری۔۔۔ پاکیزہ آنکھیں پھیلا کر بولی تھی یہ سب اچانک ہوا تھا اس میں اس کی کوئی غلطی نہ تھی

چٹاخ۔۔۔ نالہ نے پاکیزہ کو نفرت سے گھورتے ایک زوردار تھپڑ مارا تھا وہ تو ویسے بھی کل سے شاہ ویز پر آیا اپنا غصہ کہیں نکالنا چاہتی تھی جو آج اس نے معصوم پاکیزہ پر نکال دیا تھا

پاکیزہ کی آنکھوں میں بے ساختہ آنسو جمع ہوئے تھے اس نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھتا جو جلتا محسوس ہو رہا تھا ملازم ساکت کھڑے یہ سب دیکھ رہی تھی

پاکیزہ اسے ایک نظر دیکھتی تیزی سے اپنے کمرے میں بھاگی تھی کمرے میں داخل ہوتے ہی کمرے کو لاک کرتی وہ روتے ہوئے بیڈ پر لیٹ گئی تھی اور روتے ہی اس کی آنکھ لگ گئی تھی

شاہ ویز شام کو معمول کے مطابق گھر واپس آیا تو پاکیزہ کو معمول کے مطابق لاؤنج میں نہ دیکھ کر وہ سیدھا روم میں گیا تھا مگر روم کو لاک دیکھ کر اس کے ماتھے پر سلوٹیں نمایاں ہوئی تھیں کیونکہ پاکیزہ کبھی بھی دروازہ لاک نہ کرتی۔۔۔ اس نے دوبار زور زور سے ناک کیا تھا جس پر نیند سے اٹھتی پاکیزہ نے تیزی سے دروازہ کھولا تھا اور شاہ ویز کے اندر داخل ہونے سے پہلے وہ مڑ کر واپس بیڈ پر جا کر نظریں جھکا کر بیٹھ گئی تھی

پاکیزہ۔۔۔ شاہ ویز نے اسے پکارا جو معمول کے خلاف آج اس کے قریب نہ آئی تھی

www.urdu novelsmania.com

میری جان کی طبیعت ٹھیک ہے؟؟۔۔۔ اس نے پریشانی سے پاکیزہ کے قریب آتے پوچھا وہ اس کے سامنے ایک گھٹنے کے بل بیٹھا تھا جب اس کی اچانک نگاہ پاکیزہ کے گال پر پڑی تھی اس کا گال ہلکا سا سوجا ہوا لگ رہا تھا شاہ ویز نے آہستہ سے اس کے گال کو چھوا تھا جس پر پاکیزہ سکھنے لگ پڑی تھی اس کو روتے دیکھ شاہ ویز کے دل کو کچھ ہوا تھا

یہ کس نے کیا ہے پاکیزہ؟؟ اس نے خود پر ضبط کرتے سنجیدگی سے پوچھا تھا

ن۔۔۔ نائلہ نے م۔۔۔ مجھے ت۔۔۔ تھپڑ مارا ش۔۔۔ شاہو۔۔۔ پاکیزہ روتے ہوئے اسے ساری بات بتانے لگ پڑی تھی شاہ ویز نے اوپر اٹھتے اس کے ساتھ بیٹھے اس کو اپنے ساتھ لگایا تھا اس کا گل محبت سے چومتے شاہ ویز نے آہستہ سے اس کے آنسو صاف کیے تھے وہ خاموش تھا بالکل کسی طوفان کے آنے سے پہلے والی خاموشی کی طرح۔۔۔

اس نے ایک دم پاکیزہ کا ہاتھ پکڑ کر اس کو کھڑا کیا تھا اور اپنے ساتھ باہر لے گیا تھا ش۔۔۔ شاہوک۔۔۔ کہاں لے کر جا رہے ہیں۔۔۔ اس نے دھیمی آواز میں پوچھا شاہ ویز بنا اسے کوئی جواب دیے نائلہ کے کمرے میں سیدھا لے کر گیا تھا وہ دھاڑ سے دروازہ کھولتے روم میں داخل ہوا تھا جہاں نائلہ کہیں جانے کے لیے تیار کھڑی تھی شاہ ویز نے پاکیزہ کا ہاتھ چھوڑ کر بنا کچھ سوچے سمجھے اگے بڑھتے ایک زوردار تھپڑ نائلہ کے منہ پر مارا تھا چٹاخ۔۔۔ تھپڑ کی آواز سے اس کی شدت کا پتا چل رہا تھا نائلہ کو اپنا منہ ٹوٹا ہوا محسوس ہوا تھا وہ شاہ ویز کے ڈر سے ہی باہر بھاگ رہی تھی مگر اس سے پہلے ہی پاکیزہ کے ساتھ شاہ ویز یہاں آ گیا تھا آئینہ کے بعد میری بیوی کو ہاتھ لگانے کا بھی سوچا تو ہاتھ توڑ دوں گا۔۔۔۔۔ اسے لاوارث سمجھنے کی غلطی کبھی مت کرنا بیوی ہے وہ میری۔۔۔ اور اپنی بیوی کی حفاظت کرنا مجھے اچھے سے آتا ہے کچھ دنوں کی مہمان ہو سکون سے رہو ورنہ تمہیں یہاں سے دھکے دے کر نکالنے سے مجھے کوئی نہیں روک سکتا اور فوراً میری بیوی سے معافی مانگو۔۔۔ شاہ ویز کی سخت آواز سن کر وہ بہت ڈر گئی تھی تھپڑ نے ویسے بھی اس کا دماغ جو ساتویں آسمان پر پہنچا ہوا تھا نیچے لادیا تھا

س۔۔۔ سوری پاکیزہ م۔۔۔ مجھے تمہیں مارنا نہیں چاہیے تھا۔۔۔ نائلہ آہستہ سے بولی تھی شاہ ویز ہنکار بھرتا پاکیزہ کو کوئی بھی جواب دینے سے پہلے باہر لے گیا تھا ان کے جانے کے بعد نائلہ رونے لگ پڑی تھی۔۔۔۔

آنزل، براق، ایما اور ایکس میٹنگ کے لیے دبئی آگئے تھے ان کی میٹنگ ہو چکی تھی جو کامیاب ہو گئی تھی یہاں آتے ہی آنزل کی ڈرینگ بالکل چیلنج ہو گئی تھی جو براق کو شدید ناگوار گزر رہی تھی مگر وہ کچھ نہ بولا تھا آنزل یہاں آکر کافی پرسکون ہو گئی تھی کیونکہ اب دوبارہ اس شخص کی طرف سے اسے کچھ نہ ملا تھا وہ ہر روز ماریہ سے بات کرتی تھی جو اسے ہر روز نئی نصیحت دیتی تھی جس پر وہ عمل کرتی تھی وہ خود کچھ نہ سوچتی تھی بلکہ اب اس کی سوچیں ماریہ کے کنٹرول میں تھیں وہ جو بات کرتی تھی آنزل بنا کچھ سوچے سمجھے مان لیتی تھی۔۔۔ میٹنگ کی کامیابی کے سلسلے میں آج رات کو پارٹی کا انتظام کیا گیا تھا جہاں دوسرے ممالک کے بزنس مین بھی شامل ہونے والے تھے

یہ دبئی کے ایک مہنگے ہوٹل کے ایک خوبصورت ہال کا منظر تھا ہر طرف رنگ برنگے لباس پہنے لوگ ایک دوسرے سے خوش گپیوں میں مصروف تھے انہیں میں ایک طرف براق اپنے مخاج اور تحریم کے ساتھ کھڑا باتیں کر رہا تھا۔۔۔۔

چالیس سال کی عمر نے بھی اس پر اپنا اثر نہیں دکھایا تھا دیکھنے میں وہ تیس سال کا لگتا تھا یہ سب اس کی خود پر توجہ کی وجہ سے ہی ممکن تھا۔۔۔

براق اپنے مخاج کی بات پر مسکرا رہا تھا جب وہ ٹھٹھا اس کی نظر اینٹری سے ہال میں داخل ہوتی آنزل پر پڑی آنزل کا حولیہ دیکھ کر اس کی آنکھوں میں پل میں سرخی اتری تھی ماتھے پر سلوٹیں نمایاں ہوئی تھیں۔۔۔۔

آنزل گوڈن کلر کی گھر سے لگے اور بنا آستییوں کے میکیسی پہنے چہرے پر مسکراہٹ سجائے براق کو دیکھے بغیر اس کے قریب سے گزر کر اپنے کو لیگ ایلکس کے پاس چلی گئی۔۔۔۔

براق کا اب سارا دھیان آنزل کی طرف ہی تھا جو اب ہنس کر ایلکس سے بات کر رہی تھی ایلکس کا ہاتھ آنزل کے بازو پر دیکھ کر براق کی آنکھوں میں خون اتر اتر تھا وہ مخاج سے ایلکسیوز کر تا غصے سے لمبے لمبے ڈھگ بھرتا آنزل کے پاس آیا جو ایلکس کے چھونے پر کچھ نہیں کہہ رہی تھی۔۔۔۔

آہ۔۔۔۔

براق نے زور سے آنزل کا بازو اپنے ہاتھ میں دبوچا تھا اور لوگوں کی حیران کن نظروں کو نظر انداز کر کے وہ آنزل کو اپنے ساتھ کھیچ کر ہال سے باہر لے گیا تھا

سریہ آپ مجھے کہاں لے کر جا رہے ہیں؟؟ چھوڑیں مجھے۔۔۔۔

آنزل دل ہی دل میں جہاں اس کی توجہ پر خوش ہو رہی تھی وہاں ہی اب اس کے غصے کو دیکھ کر ڈرنے لگی تھی۔۔۔۔

براق اسے کھیچتا ہوا باہر پچھلے طرف بنے لان میں لایا جہاں ابھی کوئی بھی موجود نہ تھا۔۔۔۔

چٹاخ۔۔۔۔

براق نے ایک زوردار تھپڑ آنزل کے چہرے پر جڑ کر اس کا چہرہ اپنے ہاتھ میں زور سے دبوچا تھا اور زہر خند لہجے میں پھنکارا تھا۔۔۔۔

ایسی بے ہودہ اور گھٹیا ڈرینگ کر کے تم مجھے غصہ تو دلا سکتی ہو آنزل مگر مجھے اپنی طرف متوجہ نہیں کر سکتی

آنزل اپنی نم آنکھوں میں بے یقینی اور خوف لیے براق کو دیکھ رہی تھی اور سوچ رہی تھی کیا واقعہ اس نے اس بار ہر حد پار کر دی؟ ہاں اس بار اس نے اپنے وقار کو داؤ پر لگایا تھا تو وہ کیسے امید کر سکتی تھی کہ براق اس کو اپنی تھوڑی سی توجہ بھی دے گا۔۔۔۔۔

تم انتہائی بے وقوف اور عقل سے پیدل لڑکی ہو آئندہ کے بعد اگر میں نے تمہیں اس طرح کی ڈرینگ میں دیکھا تو یاد رکھنا تمہیں واپس پاکستان بھیجنے میں مجھے ایک سیکنڈ بھی نہیں لگے گا۔۔۔۔۔

براق اس کا چہرہ جھٹکے سے چھوڑتا ہوا غرا یا تھا۔۔۔

س۔۔۔ سوری سر۔۔۔۔۔

آنزل کا پیتی آواز میں بمشکل اس سے بولی تھی۔۔۔۔۔

شٹ اپ۔۔۔۔۔ اینڈ فو لوی۔۔۔۔۔

وہ اسے جھڑکتا اپنے پیچھے آنے کی حکم دیتا چل پڑا تھا مگر چلنے سے پہلے اس کے کندھوں پر پر اپنا کوٹ اتار کر ڈالنا نہ بھولا تھا۔۔۔۔۔

آنزل جہاں براق کے کوٹ اپنے کندھے پر رکھنے پر خوش ہوئی تھی وہاں ہی اسے اپنے آپ پر بے حد غصہ آرہا تھا۔۔۔۔۔

ابھی وہ دو قدم ہی مزید چلی تھی جب براق دوبارہ اس کی جانب گھوما تھا اور اس کے بازو کو اپنی وحشی گرفت میں لیا تھا۔۔۔۔۔

دوبارہ ایکس کے پاس جا کر مجھے جیلز فیل کروانے کی کوشش کی تو یاد رکھنا وہ حشر کروں گا تمہارا کہ کبھی ایسا سوچوں گی بھی نہیں۔۔۔۔۔

براق دھاڑتے ہوئے بولا تھا جبکہ اب آئزل کو اپنی غلطی محسوس کر کے رہ رہ کر رونا آ رہا تھا مگر وہ خود پر جبر کرتی رہی۔۔۔ آج براق کا ضبط جواب دیا گیا تھا اس لڑکی نے ایک پل میں اس کا دماغ گھما دیا تھا وہ اپنے ماتھے کو مسلتا اسے گاڑی میں بیٹھنے کا بولتا خود بھی بیٹھ گیا تھا یہ لڑکی اسے پاگل کر کے چھوڑے گی وہ جتنا اس کے بارے میں نہ سوچنا چاہتا تھا یہ لڑکی اتنی ہی براق کی سوچوں پر سوار ہو رہی تھی ایکس کے پاس آئزل کو دیکھ کر اسے واقعی جیلیسی فیل ہوئی تھی مگر وہ یہ بات ماننا نہیں چاہتا تھا

مہرین جو صبح سے ہی گھر موجود نہ تھی وہ اپنی فرینڈز کے ساتھ گیٹ ٹو گیدر پر گئی ہوئی تھی وہ ابھی تھوڑی دیر پہلے واپس آئی تھی جب روتی ہوئی نانکہ نے اسے آکر سب کچھ بتایا تھا ساری بات سن کر مہرین کو نانکہ معصوم لگی تھی اس نے نانکہ کو کمرے میں بھیج کر شاہ ویز کو ملازمہ سے بول کر کمرے میں بلایا تھا

شاہ ویز ہلکا سا ناک کرتا روم میں داخل ہوا تھا جب اس کو دیکھتے ہی مہرین غصے میں بولنا شروع ہوئی تھی۔۔۔

شاہ ویز میں نے تمہاری ایسی بالکل بھی تربیت نہ کی تھی کہ تم لڑکیوں پر ہاتھ اٹھاتے پھر دو۔۔۔ اور وہ بھی نانکہ پر مہمان ہے وہ ہماری کتنا رورہی تھی اس کے منہ پر تمہاری انگلیوں کی نشان چھپ گئے ہیں اس نے اپنی ماں کو بھی بتا دیا ہے کیا جواب دوں گی اسے میں؟؟

موم اس نے پاکیزہ پرہاتھ اٹھایا تھا۔۔۔ صرف پانی گرانے کی وجہ سے۔۔۔ مجھے قطعی یہ قبول نہیں کہ کوئی بھی میری بیوی کو جسمانی نقصان پہنچائے اور موم پلینز اسے واپس بھیج دیں میں کبھی بھی دوسری شادی نہیں کروں گا۔۔۔ شاہ ویز کی بات پر مہرین کو مزید غصہ آیا تھا

تم دوسری شادی کرو گے اور وہ بھی نانہ سے اور اسے میرا حکم سمجھو۔۔۔

سوری موم۔۔۔ آپ جو بھی کہیں میں کروں گا مگر پاکیزہ کو میں کبھی دھوکا نہیں دوں گا۔۔۔ موم وہ آپ کے بھائی کی بیٹی ہے آپ اپنے ہی بھائی کی بیٹی پر سوکن لانے کی بات کر رہی ہیں۔۔۔ اور جو مرضی ہو جائے لیکن میں دوسری شادی نہیں کروں گا یہ بات طے ہے۔۔۔ شاہ ویز جھنجھلا کر بولا تھا

نہیں ہے وہ میرے بھائی کی بیٹی پتا نہیں کس کا گندہ خون ہے۔۔۔ مجھے نفرت ہے اس لڑکی سے۔۔۔

موم خدا کا واسطہ بس کریں۔۔۔ آپ کو پتا بھی ہے کیا بول رہی ہیں؟۔۔۔۔۔ وہ جس کی بھی بیٹی ہو لیکن اب وہ میری بیوی ہے موم پلینز سمجھیں۔۔۔ شاہ ویز اپنی ماں کو ٹوکتا بولا تھا اپنی بیوی کے بارے میں یہ سب سننا اس کے لیے سوہانِ روح تھا بے شک وہ اپنی ماں کی خاطر شادی کے شروع دنوں میں پاکیزہ کے ساتھ سخت رہا تھا مگر وہ اس سے محبت کرتا تھا اور ایسی باتیں اس کے لیے بالکل برداشت نہیں کر سکتا تھا

اگر تم چاہتے ہو کہ میں تمہاری دوسری شادی نہ کرواؤں تم مجھے ایک سال کے اندر اندر وارث چاہیے یا تو تم۔ مجھے پوتا/پوتی دو گے یا پھر اگلے سال میں تمہاری شادی کروادوں گی۔۔۔ مہرین اپنی مسکراہٹ چھپاتی بولی تھی وہ جانتی تھی اس کا بیٹا کبھی بھی پاکیزہ کی معصومیت ختم کرنے پر راضی نہیں ہو گا

موم وہ بچی ہے ابھی۔۔۔ وہ خود کو مشکل سے سنبھالتی ہے بچے کو کیسے سنبھالے گی۔۔۔ اسے آج اپنی ماں دنیا جہاں کی سنگ دل عورت لگی تھی

اگر یہ نہیں کر سکتے تم تو پھر نانہ سے شادی کر لو۔۔۔ مہرین کی ساری بات وہ ایتھے سے سمجھ گیا تھا بچہ چاہیے نہ آپ کو اگلے سال تک مل جائے گا مگر۔۔۔ موم آپ نے میرے لیے اپنے دل میں آج ایک غلا ڈال دیا یہ جو شاید کبھی ختم نہیں ہو پائے گا۔۔۔ وہ آنکھیں بند کر تا ضبط سے بولا تھا اس کی ماں نے ہی آج اسے بے بس کر دیا تھا مہرین جہاں اس کے جواب پر حیران ہوئی تھی وہاں ہی اس کے دل کو کچھ ہوا تھا اپنے بیٹے کی آخری بات سن کر۔۔۔ اس نے کچھ بولنا چاہا تھا جب شاہ ویز مڑتا وہاں سے جا چکا تھا

شاہ ویز اپنے روم میں داخل ہوا تھا جب اس کی نگاہ واشروم سے نائٹ سوٹ میں نکلتی پائیزہ پر ملی کتنی معصوم تھی وہ۔۔۔ مگر وہ نا سمجھ تو نہ تھی۔۔۔ وہ اس سے محبت کرتا تھا اور اس سے بے وفائی بالکل نہیں کر سکتا تھا

میری جان اب کیسا فیل کر رہی ہے۔۔۔ وہ پائیزہ کے پاس آیا تھا م۔۔۔ میں اب کافی بہتر فیل کر رہی ہوں شاہو۔۔۔ وہ مسکرا کر بولی تھی

آئینہ کے بعد کوئی تمھیں نقصان پہنچائے تو اس کا جواب دینا سکھو پائیزہ۔۔۔ اور تم سو جاؤ میں تھوڑی دیر تک واپس آتا ہوں۔۔۔ وہ پائیزہ کا سر چومتا اسے سونے کا بول کر جا چکا تھا وہ فحال کچھ دیر اکیلا بیٹھ کر اپنی سوچوں میں گم ہونا چاہتا تھا

براق آئزل کو اس کے روم میں چھوڑ کر اپنے روم میں آیا تھا اور فریش ہونے چلا گیا تھا اگر آئزل یوں نہ آتی تو وہ اس وقت پارٹی منجوائے کر رہا ہوتا فریش ہو کر اس نے سگریٹ نکالی تھی اور اسے سلگاتے ہوئے وہ کھڑکی کی میں کھڑا ہو گیا تھا

ایک عرصہ ہو گیا تھا اس نے کسی لڑکی کے بارے میں سوچا تو کیا اس کا کسی میں انٹرسٹ تک نہ تھا مگر آئزل نے اس کو اپنی طرف متوجہ کر دیا تھا وہ تھی بھی اس سے عمر میں دو گنا چھوٹی اس نے کچھ دنوں پہلے ہی اس کی فائل منگو کر چیک کی تھی تب اسے معلوم ہوا تھا کہ آئزل کی عمر بائیس سال ہے مگر وہ اسے مقابلے میں کافی بڑا تھا اس کے بارے میں ایسا سوچنا بھی نہیں چاہتا تھا وہ اپنی شا میں اکیلے گزارنے کا عادی تھا مگر آئزل ان میں بھی اس کی سوچوں میں شامل رہتی تھی

آئزل کا اپنے ساتھ ہونے والے واقعات کا بتانا اسے محض توجہ حاصل کرنا لگ رہا تھا پھر ایسا ہو بھی رہا تھا وہ واقعی اس کی طرف متوجہ ہونے لگ پڑا تھا ابھی وہ تھوڑی دیر اور اپنی سوچوں میں گم رہتا جب اچانک دروازے پر دستک نے اس کی سوچوں کا تسلسل توڑا وہ آخری کش لیتا سگریٹ پھینکتا دروازے کی طرف گیا تھا اس نے دروازہ کھولا ہی تھا جب اس کی نگاہ روتی ہوئی آئزل پر پڑی وہ اسے دیکھتے ہی اس کے گلے لگ گئی تھی اس اچانک حملے پر براق گڑبڑا گیا تھا اس نے آئزل کو خود سے الگ کرنا چاہا تھا مگر آئزل نے اس کے گرد مضبوط حصار ڈالا ہوا تھا اس نے ایک نگاہ ہوٹل کے خالی کوریڈور میں ڈال کر اسے اندر کرتے دروازہ بند کیا تھا اور فوراً اسے جھٹکے سے خود سے الگ کیا تھا

آریو آؤٹ آف یور مائنڈ؟؟ دماغ ٹھکانے پر ہے تمہارا؟؟۔۔۔ براق نے غصے سے اسے گھورا تھا

وہ۔۔۔ مم۔۔۔ میں۔۔۔ براق جو اسے مزید ڈانٹنے لگا تھا اس کو کانپتے دیکھ کر وہ خاموش ہو گیا تھا
وہ۔۔۔ مم۔۔۔ میرے۔۔۔ روم۔۔۔ میں لگک۔۔۔ کوئی ہے۔۔۔ وہ بھیگی آنکھوں سے اسے دیکھتے بول
رہی تھی

چلو دیکھتے ہیں کون ہے تمہارے روم میں۔۔۔ براق نے اس کا ہاتھ تھاما تھا اور اسے اپنے ساتھ کھینچتا اس کے
کمرے کی طرف لے جانے لگا تھا

م۔۔۔ مجھے۔۔۔ نہیں جانا۔۔۔ وہ نفی میں سر ہلا رہی تھی مگر براق اس کی بات کو انگور کرتا اسے اس کے روم میں
لے کر آیا تھا اور اس کے اندر داخل ہوا تھا کمرے کی لائٹ اون تھی اس نے آئزل کا ہاتھ چھوڑ کر کمرہ دیکھنا
شروع کیا تھا وادشروم اور الماری کے بعد بیڈ کے نیچے بھی اس نے چیک کیا تھا مگر روم خالی تھا۔۔۔
یہاں سے جاتے ہی تم سائیکو لو جٹ کے پاس جاؤ گی آئزل۔۔۔ اس کو ڈانٹنے سے خود کو روکتے براق نے حتیٰ لہجے
میں کہا تھا

م۔۔۔ میں پا۔۔۔ پاگل نہیں ہوں۔۔۔ وہ چیخی تھی
میرے سامنے چیخنے کی ضرورت نہیں ہے اور سائیکو لو جٹ کے پاس جانے کا مطلب یہ نہیں کہ تم پاگل ہو۔۔۔ یہ
تمہارے لیے اچھا ہو گا۔۔۔ براق سخت لہجے میں بولا تھا

م۔۔۔ میں سچ بول رہی ہوں۔۔۔ وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے بولی تھی آنسو تو اتر سے اس کی گال پر بہہ رہے تھے
مجھے یقین ہے آئزل مگر تمہیں مدد کی ضرورت ہے تم ابھی سو جاؤ اور خود کو پرسکون کرو صبح ہم تفصیل سے اس
متعلق فیصلہ کریں گے۔۔۔ براق کی بات پر وہ تیزی سے اس کے پاس آئی تھی

م۔۔۔ میں ی۔۔۔ یہاں نہیں سوؤں گی۔۔۔ وہ نفی میں سر بلاتے کانپتے لہجے میں بولی تھی

آنزل میں تمہارے لیے دوسرا روم بک کروا دیتا ہوں۔۔۔۔۔ براق نے اس کے اور اپنے درمیان فاصلہ قائم کرتے کہا تھا

ن۔۔۔ نہیں پ۔۔۔ پلیراز کادن م۔۔۔ میرے ساتھ رک جائیں میں کاؤچ پر لیٹ جاؤں گی پلیرز۔۔۔ وہ نم لہجے میں بولی تھی

کیا بکواس کر رہی ہو میں کبھی بھی ایسا نہیں کروں گا تم ایما کے ساتھ روم شیر کر لو میں اس سے بات کرتا ہوں۔۔۔ براق بمشکل اپنا غصہ کنٹرول کر رہا تھا

پ۔۔۔ پلیراز ایک رات کی ہی بات ہے۔۔۔۔۔ پلیرز۔۔۔ وہ روتے ہوئے بولی تھی براق نے ہار مانتے ہوئے اسے اپنے ساتھ آنے کا کہہا تھا اسے بیڈ پر سونے کا بول کر وہ خود کاؤچ پر لیٹ گیا اس بات سے بے خبر کے صبح اس کے ساتھ کیا ہونے والا تھا

شاہ ویز آج شام کو پاکیزہ کو باہر ڈنر کروانے لے کر جانے والا تھا وہ شاہ ویز کے آنے سے پہلے ہی تیار کھڑی تھی جب مہرین کمرے میں داخل ہوئی اس کے کم سن حسن کو دیکھ کر مہرین نے نفرت سے اسے گھورا تھا اسے دیکھ کر وہ ڈر گئی تھی

یہ کیا بے ہودہ ڈرینگ کی ہوئی ہے تم نے۔۔۔ دوسرے مردوں کو لبھانے کے اچھے طریقے ہیں۔۔۔ وہ اس کو سفید فراک میں دیکھ کر زہرا گل رہی تھی اس کی بات پر پاکیزہ نے بمشکل خود کو گرنے سے بچایا تھا وہ بچی ضرور تھی مگر نا سمجھ نہ تھی مہرین کے لفظوں کا زہرا اسے اچھے سے معلوم تھا

م۔۔۔ ماما۔۔۔

اپنی گندی زبان سے مجھے مامات پکارو۔۔۔ مہرین اس پر غصے سے چیختی تھی پاکیزہ کی آنکھوں سے بے ساختہ آنسو بہہ نکلے تھے شروع سے ہی اپنے لیے ایسے الفاظ سن کر وہ حد سے زیادہ حساس ہو گئی تھی

م۔۔۔ ماما۔۔۔ پل۔۔۔ پلینز۔۔۔

کیا پلینز تم اس قابل ہی نہیں تھی کہ میرے پڑھے لکھے بیٹے کی بیوی بنتی اگر وہ بھگوڑی نہ بھاگی ہوتی میں مر کر بھی کبھی تمہاری شادی اپنے بیٹے سے نہ کرتی۔۔۔ اور یہ اپنی معصومیت سے جو تم نے میرے بیٹے کو پھنسا یا ہے نہ بہت اچھے سے جانتی ہو کتنی گھنی میسینی ہو تم۔۔۔ مہرین کے چیخنے پر وہ بے ساختہ الٹے قدم اٹھاتی پیچھے ہٹی تھی پتا نہیں کس کا گندہ خون ہو تم۔۔۔ میرے بھائی کا بھی دماغ خراب تھا جس نے تم جیسے گند کو اپنی اولاد بنانے کا سوچا۔۔۔ پاکیزہ سسکی تھی

آ۔۔۔ آپ جھوٹ بول رہی ہیں میں اپنے بابا کی بیٹی ہوں۔۔۔ وہ چیختی تھی

پاکیزہ۔۔۔ شاہ ویز جو کمرے میں داخل ہوا ہی تھا پاکیزہ کو چیختے دیکھ کر اس نے اسے ٹوکا تھا

آ۔۔۔ آپ سب لوگ ج۔۔۔ جھوٹ بولتے ہیں۔۔۔ وہ نفی میں سر ہلاتی پیچھے دیوار کے ساتھ لگ گئی تھی

دیکھا تم نے شاہ ویز کیسے یہ مجھ پر چیخ رہی تھی۔۔۔ وہ جو پاکیزہ کو روتا دیکھ کر اس کی طرف بڑھنے لگا تھا اپنی ماں کی آواز پر ان کی طرف مڑا تھا

یہ بس تمہارے سامنے معصوم بنتی ہے شاہ ویز۔۔۔ مہرین اپنے چہرے پر سارے جہاں کی مسکینیت سجا کر بولی تھی کچھ گرنے کی آواز پر شاہ ویز کی نگاہ فوراً پاکیزہ پر گئی تھی جو نیچے زمین پر بے ہوش پڑی تھی

پاکیزہ۔۔۔ پاکیزہ۔۔۔ وہ تیزی سے اس کے اس گیا تھا اور اس کا منہ پھلتھپاتے وہ اسے اٹھانے کی کوشش کر رہا تھا

ش۔۔ شاہو م۔۔ میں اپنے بابا کی بیٹی ہوں۔۔ وہ بے ہوشی میں بڑبڑا رہی تھی

اس کو تیزی سے اٹھاتے شاہو م نے اسے بیڈ پر لٹایا تھا اور ڈاکٹر کو کال کی تھی تھوڑی ہی دیر میں ڈاکٹر اسے چیک کر چکی تھی کسی چیز کا سٹریس لینے کی وجہ سے بے ہوش ہوئی ہیں کچھ دیر ریٹ کرنے سے یہ بہتر فیمل کریں گی۔۔ ڈاکٹر اسے میڈسن لکھ کر چلے گئی تھی مہرین تو انھیں اکیلا چھوڑ کر اپنے کمرے میں جا چکی تھی اسے تھوڑی بہت بات سمجھ آہی گئی تھی اپنی ماں کی عادت کے بارے میں وہ جانتا تھا اور کمرے میں داخل ہوتے ہی اس کا آنسوؤں سے بھیگا چہرہ دیکھ کر وہ جان گیا تھا یقیناً اس کی ماں نے ہی کچھ کہا ہو گا۔۔

میری نازک سی جان۔۔۔ وہ اپنی ماں سے بعد میں بات کرنے کا سوچتا پاکیزہ کے سر کو چومتا اس کے بالوں کو محبت سے سہلانے لگا تھا

صبح کا وقت تھا جب روم کے دروازے پر ہوتی دستک سے براق کی آنکھ کھلی تھی اس کی گردن اکڑ گئی تھی کاؤچ پر لیٹ کر اس نے ایک نظر گھڑی پر ڈالی تھی جو آٹھ بج رہی تھی وہ ماتھے پر بل ڈال کر ایک نظر بیڈ پر آرام سے سوئی آنرل پر ڈال کر دروازہ کھولے یا نہ کولنے کا سوچ ہی رہا تھا جب اس کا فون بجا تھا فون پر ایما کا نمبر دیکھتے اس نے فوراً کال اٹھائی تھی

سر دروازہ مت کھولے گا آپ کے روم کے باہر رپورٹرز موجود ہیں۔۔۔

یہ میرے روم کے باہر کیا کر رہے ہیں ایما؟؟ براق نے پریشانی سے پوچھا اگر اس کے روم میں آنزل نہ ہوتی تو اسے کوئی پریشانی نہیں ہوتی تھی

سر آپ کو نیوز دیکھنی چاہیے آنزل اور آپ کی تصویریں سوشل میڈیا پر کسی نے اپلوڈ کر دی ہیں۔۔۔

ایما کچھ بھی کروں انہیں یہاں سے بھیجو آنزل اس وقت میرے روم میں ہے یہ بہت بڑا سکیئنڈل بن جائے گا۔۔۔ براق اپنی پیشانی کو مسلتا بول رہا تھا دروازے پر وقفے وقفے سے دستک ہو رہی تھی۔۔

سر میں نے بہت کوشش کی ہے مگر وہ لوگ جا ہی نہیں رہے وہ کہہ رہے ہیں کہ آپ سے ملنا ہے انہیں شاید پتا ہے کہ آنزل آپ کے روم میں ہی ہے۔۔۔

اوکے میں دیکھتا ہوں فعال کچھ دیر کے لیے انہیں سنبھالو براق نے ایما کی بات سن کر فون بند کر کے فوراً نیوز دیکھی تھی جس میں اس کی اور آنزل کی تصویریں وقفے وقفے سے دکھائی جا رہی تھیں

ایک تصویر میں وہ آنزل کے کندھوں پر کوٹ ڈال رہا تھا ایک میں آنزل اس کو گلے لگائی کھڑی تھی۔۔ وہ ساری رات کی تصویریں تھی جنہیں دیکھ کر ایسا ہی لگ رہا تھا جیسے ان میں کوئی تعلق ہو۔۔

نیوز کی ہیڈ لائنز پڑھ کر اس نے غصے سے اپنے جبرے بھینچے تھے اور پاس پڑی جو چیز اس کے ہاتھ میں آئی تھی اس نے سامنے دیوار پر دے ماری تھی آنزل کسی چیز کے ٹوٹنے کی آواز پر فوراً اٹھ گئی تھی

کیا ہوا ہے؟؟ آنزل نے آنکھیں کھولتے اس سے پوچھا براق نے غصے سے اسے دیکھا تھا اور بنا کچھ سوچے سمجھے اس کے قریب جاتے اس کا بازو غصے سے دبوچا تھا

بہت شوق تھا نہ میرے ساتھ ریلیشن کا آؤ تمہارا شوق پورا کرتا ہوں۔۔۔ اس کا بازو پکڑ کر اسے جھٹکے سے اس نے کھڑا کیا تھا

س۔۔۔۔۔ سر۔۔۔ اس کو براق کا سرخ چہرہ دیکھ کر اس سے ڈر لگ رہا تھا براق اسے کھینچتا ہوا دروازے کے پاس لے کر گیا تھا اور ایک نظر اس کے حویلیے پر ڈالتے اس نے جیسے ہی دروازہ کھولا تھا پورٹرز اس سے سوال پوچھنے لگ پڑے تھے

یہ کون ہے؟؟ ان سے آپ کا رشتہ کیا ہے؟؟ کیا یہ آپ کی گریفرینڈ ہے؟ کیا یہ آپ کی بیوی ہے؟؟ ایسے بہت سے سوال پوچھے جارہے تھے جبکہ آنزل آنکھیں پھیلائے بے یقینی سے انہیں دیکھ رہی تھی یہ میری وائف ہیں آنزل براق اور نیویارک جاتے ہی ہمارا ریلیشن ہے اس سب میں آپ کو انوٹیشن دیا جائے گا اب یہاں سے چلے جائیں۔۔۔ براق کی بات پر آنزل کھانسا شروع ہوئی تھی اور اس نے براق کو ایسا دیکھا تھا جیسے وہ پاگل ہو گیا ہو۔۔۔

www.urdu-novelsmania.com

براق نے اسے واپس اندر کھینچتے روم کا دروازہ بند کر دیا تھا

آپ پاگل ہو گئے ہیں؟؟ یہ کیا کیا آپ نے؟؟ آنزل اس پر چیختی تھی

یہ تمہاری ہی غلطی ہے رات کو تم اگر اچھے کپڑے پہن آتی تو نہ ہی مجھے تم پر غصے آتا اور نہ ہی کوئی ہماری تصویریں سوشل میڈیا پر اپلوڈ کرتا اور ویسے بھی تم یہی چاہتی تھی اب خوش ہو جاؤ۔۔۔ وہ غصے میں بولتا آخر میں طنزیہ بولا تھا

میں ایسا کچھ نہیں چاہتی تھی۔۔۔ وہ ایک ایک لفظ چبا چبا کر بولی تھی

میں تمہاری وجہ سے کوئی اسکینڈل نہیں بننے دے سکتا تھا کپہنی کی رپوٹشن خراب ہو جاتی اور فکر مت کرو تم جب چاہوں گی میں تمہیں ڈیوارس دے دوں گا یہ بس اس نیوز کی وجہ سے میں کر رہا ہوں اور اب تمہاری ذمہ داری ہے کہ اپنا فرض پورا کرو اگر تم میرے کمرے میں نہ ہوتی پھر بھی میں نے سب کچھ سنبھال ہی لینا تھا براق کو دیکھتے اس نے غصے سے اپنی مٹھیاں زور سے بند کی تھیں اس کا دل کر رہا تھا براق کا منہ توڑ دے لیکن وہ بھی تو یہی چاہتی تھی براق کو پھنسانا اور اس سے شادی کرنا اس کی خواہش بنا کسی محنت کے پوری ہو رہی تھی اور اسے کیا چاہیے تھا

ل۔۔۔ لیکن۔۔۔

آنزل میں ایسا کچھ نہیں کروں گا جس سے تم انکفر ٹیبل ہو جب تم کہو گی میں تمہیں آزاد کر دوں گا۔۔۔ آنزل نے اعتراض کرنا چاہا تھا جب براق نے اسے ٹوکتے ہوئے کہا تھا اوکے۔۔۔ آنزل نے ہچکچاتے ہوئے آخر رضامندی دے ہی دی تھی مگر اسے کیا پتا کہ آگے اس کے ساتھ کیا ہونے والا تھا کیسے اس کی زندگی بدل جائے گی۔۔۔

پاکیزہ نے آہستہ سے اپنی آنکھیں کھولی تھیں جب اس کی نگاہ سوتے ہوئے شاہ ویز پر پڑی تھیں وہ اس کے نقوش کو دیکھتی دھیرے سے اس کی بازو ہٹا کر اٹھنے کی کوشش کر رہی تھی جب شاہ ویز کی بھی آنکھ کھل گئی تھی

میری جان کی اب طبیعت کیسی ہے؟؟ اس کو جاگتا دیکھ کر شاہ ویز فوراً اٹھ کر بیٹھ گیا تھا شاہ ویز نے دھیرے سے اس کا گال سہلایا تھا پاکیزہ اس کو جواب دیے بغیر خاموشی سے اس سے دور ہو گئی تھی شاہ ویز نے ناگواریت سے اس کی یہ حرکت دیکھی تھی

پاکیزہ ---

م۔۔۔ مجھ سے د۔۔۔ دور رہیں۔۔۔ مم۔۔۔ مٹھیک کہتی م۔۔۔ میں گندی ہوں۔۔۔ وہ خود کو نوچنے لگی تھی شاہ ویز نے تیزی سے اس کے بازو پکڑ کر اسے خود کو نوچنے سے روکا تھا اس کے منہ سے یہ الفاظ سننا ہی اس کے لیے انتہائی اذیت ناک تھے

پاکیزہ میری طرف دیکھو تم پاک ہو بالکل اپنے نام کی طرح موم کی باتوں پر دھیان مت دو مجھے دیکھو میری نظروں میں تم سے زیادہ معصوم اور پاک کوئی نہیں ہے۔۔۔ شاہ ویز نے سکون سے اسے سمجھانا چاہا تھا

ن۔۔۔ نہیں د۔۔۔ دور ہٹے۔۔۔ آپ ب۔۔۔ بھی مجھ سے شادی نہیں کرنا چ۔۔۔ چاہتے تھے ا۔۔۔ اگر وہ نہ بھ۔۔۔ بھاگتی۔۔۔ وہ روتے ہوئے اس کو خود سے دور کرنے کی بھرپور کوشش کر رہی تھی

میری جان کیا ہو گیا ہے تمہیں کیا تمہیں اپنے شاہو کی بات پر یقین نہیں۔۔۔؟ شاہ ویز اس کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا پاکیزہ نے زور سے اپنا سر نفی میں ہلاتے خود کو اس سے دور کرنا چاہا تھا مہرین کی باتوں نے اس کے ذہن پر خاصا اثر چھوڑا تھا

ممم۔۔۔ میں صرف آپ کے لیے ایک ب۔۔۔ بوجھ ہوں نہ؟؟ مج۔۔۔ مجھے پتا ہے آپ نے بہت جلدی
 د۔۔۔ دوسری ش۔۔۔ شادی کر لینی ہے۔۔۔ اس کی باتوں سے شاہ ویز کی آنکھیں پل میں سرخ ہوئی تھیں اس
 نے جھٹکے سے کھینچ کر پاکیزہ کو اپنے حصار میں لیا تھا

شش۔۔۔ ایک دم چپ اگر اب تم نے کچھ بھی بولا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔۔ اسے اپنے ساتھ لگاتے وہ
 آہستہ آہستہ بل رہا تھا پاکیزہ اس کے حصار میں خاموش سی ہو گئی تھی
 اگر تم مجھے پسند نہ ہوتی تو میں کبھی بھی تم سے شادی نہ کرتا۔۔۔ اس کے ماتھے پر لب رکھتا وہ گھمبیر لہجے میں بولا تھا
 اگر مجھے تمہاری معصومیت سے محبت نہ ہوتی تم کبھی بھی یہاں موجود نہ ہوتی۔۔۔ شاہ ویز نے محبت سے اس کا
 دائیں گال چوما تھا

اگر مجھے تمہاری پاکیزہ روح سے عشق نہ ہوتا تو میں کبھی تمہاری طرف نہ دیکھتا۔۔۔ اس نے پاکیزہ کا بائیں گال
 چوما تھا پاکیزہ آنکھیں میچیں اس کی باتیں سنتی اور لمس محسوس کرتی گہرے گہرے سانس لے رہی تھی
 تم میری پہلی نظر کی محبت ہو اگر میری مجبوری نہ ہوتی تو میں پہلے کبھی کسی اور سے شادی کے لیے راضی نہ
 ہوتا۔۔۔ دھیرے سے اس کی تھوڑی پر لب رکھتے شاہ ویز نے کہا تھا

اور اب بالکل بھی مت رونا۔۔۔ تمہاری آنکھوں میں آنسو اچھے نہیں لگتے میری جان۔۔۔ وہ محبت سے اس کی
 آنکھوں پر اپنا لمس چھوڑتا بولا تھا اس کی باتوں نے پاکیزہ کو ایک سرور بخشا تھا وہ پہلی بار شادی کے بعد اس سے
 اپنی محبت کا اظہار کر رہا تھا پاکیزہ کو آج یقین ہوا تھا کہ واقعی شاہ ویز بھی اس سے محبت کرتا ہے۔۔۔

واپس نیویارک آتے ہی براق نے آئزل سے نکاح کر لیا تھا نکاح میں آئزل کی طرف سے ماریہ اور مہوش شامل تھیں مہوش نے اسے آخری وقت میں روکنا چاہا تھا مگر آئزل نے اس کی بات کو دوبارہ انگور کر دیا تھا فحال وہ اپارٹمنٹ میں ہی تھی آفس وہ رپورٹرز کی وجہ سے نہیں جا رہی تھی جو ہر وقت کہیں سے بھی امڈ آتے تھے براق نے اسے فحال کام کرنے سے روک دیا تھا وہ گھر ہی رہ رہی تھی دو دن میں اس کا ریسپشن تھا براق نے اس کے لیے ایک سائیکو لو جٹ کا انتظام بھی کروا دیا تھا مگر آئزل نے صاف انکار کر دیا تھا اس دن کے بعد ویسے بھی اس سائیکو نے آئزل کو تنگ نہیں کیا تھا

وہ اس وقت فلیٹ میں اکیلی بیٹھی ہوئی تھی مہوش نے اس سے اس دن کے بعد کوئی بات نہیں کی تھی مگر وقفے وقفے سے اسے مہوش کی بات ضرور یاد آرہی تھی

آئزل ابھی بھی وقت ہے رک جاؤ تم بہت برا پھنسو گی براق کی رپوٹیشن اور ماضی کے بارے میں تمہیں کچھ نہیں پتا وہ ایک خطرناک آدمی ہے۔۔۔ مہوش نے اسے کہا تھا مگر ماریہ نے اس کی ایسی برین واشنگ کی تھی کہ اسے مہوش جھوٹی ہی لگی تھی ماریہ کے مطابق مہوش اس سے جلتی ہے تبھی اسے براق سے شادی کرنے پر روک رہی تھی اس نے بھی ماریہ کی بات پر یقین کر کے مہوش کو دوبارہ پکارا نہیں تھا

وہ لاؤنچ میں صوفے پر بیٹھی ہوئی تھی کھڑکیوں پر پردے گرائے وہ ٹی وی پر کوئی انگلش مووی دیکھنے میں مگن تھی جب اچانک سے سارے اپارٹمنٹ کی لائٹ آف ہو گئی تھی وہ ڈر گئی تھی اس کا ہاتھ تیزی سے ٹیبل پر پڑے اپنے موبائل کی طرف گیا تھا

اندھیرے میں موبائل اٹھاتے اس نے تیزی سے موبائل کی لائٹ اون کی تھی جب اسے کسی کے رونے کی آواز سنائی دی اس کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا تھا وہ کسی بچے کے رونے کی آواز تھی

ک۔۔۔ لک۔۔۔ کون ہے؟ اس نے کانپتی آواز میں لائٹ اپنے چاروں طرف گھماتے پوچھا تھا

بابا بابا۔۔۔ اب رونے کی آواز بھاری ہنسی کی آواز میں بدل گئی تھی۔۔۔

ک۔۔۔ کون ہے۔۔۔ سامنے بیوں نہیں آتے بزدل شخص۔۔۔ وہ زور سے چیخی تھی۔۔۔

رنگارنگ روز۔۔۔ دھیمی مگر گہری آواز میں لگنٹانے کی آواز نے اس کا دل بند کر دیا تھا

کیا چاہتے ہو تم؟؟۔۔۔ وہ دوبارہ چیخی تھی اس کا رنگ خوف سے زرد پڑ رہا تھا

بابا۔۔۔ لومی لائٹ یو ڈو۔۔۔ اس بار گانا گایا گیا تھا مگر بھاری سرد جانی پہچانی آواز سنتے ہی اس کی ٹیڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ ہوئی تھی ہتھیلیوں میں پسینا آنے لگا تھا

سامنے آؤ بزدل انس۔۔۔ ابھی وہ اپنے الفاظ پورے کرتی اس سے پہلے ہی اسے بھاری قدم اپنی طرف آتے محسوس ہوئے تھے ڈر سے وہ کانپنا شروع ہو گئی تھی وہ تو ویسے ہی بہادر بننے کی کوشش کر رہی تھی اس نے موبائل کی لائٹ تیزی سے اپنے ارد گرد گھمائی تھی

اپنی گردن پر پیچھے سے کسی کی گرم سانسیں محسوس کرتے اس کی سانس سینے میں اٹک گئی تھی اس کے روم روم میں خوف سما گیا تھا وہ دھیرے سے پیچھے مڑی تھی لیکن پیچھے مڑتے ہی اس شخص کے منہ پر نظر پڑتے ہی اس کی بے ساختہ چیخ نکلی تھی

اس نے کوئی ڈراؤنا سامانک اپنے منہ پر چڑھایا ہوا تھا

Always Remember me mi amor

بس اس کی یہی تک ہمت تھی وہ خوف سے یہ الفاظ سنٹی منٹوں میں زمین بوس ہو گئی تھی

اس کی آنکھ جب کھلی تو اس نے خود کو اپنے کمرے میں پایا تھا وہ تیزی سے اٹھتی اپنے کمرے میں نظریں دوڑا

رہی تھی جب اس کی نگاہ کرسی پر بیٹھے براق پر پڑی جو اسے ہی دیکھ رہا تھا

ب۔۔۔ براق۔۔۔ وہ۔۔۔ وہ۔۔۔ گھر آیا تھا۔۔۔ وہ براق کو دیکھتے ہی بولی تھی اس کی آواز میں ایک انجانہ سا خوف

تھا جو براق محسوس نہیں کر سکا تھا

آنرل ڈاکٹر جون (سائیکولوجٹ) کچھ دیر میں یہاں پہنچ جائیں گے اب سے وہ ہر روز تمہیں ایک گھنٹے کا سیشن دیا کریں گے پتا نہیں تم بیٹھ بیٹھ کر کیا سوچ رہی ہوتی ہو میں تم سے بات کرنے آیا تھا جب تم مجھے لاؤنچ میں زمین پر پڑی ملی۔۔۔

آپ کو لگتا ہے میں جھوٹ بول رہی ہوں۔۔۔ میرا دماغ خراب ہو گیا ہے جو میں ایسا کروں گی؟؟؟ اور میں کسی

ڈاکٹر سے نہیں ملوں گی سنا آپ نے۔۔۔ وہ براق پر چیختی تھی

آنرل ڈاکٹر تھوڑی دیر تک آجائے گا اور اب میں تمہاری کوئی فضول بکواس نہیں سنوں گا۔۔۔ فوراً اٹھو اور فریش

ہو کر آؤ میں تمہارے لیے کچھ کھانے کو منگواتا ہوں۔۔۔

براق کی سرد حتمی آواز سن کر وہ ضبط سے اپنی آنکھیں میچ گئی تھی اس کے پاس ایسا کوئی ثبوت نہیں تھا جس سے وہ

ثابت کر سکتی کہ وہ سچ بول رہی ہے وہ براق کی بات پر تھک ہار کر اٹھی تھی اور فریش ہونے چلی گئی تھی

آنزل کے فریش ہو کر کھانے کے بعد ڈاکٹر جون آگیا تھا براق آنزل اور ڈاکٹر کو چھوڑ کر باہر آگیا تھا ابھی کچھ وقت ہی گزرا تھا جب اسے کمرے سے کسی چیز کے ٹوٹنے اور آنزل کے چیخنے کی آوازیں سنائی دی تھیں وہ تیزی سے روم میں داخل ہوا تھا جب اس کی نگاہ آنزل پر پڑی تھی جو سائڈ ٹیبل سے شوپیس اٹھا کر ڈاکٹر جون کو مارنے والی تھی

آنزل۔۔ وہ دھاڑا تھا آنزل نے آنکھوں میں خوف لیے اسے دیکھا تھا

فوراً اسے نیچے رکھو اور خاموشی سے بیڈ پر بیٹھ جاؤ۔۔ اور ڈاکٹر تم میرے ساتھ آؤ۔۔ وہ آنزل کو سرد نگاہوں سے دیکھتا ڈرے سہے ڈاکٹر کو باہر آنے کا بول کر کمرے سے نکلا تھا

ماریہ اور مہوش جو ابھی جب سے آئی تھی وہ بھی شور کی آواز سے آنزل کے روم کی طرف آئی تھیں مگر براق کو دیکھ کر مہوش اپنے کمرے میں چلے گئی تھی اور ماریہ بھی کچھ سوچتی آنزل کے پاس جانے کی بجائے اپنے کمرے میں چلی گئی تھی

مجھے لگتا ہے آپ کی بیوی یہ کہانیاں خود بناتی ہیں وہ اپنے دماغ میں سب کچھ سوچتی ہیں جن سے انھیں یہ محسوس ہوتا ہے کہ وہ حقیقت میں ان کے ساتھ ہو رہا ہے بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ لوگ خود اپنے آپ کو نقصان بھی پہنچا لیتے ہیں اور ان کی سوچ میں وہ کسی فرضی کردار نے کیا ہوتا ہے۔۔۔ ڈاکٹر کی بات سن کر براق نے

دھیرے سے سر ہلایا تھا آنزل کی کنڈیشن سے ایسا ہی لگ رہا تھا

کیا اس کا کوئی حل ہے؟؟ اس نے ڈاکٹر سے پوچھا

میں آپ کی بیوی کی مدد کرنا چاہتا تھا مگر وہ اس کے لیے راضی نہیں۔۔۔ لیکن اگر آپ انہیں مصروف رکھیں اور ان کو کم سے کم اکیلا چھوڑیں تو ممکن ہے وہ اپنی سوچوں کو حقیقت سمجھنا چھوڑ دیں۔۔۔

تھینک یو ڈاکٹر۔۔۔ مزید تھوڑی دیر ڈاکٹر سے بات کر کے براق اسے چھوڑ آیا تھا اور روم میں داخل ہوا تھا جہاں بیڈ پر منہ پھولائے آنزل بیٹھی ہوئی تھی اس کے رخساروں پر آنسوؤں کے نشان موجود تھے۔۔۔ وہ اس کے پاس گیا تھا اور بیڈ پر ہی اس کے قریب بیٹھ گیا تھا براق نے ہولے سے اس کی نم پلکوں کو چھوا تھا آنزل نے معصومیت سے اسے دیکھا تھا

ب۔۔۔ براق میں سچ بول رہی ہوں۔۔۔ وہ بچوں کی طرح اسے یقین دلا رہی تھی مجھے یقین ہے۔۔۔ وہ دھیرے سے اس کا گالا سہلاتا بولا تھا

اپنا بیگ پیک کر لو ہم تھوڑی دیر میں نکل رہے ہیں تمہاری سیفٹی کے لیے اب سے تم میرے ساتھ ہی رہو گی ویسے بھی ریسپشن دودن میں ہے اس لیے یہ زیادہ مسئلہ نہیں۔۔۔ ماریہ کو بلا لو اور اپنے کپڑے پیک کر لو۔۔۔ چلو جلدی سے اٹھو۔۔۔ براق کی بات پر وہ فوراً اٹھی تھی اور ماریہ کو بلا کر اس نے کچھ ہی دیر میں اپنا بیگ تیار کر لیا تھا مجھے بھول مت جانا آنزل۔۔۔ ماریہ مسکرا کر اسے دروازے پر چھوڑتی بولی تھی آنزل نے ہلکا سا مسکرا کر اپنا سرنفی میں بلایا تھا وہ اس لیے خوش تھی اور براق کے ساتھ جا رہی تھی کہ براق کے گھر اب وہ محفوظ رہے گی۔۔۔ ماریہ سے ملتی وہ براق کے ساتھ چلی گئی تھی مہوش سے اس کی ملاقات نہیں ہوئی تھی کیونکہ وہ اپنے کمرے سے ہی باہر نہ آئی تھی۔۔۔

شاہ ویز نے اپنی ماں سے بات کر کے اسے پاکیزہ سے کوئی بھی بات کرنے سے منع کر دیا تھا جس پر مہرین اپنا زہر اگلتی کچھ دنوں کے لیے اپنی کسی دوست کے گھر رہنے چلی گئی تھی شاہ ویز نے اسے روکنے کی کوشش کی تھی مگر مہرین اسے اگنور کرتی چلی گئی تھی شاہ ویز نے بھی اپنی ماں کو کچھ وقت اکیلے چھوڑنے کا فیصلہ کیا تھا آج صبح سے ہی آسمان پر کالی گھٹائیں چھائی ہوئی تھیں اور تیز تیز ہوائیں چل رہی تھی کسی بھی وقت بارش ہو سکتی تھی پاکیزہ صبح سے ہی بے چینی سے بارش ہونے کا انتظار کر رہی تھی جو ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی شاہ ویز آج جلدی گھر آ گیا تھا اس لیے وہ شاہ ویز کے پاس ہی بیٹھی تھی وہ دونوں ہلکی پھلکی باتیں کر رہے تھے پاکیزہ میں کچھ دنوں کے لیے اسلام آباد جا رہا ہوں تم بھی میرے ساتھ جاؤ گی اس لیے میرے ساتھ اپنا بھی کچھ سامان پیک کر لینا اور کالج بھی اپنی چھٹیوں کا بتا دینا۔۔۔ شاہ ویز کی بات سنتی پاکیزہ خوشی سے اچھلی تھی سچی شاہو۔۔۔ اس نے خوشی سے پوچھا تھا شاہ ویز نے اس کی خوشی دیکھتے دھیرے سے اپنا سر بلایا تھا شاہو آپ بہت اچھے ہیں۔۔۔ وہ بچوں کی طرح بولی تھی شاہ ویز دھیرے سے ہنس پڑا تھا شاہو بارش۔۔۔ وہ باہر ایک دم شروع ہونے والی بارش کو دیکھ کر خوشی سے چیخی تھی پاکیزہ تم بیمار پڑ جاؤ گی باہر جانے کا سوچنا بھی مت۔۔۔ شاہ ویز کے روکنے پر اس نے منہ پھولایا تھا پلیز شاہو۔۔۔ بس تھوڑی دیر کے لیے۔۔۔ اس نے اپنی آنکھیں معصومیت سے جھپکتے ہوئے شاہ ویز کو دیکھا تھا پاکیزی صرف دس منٹ کے لیے اس سے زیادہ نہیں۔۔۔ پاکیزہ اس کی بات سنتی ہی تیزی سے باہر کی طرف بھاگی تھی وہ پیچھے سے شاہ ویز کی آواز اگنور کرتی بارش میں بھیگنا شروع ہوئی تھی تیز بارش میں وہ جلدی ہی مکمل بھیگ چکی تھی وہ خوشی سے بازو پھیلائے بارش کو اپنے چہرے پر گرتے محسوس کرتے ہنس رہی تھی شاہ ویز

مسکراتا ہوا اسے دیکھتا اس کے قریب گیا تھا خود کو گیلے ہوتے محسوس کر کے اس نے اپنی ناک چڑھائی تھی مگر پھر وہ پاکیزہ کا خوشی سے چمکتا چہرہ دیکھ کر تیزی سے اس کے قریب گیا تھا اس کو کمر سے تھام کر اس نے پاکیزہ کو اپنے ساتھ سائیڈ پر بنے شیڈ کے نیچے کھینچا تھا مگر پاکیزہ اچھل اچھل کر کسی نہ کسی طرح اس کی گرفت سے نکلنے کی کوشش کر رہی تھی مگر ناکام ہوتی وہ منہ پھولاتی شاہ ویز سے غصے سے بولی تھی

شاہو چھوڑیں مجھے بارش میں جانا ہے۔۔۔ شاہ ویز اس کے معصوم سے غصے پر ہنسا تھا پاکیزہ نے اسے ہنستے دیکھ کر منہ بگاڑا تھا

شاہو۔۔۔۔

میری جان چپ چاپ یہاں میری ساتھ کھڑی رہو ورنہ اندر لے جاؤں گا۔۔۔ شاہ ویز نے اس کا گال چومتے اسے ڈرایا جس پر وہ اسے ایک معصوم سی گھوری سے نوازتی شیڈ کے نیچے سے باہر ہاتھ نکالتی بارش محسوس کر رہی تھی شاہ ویز نے اس کے ہاتھ کے ساتھ اپنا ہاتھ ملایا تھا اور پاکیزہ کے ساتھ بارش کو محسوس کرنے لگا تھا اسے سمجھ نہیں آتی تھی کہ ایسا بارش میں کیا ہے جو پاکیزہ اس میں بھیگے بغیر نہیں رہ سکتی۔۔۔۔

براق آئزل کو گھر لے آیا تھا مگر وہ ابھی الگ کمرے میں ہی رہ رہی تھی آئزل کے ساتھ براق نے کل وقتی ایک لڑکی رکھوادی تھی جو ہر وقت آئزل کے ساتھ رہتی تھی آج ان کا ریسپشن تھا آئزل کو براق نے مشہور سٹائلرٹ سے تیار کروایا تھا اس کا ڈریس بھی ڈیزائنر ڈریس تھا

براق گھڑی میں ٹائم دیکھتا آئزل کا تیار ہو کر باہر آنے کا انتظار کر رہا تھا گھر سے کچھ دور ایک بڑے سے ہوٹل میں ریسپشن کا انتظام کروایا گیا تھا جس میں براق کے بہت سے بزنس پارٹنرز موجود تھے

روم کا دروازہ کھلنے کی آواز پر براق کی نظریں بے ساختہ اٹھی تھیں اور آئزل پر ٹھہر سی گئی تھیں سرخ رنگ کے خوبصورت فراک میں بالوں کو جوڑے میں بند کیے ہلکے سے میک اپ میں وہ قابلِ تعریف لگ رہی تھی اس نے کانوں میں ڈامنڈ ایرینگز پہنے ہوئے تھے جبکہ اس کے گلے میں نفیس سی چین موجود تھی

آئزل نے نگاہیں اٹھا کر براق مودیکھا تھا اسے مہبوت سا خود کو دیکھتا پتا کر اس کے لب مسکرائے تھے براق۔۔۔ آئزل کے پکارنے پر وہ اپنے حواسوں میں لوٹا تھا اپنا گلا کھنگارتے وہ آگے بڑھا تھا اس نے آئزل کا ہاتھ دھیرے سے تھاما تھا اور اسے لیتا باہر چلا گیا تھا

گاڑی میں بیٹھتے ہی آئزل اس کے منہ سے اپنے لیے تعریف کی منتظر تھی مگر براق کے کچھ نہ باننے پر اس کا موڈ بگڑا تھا

ہوٹل کے سامنے گاڑی روکتے ہی وہ باہر نکلا تھا اور دوسری طرف جا کر گاڑی کا دروازہ کھولتے اس نے اپنا ہاتھ آئزل کے آگے بڑھایا تھا آئزل اس کا ہاتھ تھامتی اپنا فراک سنبھالتی باہر نکلی تھی رپورٹرز کی ایک بڑی تعداد باہر موجود تھی جو کچھ کھینچ ان کی تصاویریں کھینچ رہی تھیں

براق میڈیا کو انکوار کر تا آئزل کو اندر لے گیا تھا جہاں کافی تعداد میں لوگ موجود تھے چچماتی روشنیاں ہر طرف بکھری پڑی تھیں براق نے آئزل کا ہاتھ چھوڑ کر اب اسے کمر سے تھام لیا تھا وہ اسے اپنے ساتھ گھسیٹتا ہر ایک سے ملو رہا تھا

ان کا باقاعدہ فوٹو شوٹ بھی ہوا تھا جس سے آئزل کافی تھک گئی تھی فنکشن میں ماریہ اور مہوش کو بھی انوائیٹ کیا گیا تھا مہوش تو آئی نہیں مگر ماریہ یہاں ضرور موجود تھی

آنزل اس سے ملو یہ میرا بیٹ فرینڈ دلاور ہے زیادہ تر یہ ڈنمارک میں ہوتا ہے۔۔۔ براق نے اسے اپنے بچپن کے ساتھی اور اپنے بزنس پارٹنر سے ملوایا تھا وہ بھی براق کی عمر کا ہی تھا

آنزل نے دھیرے سے مسکرا کر ہلکے سے اپنے سر کو خم دیا تھا براق دلاور کے ساتھ باتوں میں مصروف ہو گیا تھا جبکہ آنزل کھڑی کھڑی تھک گئی تھی

براق۔۔۔ اس نے ہلکی آواز میں براق کو پکارا تھا براق نے اس کی طرف سوا الیہ نگاہوں سے دیکھا تھا

میں تھک گئی ہوں۔۔۔ وہ منمننائی۔۔۔ براق اس کی بات سمجھتا دلاور سے ایکسیکوز کرتا اسے لے کر وہ ایک ٹیبل پاس آیا تھا ماریہ بھی انہیں دیکھتی اس طرف آئی تھی

ماریہ تم آنزل کو تھوڑی دیر کینی دے دو۔۔۔ براق ماریہ سے بولتا چلا گیا تھا

کیسی لگ رہی ہے نی لائف؟ ماریہ نے اس سے پوچھا تھا مگر اس کی آنکھوں میں ایک حد تھا جلن تھی جو شاید آنزل دیکھ نہ پائی تھی

اچھی ہے میری ساتھ زیادہ تر کارلار ہتی ہے وہ بہت اچھی ہے اس سے باتیں کرتے میرا دن اچھا گزر جاتا ہے۔۔۔ آنزل نے اسے مسکراتے ہوئے بتایا تھا

تم پاگل ہو جو کسی لڑکی کو اپنے ساتھ رکھ رہی ہو؟ تمہیں نہیں پتا یہ انگریز لڑکیاں کتنی چالاک ہوتی ہیں پل میں مردوں کو پھنسا لیتی ہیں میرا کہنا مانو اور اس کو نکال دو اچھا ہو گا۔۔۔ ماریہ کی بات پر اس نے سمجھتے ہوئے سر بلایا تھا وہ اعتراض کرنا چاہتی تھی کارلار کے بارے میں ماریہ کی رائے پر۔۔۔ مگر وہ جانتی تھی کہ ماریہ صحیح ہی کہہ رہی ہے۔۔۔۔۔

ماریہ کیا تم مجھے کچھ پینے کو لادو گی۔۔۔؟؟ آئزل کی فرمائش پر وہ نخوت سے ناک چڑھاتی اٹھی تھی اور اس کے لیے ڈرنک لینے گئی تھی ایک ویٹر ماریہ کے اٹھتے ہی اس کے پاس آیا تھا

میمیہ اپ کے لیے۔۔ وہ ویٹر ایک ٹیشو اس کی گود میں پھینکتا تیزی سے بھاگ گیا تھا آئزل اس کا چہرہ نہیں دیکھ پائی تھی

آئزل نے حیرت سے وہ ٹیشو اٹھا کر کھولا تھا جس پر محظوظ الفاظ لکھے تھے "mi amor میری جان۔۔۔۔۔"

آئزل کی پیشانی پر پسینہ چکا تھا اس نے اپنی نظریں ارد گرد گھمائی تھیں مگر ایسا کوئی نہیں تھا جو اسے مشکوک لگے مگر پھر اس کی نگاہیں تھوڑے فاصلے پر کھڑے دلاور پر پڑی تھیں جو اسے عجیب نظروں سے دیکھ رہا تھا اس کا دل گھبرایا تھا اسی وقت اس کے لیے سوفٹ ڈرنک پکڑے ماریہ آئی تھی

ماریہ یہ دیکھو۔۔۔ اس نے ماریہ کو وہ ٹیشو دیکھایا تھا

کیا دیکھو آئزل؟؟ اس نالی ٹیشو میں کیا ہے؟؟ اس نے صاف ٹیشو دیکھتے پوچھا آئزل نے اس کے ہاتھ سے ٹیشو کھینچ کر پورا کھولا تھا جہاں اب کچھ بھی موجود نہیں تھا

آئزل آریو آلر ایٹ؟؟ (کیا تم ٹھیک ہو؟)۔۔ ماریہ نے پوچھا تھا

میمم۔۔ آئزل نے جو س کا گلاس پکڑا تھا اور اپنی تیز ہوئی دھڑکن کو نارمل کرنے کی کوشش کرنے لگی تھی

کوئی اسے پاگل ثابت کرنے کی کوشش کر رہا تھا مگر کون اب وہ یہ ڈھونڈنا چاہتی تھی اس نے یہ ٹیشو والا واقعہ براق کو نہ بتانے کا سوچا تھا

میں نے کہا بھی تھا زیادہ دیر بھگیو مت اب دیکھو ہو گئی نہ بیمار۔۔۔ اس کے گیلے بال تو لیے سے صاف کرتا شاہ ویزا سے ساتھ ساتھ سرزنش بھی کر رہا تھا جس کی چھینکیں رکنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھیں

ل۔۔ لیکن بارش کبھی کبھی ہوتی ہے شاہو۔۔۔ اس نے مسکرا کر اسے بتایا تھا

جو مرضی ہو لیکن اب سے تم بارش میں بالکل نہیں بھگیو گی۔۔۔ شاہ ویزا نے اس کا ناک ہلکے سے دبایا تھا

اپنے بال کنگھی کرو جلدی سے میں سوپ لارہا ہوں۔۔۔ شاہ ویزا کچن میں گیا تھا جہاں ملازمہ نے اس کے کہنے پر سوپ تیار کر کے رکھا ہوا تھا وہ ٹرے اٹھا کر روم میں آیا تھا جہاں اب پاکیزہ کمفرٹ میں گھسی ہوئی تھی

پاکیزہ میری جان اٹھ کر بیٹھو جلدی سے۔۔۔ پاکیزہ سوں سوں کرتی اٹھ کر بیٹھی تھی اس کی ناک لال ہوئی پڑی تھی اس کی حالت خاصی خراب لگ رہی تھی

شاہ ویزا اس کے قریب بیڈ پر بیٹھ کر اسے سوپ پیلانے لگا تھا پاکیزہ اس کے کندھے سے سر لگائے سوپ پی رہی تھی شاہ ویزا کی توجہ پر وہ بے حد خوش تھی اس کا یہ کسٹرینگ انداز ہی پاکیزہ کا دل دھڑکا دیتا تھا

شاہو آپ نہیں پیسے گے۔۔۔ اس نے شاہ ویزا سے سوپ پینے کا پوچھا

www.urdu-novelsmania.com

نہیں میں ٹھیک ہوں۔۔۔ تم لیٹ جاؤ اور سونے کی کوشش کرو۔۔۔ اس نے ٹرے سائیڈ ٹیبل پر رکھتے اس کا سر چومنا تھا پاکیزہ نے لیٹ کر آنکھیں بند کر لی تھیں

شاہو میرا سر درد کر رہا ہے۔۔۔ پاکیزہ نے کچھ دیر بعد آنکھیں کھول کر کہا تھا شاہ ویزا نے ایک نظر اس کے سرخ چہرے پر ڈال کر پریشانی سے اس کی پیشانی کو چھوا تھا اس کا ٹمپر پیچ معمول کے مطابق ہی تھا وہ دھیرے

دھیرے اس کا سردبانے لگا تھا پائیزہ تھوڑی دیر میں ہی سو گئی تھی اسے سوتا دیکھ کر شاہ ویز بھی اس کے ساتھ ہی سونے کے لیے لیٹ گیا تھا۔۔۔

براق مجھے کار لاک کی ضرورت نہیں اب میں بالکل ٹھیک ہوں آپ اسے کل سے آنے سے منع کر دی جیسے گا۔۔۔
 آنرل براق کے پاس ہی دوسری طرف بیڈ پر بیٹھی بولی تھی ان کی شادی کو ایک ہفتہ ہونے والا تھا سب کچھ اچھا جا رہا تھا براق سے بھی وہ اب کھل کر بات کرنے لگی تھی
 کوئی مسئلہ ہے؟؟ براق نے سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھا تھا

نہیں۔۔ لیکن ہر وقت وہ بچوں کی طرح میرے ساتھ چکی رہے یہ مجھے پسند نہیں ویسے بھی گھر میں ہر وقت ملازم موجود ہوتے ہیں اس لیے آپ کو فکر کرنے کی بھی ضرورت نہیں۔۔ آنرل نظریں جھکائے بولی تھی اب وہ اسے کیا بتاتی ماریہ کے کہنے پر وہ یہ سب کر رہی تھی
 تم جانتی ہو نہ وہ تمہاری حفاظت کے کیے تمہارے ساتھ ہوتی ہے اس لیے یہ ممکن نہیں۔۔۔ براق نے صاف انکار کیا تھا

کیا آپ اسے پسند کرتے ہیں؟؟ آنرل نے اس کے انکار میں غصے سے کہا تھا اس کا دل کر رہا تھا کار لا کا گلا دبا دے۔۔۔

کیا فضول بول رہی ہو آنرل۔۔ دماغ ٹھکانے پر ہے تمہارا۔۔ براق اپنی گود میں پڑا لپٹا پ زور سے بند کرتا سخت لہجے میں بولا تھا

ل۔۔ لیکن آ۔۔ آپ۔۔ وہ۔۔ براق کا غصہ دیکھ کر وہ گڑبڑا گئی تھی اسے غصے میں بولنے کے بعد میں سمجھ آیا تھا وہ کیا بول گئی تھی

سوری۔۔ وہ شرمندہ سی منمنائی تھی براق نے اس کے قریب ہوتے اس کا چہرہ اپنی طرف کیا تھا
آنزل ایسا کچھ نہیں جیسا تم بول رہی ہو کار لا کو صرف میں نے تمہارے لیے ہائر کیا ہے اگر تمہیں واقعی اس سے
کوئی مسئلہ ہے یا اس نے تمہیں کچھ کہا ہے تو بتاؤ میں اسے فوراً نکال دوں گا مگر یاد رکھنا وہ یہاں مجبوری میں جو
کر رہی ہے اس کی بہن بیمار ہے اور وہ اس کے لیے یہ جو کر رہی ہے اور میرا نہیں خیال تم اس کی یہ جو
چھیننا چاہو گی۔۔ براق نے نرم لہجے میں اسے سمجھایا تھا

م۔۔ میں ایسا نہیں چاہتی براق۔۔ وہ لب دانتوں تلے دبائے بولی تھی

سچ سچ بتانا آنزل کس نے تمہارے ذہن میں یہ بات ڈالی کہ کار لا مجھ میں یا میں اس میں انٹرٹڈ ہوں؟۔۔ وہ نا سمجھ
نہیں تھا کہ جان نہ سکے کہ کوئی آنزل کے دماغ میں خناس بھر رہا تھا جبکہ اس نے دیکھا تھا آنزل شروع دنوں
میں کار لا کے ساتھ کافی ایچ ہو گئی تھی۔۔

کک۔۔ کسی نے نہیں۔۔ اس نے جھوٹ بولنا چاہا تھا

آنزل۔۔ اس کی پکار میں وارنگ تھی۔۔

م۔۔ ماریہ نے کہا تھا کہ وہ کار لا آپ میں انٹرٹڈ ہے۔۔ اس نے سچ اگل ہی دیا تھا براق کے ماتھے پر سلوٹیں
نمایاں ہوئی تھیں

ماریہ۔۔ اس کا کچھ کرنا پڑے گا۔۔ براق سوچتا آنزل کو سونے کا بول کر دوبارہ اپنے کام میں مصروف ہو گیا تھا

شاہ ویز پاکیزہ کے ساتھ کچھ دنوں کے لیے اسلام آباد آیا ہوا تھا یہاں آئے انھیں ابھی ایک دن ہی ہوا تھا شاہ ویز ابھی اپنی میٹنگز میں مصروف تھا اس لیے پاکیزہ زیادہ دیر روم میں ہی بند رہ رہی تھی وہ لوگ ایک ہوٹل میں رہ رہے تھے

پاکیزہ روم کی ونڈوسے کھڑی باہر دیکھ رہی تھی جب اس کی نگاہ سامنے کھڑے ایک بچے پر پڑی وہ چارپانچ سال کا لگ رہا تھا اور اکیلا کھڑا تھا پاکیزہ اسے وہاں دیکھتی بنا کچھ سوچے سمجھے روم سے نکلی تھی اور پھر ہوٹل سے نکلتی وہ احتیاط سے روڈ کر اس کرتی دوسری جانب بنے پارک میں گئی تھی جہاں سامنے ہی وہ بچہ کھڑا تھا آئل جب اس کے قریب پہنچی تو اس بچے کے پاس ایک عورت آئی تھی وہ شاید اس کی ماں تھی جو بچے کو لے گئی تھی آئل منہ پھولا کرواپس اپنے روم میں لوٹنے کی بجائے پارک میں ہی ایک بیچ پر بیٹھ گئی تھی سہ چھوٹے بچوں کو کھیلنے دیکھ کر مسکرا رہی تھی

اس کا بچپن بھی اچھا تھا مگر اس کی منہ بولی ماں نے اپنی باتوں سے بچپن سے ہی اس کو ٹارچر کرنا شروع کر دیا تھا لیکن اس کے باپ کے پیار نے اس کی بھی کمر پوری کر دی تھی اس کا بھی دل کرتا تھا بچپن میں اپنی ماں کا پیار حاصل کرنے کا جو اسے دیکھنا بھی پسند نہ کرتی تھی

وہ وہاں بیٹھی اپنی سوچوں میں ایسا گم ہوئی تھی اسے وقت گزرنے کا پتا ہی نہ چلا تھا

دوسری طرف شاہ ویز جو تھا کاہارامیٹنگ سے واپس آیا تھا روم میں پاکیزہ کو نہ پا کر سخت پریشان ہوا تھا اسے جہاں پاکیزہ کے اس کے کہنے کے باوجود روم سے باہر جانے پر غصہ آیا تھا وہاں ہی اسے پاکیزہ کے لیے پریشانی ہونے لگی تھی کیونکہ وہ یہاں کے راستوں سے انجان تھی

وہ سیدھا ریسپن پر گیا تھا وہاں سے اسے پتا چلا تھا کہ اس کی بیوی دوپہر کے وقت ہی باہر گئی تھی یہ سن کر اسے مزہ دیریشانی ہوئی تھی وہ اسے ارد گرد ڈھونڈنا شروع ہوا تھا

مگر اسے پاکیزہ کہیں بھی نہیں مل رہی تھی وہ تھک ہار کر آخر میں جب ہاٹل کے پاس آیا تھا تو اس کے سامنے پارک میں ایک بار دیکھنے کا سوچ کر وہ پارک میں داخل ہوا تھا اس کے دل سے بس ایک ہی دعا نکل رہی تھی کہ پاکیزہ ٹھیک ہو۔۔۔ وہ ارد گرد دیکھ رہا تھا جب اس کی نگاہ ایک بیچ پر بیٹھی پاکیزہ پر پڑی جو بچوں کی طرف دیکھ رہی تھی

وہ لمبے لمبے ڈھگ بھرتا پاکیزہ کے پاس گیا تھا اس نے پاکیزہ کو پکارا تھا جو اسے حیرانی سے دیکھتی اٹھی تھی اس کے قریب پہنچتے ہی شاہ ویز نے اسے خود میں بھیجنا تھا

ک۔۔ کیا ہوا شاہ ویز؟ پاکیزہ نے پریشانی سے پوچھا
کس سے پوچھ کر تم ہوٹل سے نکلی تھی؟؟ اس سے دور ہٹے شاہ ویز نے غصے میں پوچھا تھا اس کے غصے سے پاکیزہ سہم سی گئی تھی

اگر تمہیں کچھ ہو جاتا؟؟ پتا ہے پاگلوں کی طرح تمہیں ایک گھنٹے سے ڈھونڈ رہا ہوں پتا نہیں دل میں کیا کیا خیال آرہے تھے۔۔

س۔۔ سوری شاہ ویز۔۔ وہ دھیمی آواز میں بولی تھی

آئینہ کے بعد ایسا کرنے کا سوچنا بھی مت اس کے گرد اپنا حصار ڈالتے شاہ ویز اسے لیے واپس ہوٹل کی طرف چلا گیا تھا

آنزل کو براق کے ساتھ رہتے ہوئے تین مہینے ہو گئے تھے ان مہینوں میں کافی کچھ بدل گیا تھا جہاں آنزل براق کے قریب آگئی تھی وہاں ہی براق نے اسے ماریہ سے بات کرنا بند کروا دیا تھا وہ ماریہ کو آنزل سے ملنے بھی نہیں دے رہا تھا

کارلا آنزل کے ساتھ ہی سارا دن ہوتی تھی اس سائیکو کی طرف سے دو مہینوں تک کوئی بھی چیز آنزل کو نہیں ملی تھی اسے شک ہوا تھا جیسے کسی نے اسے پاگل کرنے کے لیے یہ کیا ہو مگر پھر وہ براق کے ساتھ رہتی اس کے بارے میں تقریباً بھول ہی چکی تھی براق کے ساتھ وقت گزارنا اسے اچھا لگتا جہاں وہ پہلے ماریہ کی باتوں میں آکر سوچتی تھی کہ وہ براق کو پسند کرتی تھی لیکن اب وہ واقعی ہی براق کو پسند کرنے لگی تھی

براق کے آنے سے پہلے ہی وہ کارلا کو گھر بھیج دیتی تھی اب بھی معمول کے مطابق اس نے کارلا کو بھیج دیا تھا اور لاؤنچ میں بیٹھی ٹی وی دیکھتی براق کا انتظار کر رہی تھی

براق کو گھر میں داخل ہوتے دیکھ کر وہ اٹھی تھی اور مسکراتے ہوئے اس کے قریب گئی تھی براق نے اسے دیکھتے معمول کے مطابق اپنا ایک بازو پھیلایا تھا وہ اس کے گلے لگی تھی براق نے اس کے سر پر اپنا نرم گرم لمس چھوڑا تھا

براق جہاں پہلے خالی گھر میں لوٹنے سے چڑتا تھا اب وہاں ہی آنزل کے ہونے کا سوچتا وہ جلد سے جلد اپنا کام نبٹا کر واپس آجاتا تھا اس کے ساتھ رہنے پر اسے پتا چلا تھا آنزل ویسی نہیں ہے جیسی وہ پہلے سوچتا تھا کیا کیا سارا دن جانِ براق؟؟ براق اسے اپنے حصار میں لیتے ہوئے روم کی طرف جانے لگا تھا

کچھ خاص نہیں۔۔ میں بس سارادن کارلا کے ساتھ باتیں کرتی رہی تھی اب تو ہماری باتیں بھی ختم ہو گئی ہیں سارا دن میرا ٹائم ہی نہیں گزرتا۔۔۔ وہ منہ بگاڑے اس سے شکایت کر رہی تھی سارادن فارغ رہنا بھی اس کے لیے مشکل تھا

بہنم۔۔ اس کے بارے میں بھی کچھ سوچتے ہیں۔۔۔ براق روم میں داخل ہوتا اسے چھوڑتا اپنی ٹائی ڈھیلی کرنے لگا تھا آئزل نے اس کا کوٹ اتار کر سائیڈ پر رکھا تھا

آپ کا دن کیسا گزرا تھا؟؟ آئزل نے اس کے کپڑے الماری سے نکالتے پوچھا تھا معمول کے مطابق ہی تھا کچھ خاص نہیں بس سارادن میننگز اور کام۔۔۔ وہ آج شکل سے ہی زیادہ تھکا ہوا لگ رہا تھا

آپ فریش ہو جائیں میں کھانا لگواتی ہوں۔۔ براق کو کپڑے تھماتی وہ دھیرے سے مسکراتی کمرے سے نکل گئی تھی

دلاور۔۔۔ جو میرا دوست ہے وہ واپس یہاں شفٹ ہو گیا ہے اس نے ہمیں ڈنر کے لیے انوائٹ کیا ہے کل اچھا سا تیار ہو جانا۔۔۔ کھانا کھاتے براق نے اسے بتایا تھا

م۔۔۔ مجھے وہ اچھا نہیں لگتا براق۔۔۔ آئزل نے صاف گوئی سے بتایا تھا

تم تو ابھی تک اس سے صحیح سے ملی بھی نہیں پھر یہ کیسے کہہ سکتی ہو آئزل؟؟۔۔ براق نے حیرت سے پوچھا تھا و۔۔۔ وہ ریسپشن پر مجھے عجیب نظروں سے دیکھ رہا تھا میں کنفر ٹیبل فیل نہیں کرتی براق۔۔۔ وہ صاف صاف اپنے اعتراض کی وجہ بتا رہی تھی براق نے اسے ایک نظر دیکھا تھا

آنزل وہ ایسا نہیں ہے وہ میرا کافی سالوں سے دوست ہے میں اس کے بارے میں جانتا ہوں۔۔ اور میں تمہارے ساتھ ہی موجود ہوں گا اس لیے پریشان مت ہو۔۔۔ براق نے اس کے ٹیبل پر رکھے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے اسے تسلی دی تھی

کھانا کھانے کے بعد میڈ کو ٹیبل سمیٹنے کا بول کر آنزل روم میں آئی تھی جہاں براق بیڈ پر بیٹھا اسی کا انتظار کر رہا تھا وہ اپنا نائیٹ سوٹ پہنچ کرتی بیڈ پر آئی تھی

مجھے آپ نے کبھی اپنی فیملی کے بارے میں نہیں بتایا براق؟؟ آنزل نے آج اپنا نک اس سے پوچھا تھا

میری فیملی میں کوئی نہیں ہے۔۔۔ براق نے لب بھیج کر جواب دیا تھا

کیا؟

کچھ نہیں آنزل میں اس بارے میں بات نہیں کرنا چاہتا۔۔ براق سنجیدگی سے بولا تھا آنزل نے ہلکے سے سر ہلایا تھا

تم بتاؤ تمہاری فیملی میں کون کون ہے؟؟

موم ڈیڈ اب اس دنیا میں نہیں ہیں کچھ عرصے پہلے ان کی ایکسیڈینٹ میں ڈیٹھ ہو گئی تھی وہ ادا سی سے بولی تھی اس کی آنکھوں میں نمی چمکی تھی براق نے بے ساختہ اس کے گرد حصار ڈال کر اسے خود میں بھیجنا تھا

آئی ایم سوری۔۔ براق دھیمی آواز میں بولا تھا

اٹس اوکے۔۔ وہ بھاری آواز میں بولی تھی براق کے حصار میں وہ سکون محسوس کر رہی تھی آج اسے کافی عرصے بعد محسوس ہوا تھا کہ کوئی ہے جو اس کی بھی فکر کرتا تھا۔۔۔

شاہ ویز پاکیزہ کو اپنے ساتھ ڈنر پر لایا تھا وہ دونوں اس وقت اسلام آباد کے مشہور ریسٹورنٹ میں بیٹھے کھانا کھا رہے تھے پاکیزہ سکُنِ فراک میں شاہ ویز کے سامنے بیٹھی اس سے مسکراتے ہوئے باتیں کر رہی تھیں شاہ ویز کی نظریں آج پاکیزہ سے ہٹنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھیں پاکیزہ نے پہلے اپنے بال بھی کھولے تھے جس میں وہ انتہائی حسین لگ رہی تھی مگر شاہ ویز نے اس کے بال بند ہوا دیے تھے

شاہ ویز مجھے آئس کریم کھانی ہے۔۔۔ وہ کھانا کھاتی جھٹ سے بولی تھی

ابھی تم تھوڑی دنوں پہلے ہی بارش میں بیمار پڑی تھی پاکیزہ اور اب دوبارہ آئس کریم کھلا کر میں تمہیں بیمار نہیں کر سکتا۔۔۔ وہ اسے تنگ کر رہا تھا اور نہ جانتا تھا آئس کریم اس کا کچھ نہیں بگاڑنے والی۔۔۔

شاہ ویز۔۔۔ وہ التجا یہ بولی تھی

بہنم۔۔۔ اس بارے میں سوچا جاسکتا ہے مگر تمہیں کچھ کرنا ہو گا پاکیزہ۔۔۔ وہ آنکھوں میں شرارت لے کر اسے دیکھ رہا تھا

آپ جو کہیں گے میں کروں گی۔۔۔ وہ اس کی پوری بات سنے بغیر فوراً مان گئی تھی شاہ ویز نے اپنی مسکراہٹ دبا کر اس کے لیے آئس کریم منگوائی تھی

میری جان آج جتنی چاہو اتنی آئس کریم کھا لو۔۔۔ شاہ ویز کی بات نے اس کی آنکھیں چمکادیں تھیں

کھانے کے بعد شاہ ویز اسے لیتا واپس ہو ٹل آچکا تھا

پاکیزہ تمہیں اپنی بات یاد ہے نہ جو تم نے ریسٹورنٹ میں کی تھی۔۔۔ شاہ ویز اس کو کمر سے تھام کر اپنے ساتھ لگے کھڑا تھا

پاکیزہ نے اس کی بات پر دھیرے سے سر ہلایا تھا اسے خطرے کی گھنٹیاں سنائی دے رہی تھیں اس نے مشکوک نگاہوں سے معصومیت سے شاہ ویز کی طرف دیکھا تھا

اب مجھے یہاں، یہاں اور یہاں کس دو۔۔ وہ بے شرمی سے اپنے ماتھے اور دائیں بائیں گال کی طرف اشارہ کرتا بولا تھا

پاکیزہ نے آنکھیں پھیلا کر اسے دیکھا تھا شرم سے وہ سرخ پڑ گئی تھی وہ اس بار برا بھنسی تھی شاہو۔۔۔

تمہیں میں نے آئس کریم کھلائی نہ اب تم اپنی بات پوری کرو میری جان۔۔ ورنہ اگلی بار نہ آئس کریم کھانے دوں گا نہ ہی بارش میں کبھی ہنچوائے کرنے دوں گا اس کے گال کو محبت سے سہلاتے شاہ ویز نے اسے دھمکایا تھا اب آپ میرے ساتھ ایسا کریں گے شاہو۔۔۔۔۔ پاکیزہ نے منہ پھولا کر پوچھا۔۔۔۔۔

بھمم۔۔ شاہ ویز نے ہاں میں سر ہلایا تھا شاہو اپنی آنکھیں بند کریں۔۔ شاہ ویز نے فوراً اپنی آنکھیں بند کی تھیں آئزل ہارمانتی شاہ ویز کا چہرہ تھا متی پنجوں کے بل اوپر ہوئی تھی اس نے محبت سے اپنا لمس اس کے ماتھے پر اور باری باری دونوں رخساروں پر چھوڑا تھا اس کا لمس محسوس کرتا شاہ ویز مسکرا رہا تھا

وہ فوراً نیچے ہوتی شرم سے سرخ پڑتی اس کے سینے میں منہ چھپا گئی تھی شاہ ویز اس کی حرکت پر دھیرے سے ہنسا تھا

میری معصوم جان۔۔۔ وہ بڑبڑایا تھا اور اس کے گرد اپنا حصار مضبوط کر چکا تھا

آنزل براق کے ساتھ دلاور کے گھر جا رہی تھی، جہاں ان کے ڈنر کا انتظام کیا گیا تھا وہ جانا تو نہ چاہتی تھی مگر براق کو منع بھی نہیں کر سکتی تھی اس لیے وہ اب مجبوراً جا رہی تھی

تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں اگر تم انکمفر ٹیبل فیل کرو گی تو ہم جلد ہی واپس چلے جائیں گے۔۔۔ براق نے کار روکتے ہوئے آنزل سے کہا تھا آنزل نے آہستہ سے اپنا سر بلایا تھا اور وہ باہر نکلے تھے جہاں دلاور اپنی وائف ایلن کے ساتھ کھڑی تھی ان سے ملنے کے بعد وہ اندر گئے تھے جہاں وہ ان کے ایک پیٹے سے ملے تھے جو ان سے مل کر چلا گیا تھا

دلاور نے آنزل کے ساتھ نارمل ہی بات کی تھی اس کے بعد وہ دلاور کی وائف ایلن سے بات کرنے لگ پڑی تھی اسے پتا چلا تھا کہ وہ دلاور کی دوسری بیوی ہے اور ان دونوں کی شادی کو دس سال ہو گئے تھے آنزل کو یہ باتیں جان کر عجیب لگا تھا کیونکہ اس کے مطابق اگر وہ ایلن کی جگہ ہوتی تو کسی کو نہ بتاتی۔۔۔

مجھے دلاور نے جب بتایا تھا کہ براق نے شادی کر لی ہے تو مجھے بہت حیرانی ہوئی تھی ہم اسے کافی عرصے سے شادی کا بول رہے تھے مگر وہ ہماری بات ہی نہیں مان رہا تھا۔۔۔ اس کی بات پر آنزل نے بس اسے ایک نظر دیکھا تھا وہ کیا جواب دے اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا

ویسے یہ بتاؤ براق تم سے کافی بڑا ہے پھر تم نے اس سے شادی کیوں کی گولڈ ڈگر تو تم لگتی نہیں ہو اور میرے

خیال سے محبت بھی تم براق سے نہیں کرتی۔۔۔ ایلن نے اس پر بھرپور نظر ڈالتے طنزیہ کہا تھا

میں نے براق سے شادی کیوں کی ہے یا براق نے مجھ سے شادی کیوں کی ہے یہ مجھے آپ کو بتانے کی ضرورت نہیں۔۔۔ آنزل نے مشکل سے اپنا منہ تاغصہ روکا تھا

ہنہ۔۔۔ سچ کڑوا ہی ہوتا ہے۔۔۔ اس کی بات کا مطلب آنزل سمجھ رہی تھی

ہم۔۔۔ آپ بتائیں آپ نے ایک بیٹے کے باپ سے شادی کیوں کی۔۔۔ طنزیہ مسکراہٹ چیرے پر سجائے

آنزل نے اس سے پوچھا تھا

کہیں آپ بھی تو گولڈ ڈگر نہیں۔۔۔۔۔ وہ اس کو اچھا خاصا تپا چکی تھی اس سے پہلے کہ ایلف اسے کوئی جواب دیتی میڈ

نے ڈنر کا بتایا تھا وہ سب لوگ اس کے بعد ڈنر کرنے لگے تھے

تھینک یو فور دس ڈنر۔۔۔۔۔ وہ لوگ جانے ہی والے تھے جب آنزل مسکراتے ہوئے دلاور کی طرف دیکھتی بولی

تھی ایک نظر وہ ایلف پر ڈالتی منہ بگاڑتی واپس آگئی تھی اسے بالکل امید نہیں تھی اسے دلاور کی بیوی اتنی زہر لگے

گی۔۔۔۔۔

براق۔۔۔

بمبم۔۔۔۔۔ براق نے اس کی طرف سوالیہ نگاہوں سے دیکھا

میرا بھی گھر جانے کو دل نہیں کر رہا۔۔۔۔۔ وہ اس کی طرف دیکھتی بولی تھی

www.urdu novels mania.com

براق نے اس کو کوئی جواب دینے کی بجائے گاڑی کا رخ موڑ لیا تھا

اب ہم کہاں جا رہے ہیں؟؟ اس نے دوبارہ پوچھا

یہ تو سر پر اتر ہے وہ ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ بولا تھا ہم آفس کیوں آئے ہیں؟؟ وہ آفس کی بلڈنگ کے سامنے

گاڑی کے روکنے پر براق سے پوچھ رہی تھی

ویٹ کروا بھی پتا چل جائے گا۔۔۔ وہ گاڑی پارک کرتا گاڑز کو ایک نظر دیکھتا اس کا ہاتھ پکڑتا اسے اندر لے گیا تھا لفٹ میں داخل ہوتے براق نے اس کا چہرہ دیکھا تھا جو منہ پھولائے کھڑی تھی جیسے آفس آنا اسے اس وقت زہر لگ رہا تھا

لفٹ سب سے اوپر والے فلور پر جا کر رکی تھی براق آنرل کا ہاتھ پکڑے اسے باہر ٹیرس پر لایا تھا جہاں سے شہر کا کافی حصہ دکھائی دے راہِ تھارات کے وقت نیویارک شہر میں صحیح رونق ہوتی تھی ہر کوئی کہیں نہ کہیں گھومنے کے لیے رات کو نکلے ہوتے تھے

ہلکی ہلکی چلتی ہو ا ماحول کو مزید اچھا بنا رہی تھی براق نے اس کو پیچھے سے اپنے حصار میں لیا تھا اور اس کے کندھے پر اپنی ٹھوڑی ٹکائی تھی

وہ براق کے ساتھ ٹیرس کے بالکل کونے پر کھڑی تھی وہ کسی بات پر ہنس رہی تھی براق بھی اس کی بات پر ہنس رہا تھا براق کی طرف مڑتے آنرل کی نگاہ اس کے پیچھے کھڑے ایک شخص پر پڑی تھی وہ شخص اس کو دیکھتے مسکرایا تھا اس سے پہلے کہ وہ چیخی مارتی پیچھے سے براق کو زوردار دھکا دیا گیا تھا جس سے براق سیدھا آنرل میں لگا تھا جس سے وہ آگے کو ہوتی ٹیرس سے نیچے کی طرف گری تھی ایک زوردار چیخ اس کے حلق سے نکلی تھی

آنرل۔۔۔۔۔ آنرل۔۔۔۔۔ براق نے اسے جھنجھوڑ کر اٹھایا تھا آنرل نے اٹھتے ہی اسے نا سمجھی سے دیکھا تھا اور بات کے سمجھتے ہی اس نے براق کو گلے لگایا تھا وہ براق کے ساتھ ایک طرف بیٹھے ہوئے ہی سو گئی تھی۔۔۔۔۔ وہ مجھے لگا۔۔۔ وہ اسے اپنے خواب کے بارے میں بتانے والی تھی مگر اس نے خود کو روکا تھا

اُس اوکے وہ خواب تھا آجواب گھر چلتے ہیں۔۔۔ اس کے سر پر لب رکھتا براق بولا تھا اس نے آنزل کو کھڑا کرنا چاہا تھا جب وہ لڑکھرائی تھی براق نے اسے اپنے بازوؤں میں اٹھایا تھا اس نے اپنا سر براق کے سینے سے ٹکایا تھا اس کا دل خوف سے ابھی تک دھڑک رہا تھا آج اتنے دنوں بعد اس شخص کا خیال اس کے ذہن میں آنا اسے یہ سمجھ نہیں آرہی تھی

پاکیزہ اور شاہ ویز کو اسلام آباد سے واپس آئے کافی دن ہو گئے تھے مہرین بھی کچھ دنوں بعد گھر آگئی تھی اس نے گھر آتے ہی شاہ ویز کو وارث والی بات یاد دلائی تھی جس پر شاہ ویز نے یہ کہہ کر اسے تسلی دی تھی کہ پاکیزہ کے ابھی پیپرز ہونے والے ہیں اس کے بعد وہ سوچے گا۔۔

پاکیزہ آج کل اپنے پیپرز میں مصروف تھی شاہ ویز نے اپنی ماں سے پاکیزہ کے ساتھ رویہ درست کرنے کی سفارش بھی کی تھی جس پر عمل کرتے ہوئے مہرین آج کل پاکیزہ سے اچھے سے بات کر رہی تھی یہاں تک اس کا خیال بھی بہت رکھ رہی تھی پاکیزہ مہرین کے جہاں اس بد لاؤ پر حیران تھی وہاں ہی مہرین کی محبت اور توجہ پر خوش بھی تھی اس بات سے بے خبر کے وہ اس کے ساتھ کیا کرنے والی تھی

پاکیزہ لاؤنچ میں بیٹھی اپنے میتھ کے سوال سولو کر رہی تھی جب مہرین لاؤنچ میں آئی تھی پاکیزہ مہرین کو دیکھ کر ہلکا سا مسکرائی تھی

نازیہ پاکیزہ کے لیے دودھ کا گلاس لے کر آؤ پڑھ پڑھ کر دیکھو اس نے اپنی کیا حالت بنالی ہے۔۔۔ مہرین کے متفکرانہ لہجہ سن کر پاکیزہ کی مسکراہٹ گہری ہوئی تھی

مما مجھے کچھ نہیں ہوا۔۔۔ دیکھیں بالکل ٹھیک ہوں۔۔۔ اس نے جواب دیا تھا نازیہ اس کے لیے دودھ کا گلاس لائی تھی اس نے وہ گلاس پاکیزہ کو پکڑا یا تھا جس نے اسے پکڑتے ایک ہی سانس میں پینا شروع کیا تھا پاکیزہ آہستہ آہستہ پیو۔۔۔ مہرین نے پاکیزہ کو ڈاٹھا تھا پاکیزہ شرمندہ سی ہوتی چھوٹے چھوٹے گھونٹ لینے لگ پڑی تھی

اسلام علیکم! گھر میں داخل ہوتے ہوئے شاہ ویز پاکیزہ اور مہرین کو مسکراتے ہوئے ایک دوسرے سے بات کرتے دیکھ کر اس کو اپنے اندر سکون اترتا ہوا محسوس ہوا تھا

وعلیکم السلام! دونوں نے بیک وقت شاہ ویز کو دیکھ کر جواب دیا تھا شاہ ویز کو دیکھ کر معمول کے مطابق پاکیزہ کی آنکھیں چمکیں تھیں

کیا باتیں ہو رہی تھیں؟؟ مہرین کے پاس بیٹھتے ہوئے شاہ ویز نے پوچھا تھا

کچھ نہیں بس یہ پاکیزہ کو سمجھا رہی تھی اپنا خیال رکھے پڑھ پڑھ کر اس نے اپنی حالت بگاڑ لی ہے۔۔۔۔ مہرین کی باتوں پر شاہ ویز کی متفکرانہ نگاہیں پاکیزہ کی طرف مڑی تھی وہ معمول کے مطابق ڈل لگ رہی تھی

ہممم۔۔۔ موم بالکل ٹھیک کہہ رہی ہیں پاکیزہ جاؤ جا کر فریش ہو کر آؤ مجھے ایسا لگ رہا ہے تم نے ابھی گر جانا ہے۔۔۔

شاہ ویز۔۔۔ اس نے کچھ بولنا چاہا تھا جب شاہ ویز نے اسے گھورا تھا وہ فوراً اپنی چیزیں سمیٹتی کمرے میں بھاگی تھی

کیا ہوا شاہ ویز تھکے ہوئے لگ رہے ہو؟؟ آفس میں سب کچھ صحیح جا رہا ہے؟ مہرین نے اس سے پوچھا تھا

جی سب کچھ صحیح جا رہا ہے وہ بس حیدر کی آج کل مدد کر رہا ہوں اس لیے زیادہ تھک جاتا ہوں ایک اچھی سی کافی بنو ادیں بہت تھکاوٹ ہو رہی ہے۔۔ شاہ ویز صوفے پر سر رکھ کر آنکھیں موند گیا تھا نازیہ کو کافی بنانے کا بول کر مہرین آہستہ سے اس کے بالوں میں انگلیاں پھیرنے لگی تھی

وہ اپنی نائی پہنے واشروم سے باہر آئی اس کی نظر بے ساختہ بیڈ پر گئی جہاں براق لیٹا آنکھوں پر چشمہ لگائے کوئی کتاب پڑھ رہا تھا وہ اپنی نائی کی ڈوریوں کو کستی ہوئی بیڈ کے قریب آئی۔۔۔

براق نے ایک نظر سرسری سی آنزل پر ڈال کر ہٹانی چاہی مگر اس کا حولیہ دیکھ کر اس نے جھٹکے سے اپنی آنکھیں دوبارہ اٹھا کر آنزل کو دیکھا جواب دوسری طرف سے بیڈ پر چڑھ کر جلدی سے کمفرٹ اوڑھ چکی تھی۔۔۔۔۔ براق نے اپنے ہاتھ میں موجود کتاب اور چشمہ سائیڈ پر رکھا اور جھٹکے سے آنزل کے اوپر سے کمفرٹ کھینچا۔۔۔۔۔ آنزل نے ہڑبڑا کر اپنی ٹانگیں سمیٹنی چاہی تھی مگر براق کی گھوری نے اسے ایسا کرنے سے روک دیا تھا۔۔۔۔۔ براق کی نظریں ساختہ آنزل کے سر اُپے پر ٹھہر سی گئی تھیں وہ سیولیس نائی پہنے اب سرخ چہرہ لیے اس کے لیے سر اُپے امتحان بنی بیٹھی تھی۔۔۔۔۔

یہ کیوں پہنی ہے؟؟ کوئی خاص مقصد؟؟؟

وہ گھمبیر آواز میں اس کی بیوٹی بون پر نرمی سے اپنی انگلی پھیرتا ہوا پوچھنے لگا۔۔۔۔۔

ن۔۔۔ نہیں۔۔۔ وہ ک۔۔۔ کوئی اور نائی۔۔۔ نائٹ ڈ۔۔۔ ڈریس نہیں تھا اس وجہ سے میں نے یہ ہی پہن لیا۔۔۔۔۔

آنزل لڑکھڑاتے لہجے میں نظریں جھکائے سرخ چہرے کے ساتھ بولی۔۔۔ براق کا لمس محسوس کر کے اس کا تنفس بگڑ رہا تھا۔۔۔

براق نے اس کی بات پر ہنکار بھرا اور دو انگلیاں اس کی ٹھوڑی کے نیچے ٹکا کر اس کا چہرہ اوپر کو اٹھایا تھا۔۔۔ کیا چاہتی ہو۔۔۔ جو اپنے جذبات پر بند باندھے بیٹھا ہوں وہ توڑ دوں۔۔۔ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر براق پوچھنے لگا۔۔۔۔

اس کی بات پر آنزل کا چہرہ مزید سرخ ہوا تھا اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ کیا جواب دے وہ اپنی ہی سوچوں میں گم تھی کہ کیا جواب دے جب اسے براق کا لمس اپنے گال پر محسوس ہوئی اس کی نظریں بے ساختہ براق کی طرف اٹھی تھیں جس نے اس کا گال محبت سے چوما تھا

ب۔۔ براق۔۔۔ کپکپاتی آواز میں اس نے براق کو پکارا تھا براق اس کی آواز کو نظر انداز کر کے اب اس کا چہرہ ہاتھوں میں بھرا اس کے دوسرے گال پر اپنا لمس چھوڑ رہا تھا

www.urdu novels mania
www.urdu novels mania.com

میں کہوں تو بس وہ سنا کرے

میری فرصتیں میرے مشغلے

سب ہی اپنے نام کیا کرے

کوئی بات ہو کسی شام کی

جو سنانے بیٹھوں اُسے کبھی

وہ سُنے تو سُن کے ہنسا کرے
 جو میں کہوں چلو اُس نگر
 جہاں جگنوؤں کا ہجوم ہو
 وہ پلٹ کے دیکھے میری طرف
 اور مجھ کو پاگل کہا کرے
 بس میرے ساتھ چلا کرے

اس کے کان کے قریب جھکتے ہوئے اس نے گھمبیر لہجے میں کہا تھا آئزل نے زور سے اپنی آنکھیں میچی ہوئی تھیں وہ چہرے سے لے کر گردن تک ساری شرم سے سرخ پڑ رہی تھی براق نے دھیرے سے اس کی کان کی لو کو چوما تھا اس کا لمس اپنے چہرے پر جا بجا محسوس کر کے آئزل اک دل باہر آنے کو کر رہا تھا لیکن وہ آنکھیں بند کیے اس کا لمس محسوس کر رہی تھی

ایک مہینہ ہو چکا تھا پاکیزہ اور مہرین کے درمیان ٹھیک ہوئے شاہ ویز کو جہاں پہلے ہر وقت پاکیزہ کی ٹینشن رہتی تھی وہاں ہی اب وہ پرسکون۔۔۔ آج اسے آفس سے واپس آتے ہوئے کافی دیر ہو گئی تھی وہ معمول کے مطابق گھر میں داخل ہوا تھا مگر معمول کے برخلاف گھر کی لائٹس آف دیکھ کر وہ پریشان ہوا تھا موم؟ پاکیزہ؟؟ اچانک لائٹس آن ہوئی تھیں اس کے کانوں میں مہرین اور پاکیزہ کی آواز پڑی تھی

پیشی برتھ ڈے ٹویو۔۔۔

پہلی برتھ ڈے ٹویو۔۔۔

وہ ان کو دیکھ کر مسکرایا تھا اسے بھول ہی گیا تھا کہ آج اس کا برتھ ڈے بھی ہے وہ ان کے پاس آیا تھا اور

دونوں کے گرد اپنا حصار ڈالتے وہ ان کے درمیان کھڑا ہو گیا تھا

کیمک کاٹیں شاہو۔۔۔ پاکیزہ نے اسے کیمک کاٹنے کا کہا تھا شاہو ویز نے اس کی بات سنتے ہی ناٹف اٹھا کر کیمک

کاٹا تھا اور باری باری اس نے دونوں کو کھلایا تھا

مہرین نے اسے ڈھیروں دعائیں دی تھی مہرین اور پاکیزہ کے ساتھ اس نے خوشگوار ماحول میں ڈنر کیا تھا اس

کو یقین ہی نہیں آ رہا تھا مہرین اور پاکیزہ نے یہ مل کر کیا تھا

تھوڑی دیر مہرین ان سے باتیں کرنے کے بعد اپنے روم میں چلی گئی تھی تب ہی شاہو ویز بھی پاکیزہ کو لے کر روم

میں چلا گیا تھا

روم میں داخل ہوتے ہی اس نے ایک گہری نگاہ پاکیزہ کے سر پر ڈالی تھی جو سرخ ساری میں اس کی

آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچا رہی تھی اس کا نازک وجود ساری میں مزید دلکش لگ رہا تھا

وہ شاہو ویز کی نظروں سے کنفیوز ہوتی جلدی سے الماری کی طرف کپڑے نکالنے کی نیت سے بڑھ رہی تھی جب

پچھلے سے شاہو ویز نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے اپنے سینے سے لگایا تھا اس کو گہرا ہٹ محسوس ہونے لگی

تھی شاہو ویز کی گرم سانسیں اور اس کا اپنی گردن پر محسوس کرتے اس کے گہرا ہٹ سے پسینے چھوٹنے لگ

پڑے تھے

میری جان۔۔۔ شاہ ویز اس کا سرخ چہرہ دیکھ کر ہلکا سا ہنسا تھا اس نے اس کا سرخ گال شدت سے چوما تھا پاکیزہ نے اپنی آنکھیں زور سے میچیں تھیں آج تو اسے شاہ ویز کا انداز ہی الگ لگ رہا تھا وہ بہک رہا تھا اس کے نازک وجود پر اپنا لمس چھوڑتا وہ اس کے وجود میں گم ہو رہا تھا پاکیزہ کا ہولے سے کانپتا وجود وہ اچھے سے محسوس کر سکتا تھا

شاہو مجھے ڈر لگ رہا ہے۔۔۔ وہ دھیمی کپکپاتی آواز میں سرگوشیاں بولی تھی شاہ ویز نے اس کا رخ اپنی جانب موڑا تھا اور اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں تھامتے اس نے اس کی نظروں کا رخ اپنی طرف کیا تھا مجھ پر بھروسہ ہے؟؟ اس نے اس کی ناک کو محبت سے چومتے پوچھا تھا پاکیزہ نے اس کے سوال پر جھٹ سے اپنا سر بلایا تھا بے شک وہ اس پر خود سے زیادہ بھروسہ کرتی تھی اس کا جواب ملتے ہی شاہ ویز نے اس کی سانسون کو قید کیا تھا پاکیزہ کو اپنی جان ہوا ہوتی ہوئی محسوس ہوئی تھی اس نے بے ساختہ شاہ ویز کے کندھے کو دبوا چا تھا شاہ ویز اس کی سانسون کو آزادی بخشا اسے اٹھائے بیڈ پر لے گیا تھا

آج کارلائیں آئی تھی اس وجہ سے پاکیزہ پورے گھر میں بولائی بولائی پھر رہی تھی وہ اس وقت اوپر والے فلور پر جا رہی تھی جو زیادہ تر بند رہتا تھا جب اس کے موبائل پر کسی کی کال آئی تھی اس نے ان ناؤن نمبر دیکھ کر کسی جاننے والے کا سوچ کر کال اٹھائی تھی

ہیلو؟؟

آنزل؟؟۔۔۔ دوسری طرف سے ماریہ کی جانی پہچانی آواز سن کر وہ جہاں حیران ہوئی تھی وہاں خوش بھی ہو گئی تھی کیونکہ براق کی وجہ سے وہ ماریہ سے بات نہیں کر رہی تھی

یار بہت بے وفا ہو تم شادی کے بعد کیسے بدل گئی ہو ہمیں تو بھول ہی گئی ہو ہم بھی تمہارے دوست تھے شاید تم بھول رہی ہو میں نے ہی تمہیں احساس دلایا تھا کہ تم براق کو پسند کرتی ہو۔۔۔۔

سوری ماریہ وہ میری سیفٹی کی وجہ سے براق مجھے گھر سے کم ہی نکلنے دیتے ہیں۔۔۔ اس نے بہانہ بنایا تھا بس کرو آنزل جھوٹ کم بولو صاف صاف بتاؤ کہ تمہیں ہم جیسی مڈل کلاس دوستوں سے کوئی تعلق نہیں رکھنا بلکہ اب تو تمہاری دوستیں بھی امیر ہی ہوں گی۔۔۔ اس کا لہجہ کاٹ دار تھا

ماریہ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔ آنزل اسے بتانے کی کوشش کر رہی تھی

اگر ایسی بات نہیں ہے تو مجھ سے ملنے آؤ مجھے تمہاری یاد آرہی ہے۔۔۔ ماریہ اب کی بار نرم لہجے میں بولی تھی آنزل چاہ کر بھی منع نہ کر پائی تھی وہ ماریہ کی بات پر اسے ملنے کی جگہ اور ٹائم کا پوچھ کر وہ تیار ہونے چلی گئی تھی براق نے اسے بتایا تھا وہ آج لیٹ گھر آئے گا اس لیے اسے زیادہ ڈر نہیں لگ رہا تھا وہ تیار ہوتی میڈ کو ایک ضروری کام سے جانے کا بتا کر وہ اپنی کار جو براق نے ہی اسے پچھلے مہینہ لے کر دی تھی اسے لے کر ماریہ سے ملنے گئی تھی

مطلوبہ ریسٹورنٹ میں پہنچ کر وہ ماریہ کو ایک ٹیبل پر بیٹھے دیکھ کر فوراً اس کے پاس گئی تھی اور گلے لگ کر اسے ملی تھی

اس سے مل کر جب آنزل بیٹھنے لگی تھی تب آنزل کی نگاہ انھی کے ٹیبل پر بیٹھے ایک لڑکے پر پڑی تھی آنزل نے سوالیہ نگاہوں سے ماریہ کو دیکھا تھا

یہ میرا دوست ہے عادل۔۔۔ یہ بس تھوڑی دیر تک چلا جائے گا۔۔۔ ماریہ بول کے سامنے عادل کے ساتھ بیٹھ گئی تھی

وہ اب باتیں کرنے میں مصروف تھے عادل بھی ان کے ساتھ ہی باتیں کر رہا تھا اس نے انھیں کوئی جوک سنایا تھا جس پر آنزل بے ساختہ ہنسی تھی اسی وقت کیمرے کی آنکھ نے اس کی یہ تصویریں محفوظ کر لیں تھیں اور فوراً یہ تصویریں براق کو سینڈ کی گئی تھی

دوسری طرف براق جس کی آدھے گھنٹے تک ایک میننگ تھی وہ اس میں مصروف تھا جب موبائل پر آنزل کی تصویریں دیکھ کر وہ ٹھٹھکا تھا اور اسے کسی لڑکے کے ساتھ بیٹھ کر ہنستے دیکھ کر غصے سے اس کی گرفت موبائل پر مضبوط ہوئی تھی وہ ایما کو میننگ کینسل کرنے کا بول کر واپس گھر چلا گیا تھا تاکہ آنزل سے استفسار کر سکے کہاں گئی تھی؟؟ وہ گھر میں داخل ہوئی ہی تھی جب براق کی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی وہ براق کو دیکھتی ایک دم گھبرا گئی تھی اسے لگا تھا وہ رات کو واپس آئے گا

آپ اتنی جلدی آگئے؟؟ اس نے مسکرا کر براق کی بات انگور کرنا چاہی تھی میں نے پوچھا کہاں گئی تھی۔۔۔ براق کے لہجے کی سختی پر وہ ایک پل کو سہم سی گئی تھی م۔۔۔ میں ماریہ سے ملنے گئی تھی۔۔۔ اس نے ڈرتے ڈرتے جواب دیا۔۔۔

جھوٹ بول رہی ہو مجھ سے۔۔۔ وہ ایک غصے سے کھڑا ہوتا اس کے قریب آیا تھا اس کا بازو اپنی مضبوط گرفت میں لیتے براق نے اسے گھورا تھا

ننن۔۔۔ نہیں سچ بول رہی ہوں۔۔۔ وہ براق کی سانسیں اپنے چہرے پر محسوس کرتی کپکپاتی آواز میں بولی تھی اچھا تم سچ بول رہی ہو تو یہ کیا ہیں؟ وہ اپنے موبائل میں سے کچھ تصویریں نکال کر دکھاتا ہوا غصے سے بولا تھا ان تصویروں میں آنزل کسی لڑکے کے ساتھ ریسٹورنٹ میں بیٹھی ہنس رہی تھی۔۔۔

اب بتاؤ کون ہے یہ لڑکا؟ اس کا منہ دبوچے وہ سخت لہجے میں پوچھ رہا تھا آنزل کی جان ہوا ہو رہی تھی مجھے سخت نفرت ہے جھوٹ بولنے اور دھوکہ دینے والوں سے اور اپنی ملکیت کو دوسرے مردوں کے ساتھ ہنستے دیکھنا مجھے بالکل برداشت نہیں۔۔۔۔

ی۔۔۔ یہ ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔ وہ اس کی باتوں سے ڈر گئی تھی براق نے اس کے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر اسے چپ کروایا تھا

اگر ایسا کچھ نہیں ہے تو کہاں سے آرہی ہو؟؟ براق کا دل کر رہا تھا وہ آنزل کا حال بے حال کر دے

ی۔۔۔ یہ ماریہ کا دوست تھا میں ماریہ سے ملنے گئی تھی یہ بھی وہاں موجود تھا میرا یقین کریں براق ماریہ بھی میرے ساتھ یہاں بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔ وہ اسے اپنی صفائی دے رہی تھی

منع کیا تھا نہ ماریہ سے ملنے یا بات کرنے سے۔۔۔۔ براق نے سپاٹ لہجے میں اسے یاد دلایا تھا

و۔۔۔ وہ ب۔۔۔ براق وہ میری دوست ہے۔۔۔ اس نے کمزور سی دلیل دی تھی

وہ تمہاری دوست ہے تو میں تمہارا شوہر ہوں۔۔۔ اس کو بازو سے پکڑ کر جھنجھوڑتے ہوئے براق نے اسے یاد دلایا تھا

میری بات زیادہ اہمیت رکھتی ہے یا وہ تمہاری دوست کی جو پتا نہیں کیا گندگی تمہارے دماغ میں بڑھتی ہے۔۔۔ براق وہ ایسی نہیں ہے۔۔۔ آنزل نے اس کی طرف داری کرنا چاہی تھی

تم سے زیادہ دنیا دیکھی ہے مجھے تم سے بہتر پتا ہے وہ کیسی ہے؟ اور آئینہ کے بعد تم سے دوبارہ نہیں ملو گی۔۔۔ براق ہنکار بھرتا بولا تھا

وہ میری واحد دوست ہے میں اسے کبھی ملنا نہیں چھوڑوں۔۔۔ چٹاخ۔۔۔ ایک بات یاد رکھو یہ میرا گھر ہے تم میری بیوی یا اور یہاں صرف میری مرضی چلے گی۔۔۔ اس کو تھپڑ مارتے براق دھاڑا تھا

آنزل نے منہ پر ہاتھ رکھ کر بے یقینی سے اسے دیکھا تھا براق کو تھپڑ مارنے کے بعد احساس ہوا تھا اس نے یہ کیا کیا ہے۔۔۔

سوری آنزل میرا ایسا ارادہ نہیں تھا۔۔۔ اگے بڑھتے براق نے اسے اپنے حصار میں لینا چاہا تھا مگر وہ پیچھے ہٹتی اپنے کمرے میں بھاگ گئی تھی براق بھی پیشیاں سا اپنا ماتھا مستلاروم میں جانے کی بجائے تھوڑی دیر باہر واک کرنے چلا گیا تھا

پاکیزہ صبح اٹھی تو خود کو شاہ ویز کے حصار میں پا کر وہ سر تاپاؤں سرخ پڑ گئی تھی اس نے آہستہ سے اپنی انگلی شاہ ویز کے چہرے پر پھیری تھی دھیرے سے اس نے اس کی بند پلکوں کو چھوا تھا ڈر بھی تھا کہ کہیں شاہ ویز اٹھ نہ جائے۔۔۔

جب اس کی انگلی شاہ ویز کے ہونٹوں کے قریب گئی تب شاہ ویز نے اپنے لب جدا کرتے اس کی انگلی کو ہولے سے اپنے دانتوں میں دبایا تھا

آہہ۔۔۔ پاکیزہ نے آنکھیں پھیلا کر شاہ ویز کو دیکھا تھا جو مسکراتی نگاہوں سے اس کی جانب ہی متوجہ تھا
 ی۔۔۔ یہ کیا کر رہے شاہ ویز۔۔۔ چھوڑیں میری انگلی۔۔۔ وہ ہنسنے لگا اس کے ہونٹوں سے اپنی انگلی نکال پائی تھی
 نیند میں کسی کو گھورنا بہت غلط بات ہے میری جان۔۔۔ وہ اسے تنگ کر رہا تھا پاکیزہ اس کی بات پر پل میں
 شرمندگی سے مزید سرخ ہوئی تھی

مگر آ۔۔۔ آپ تو میرے شوہر ہیں نہ۔۔۔ وہ منمنائی وہ بیڈ سے اٹھنا چاہتی تھی مگر شاہ ویز کے حصار کی وجہ سے وہ
 اٹھ نہیں پارہی تھی

بابا۔۔۔ شاہ ویز اس کی بات پر ہنسا تھا اس نے دھیرے سے جھکتے اس کے سر کو چوما تھا
 آ۔۔۔ آپ۔۔۔ لیٹ ہو جائیں گے شاہ ویز۔۔۔ اس کا لمس اپنی گردن پر محسوس کرتے پاکیزہ کی جان پر بن آئی
 تھی

www.urdu novels mania.com

میرا آج آفس جانے کا ارادہ نہیں ہے۔۔۔ وہ اپنی مسکراہٹ دباتا بولا تھا
 ش۔۔۔ شاہ ویز۔۔۔ شاہ ویز نے اس کا گال چوما تھا شاہ ویز کے تھوڑا فاصلے پر ہونے پر اس نے جھٹ سے اپنا چہرہ
 ہاتھوں میں چھپایا تھا

شاہ ویز کی خود پر گرفت کمزور پڑتے ہی وہ فوراً اٹھ کر واشروم بھاگی تھی لیکن اپنے پیچھے سے شاہ ویز کا قہقہہ سن کر
 وہ مزید سرخ ہوئی تھی

شاہ ویز اس کے جانے کے بعد بھی خود بھی اٹھا تھا آج اس نے آفس تو نہیں جانا تھا مگر ایک ضروری کام سے جانا تھا وہ پاکیزہ کے واشروم سے آنے کے بعد خود فریش ہو کر اسے اور مہرین کو اپنے جانے کا بتا کر چلا گیا تھا اس کو خوش دیکھ کر اندر ہی اندر مہرین جل رہی تھی مگر وہ ضبط سے اپنے چہرے پر زبردستی کی مسکراہٹ سجائے پاکیزہ کا شر میلاروپ دیکھ رہی تھی

مما آج میں نے شاہو کے لیے کچھ کھانے کو بنانا ہے پلیز آپ میری ہیلپ کر دیں۔۔۔ اس نے معصومیت سے دیکھتے مہرین سے کہا تھا

مہرین اس کی بات پر ہامی بڑھتی اٹھی تھی اور اس کو شاہ زیب کا پسندیدہ کھانا بنانے میں مدد کروانے لگی تھی زیادہ کام مہرین خود ہی کر رہی تھی اور ساتھ ساتھ اپنے دماغ کو بھی وہ تیزی سے چلا رہی تھی کھانا بنانے کے بعد پاکیزہ اپنے روم میں جا رہی تھی جب مہرین نے اسے مدد کرنے کا کہا تھا پاکیزہ میری کمر میں درد ہو رہی ہے بیٹا میری مدد کر دو مجھے اوپر والے ایک روم سے کچھ چیزیں لینی ہیں۔۔۔
مما آپ مجھے بتا دیں میں لادیتی ہوں آپ ریٹ کر لیں۔۔۔ پاکیزہ نے ان کو دیکھتے پریشانی سے کہا
نہیں۔۔۔ نہیں۔۔۔ تم مجھے لے کر چلو جلدی۔۔۔ مہرین باہر سے شاہ ویز کی گاڑی کی آواز سن کر تیزی سے پاکیزہ کو سیڑھیوں کے قریب لے کر گئی تھی

اور ایک سیٹپ اس کے ساتھ لیتے اس نے پاکیزہ کے دونوں ہاتھوں کا پکڑا تھا پاکیزہ نے نا سمجھی سے انہیں دیکھا تھا جو پہلی سیڑھی پر ہی رک گئی تھی شاہ ویز کے اندر آنے کی آواز سن کر اس نے پاکیزہ کے ہاتھوں کو پکڑ کر خود کو ایسے پیچھے دھکا دیا تھا کہ باہر سے آنا والا یہی سمجھتا کہ کسی نے جان بوجھ کر گرایا ہے۔۔۔

آہہہہ۔۔۔۔۔ وہ کمر کے بل گرتی چیختی تھی پاکیزہ نے بے ساختہ منہ پر ہاتھ رکھا تھا

موم۔۔۔۔۔ مہرین کو گرتے دیکھ کر شاہ ویز تیزی سے مہرین کے پاس آیا تھا

آہہہ۔۔۔ شاہ ویز میدی کمر ٹوٹ گئی ہے بہت درد ہو رہا ہے پتا نہیں پاکیزہ نے مجھے کیوں دھکا دیا۔۔۔ وہ درد سے کراہتی تکلیف دہ لہجے میں شاہ ویز سے بولی تھی

شاہ ویز نے ایک غصے سے بھری نظر پاکیزہ پر ڈالی تھی پاکیزہ نے کچھ بولنے کے لیے اپنا منہ کھولا ہی تھا جب شاہ

ویز کو دیکھ کر وہ چپ ہو گئی تھی اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا مہرین شاہ ویز سے کیوں جھوٹ بول رہی تھی

شاہ ویز۔۔۔۔۔ شاہ ویز اسے نظر انداز کرتا مہرین کو اٹھنے میں مدد کرتا اسے کمرے میں لے گیا تھا بے ساختہ

پاکیزہ کی آنکھیں نم ہوئی تھیں وہ ان کے پیچھے جانے کی بجائے اپنے روم میں چلی گئی تھی

آنزل کمرے میں آ کر رونے لگ پڑی تھی اس نے روتے ہوئے فون کر کے ساری بات ماریہ کو بتائی تھی جس

نے اسے براق کو انگور کرنے کا مشورہ دیا تھا اور اس کے ساتھ کانٹیکٹ میں رہنے کی نصیحت کی تھی

ماریہ کے تسلی دینے پر وہ تھوڑا بہتر محسوس کر رہی تھی اس نے روم کو لاک لگا دیا تھا تا کہ براق نہ اندر آ سکے اور

خود نائٹ ڈریس پہنتی سونے کے لیے لیٹ گئی تھی مگر بار بار اس کے ذہن میں براق کا ہی خیال آ رہا تھا

کروٹیں بدلتے بدلتے آخر نیند اس پر مہربان ہو ہی گئی تھی

براق اچھی خاصی سگریٹ پھونکتا رات کے ایک بجے واپس اپنے کمرے میں لوٹا تھا مگر روم کو لاک دیکھ کر وہ

اس کی ایکسٹرا کی سے روم کھولتا اندر داخل ہوا تھا اپنا ڈریس چیلنج کر کے وہ آنزل کے ساتھ لیٹا تھا اس نے نرمی سے

اس کے گال کو پہلے اپنے ہاتھ سے چھوا تھا پھر وہاں جھک کر اس نے اپنا لمس چھوڑا تھا

اپنے چہرے پر کسی کا نرم گرم لمس محسوس کرتے اس نے دھیرے سے اپنی آنکھیں کھولی تھی اس کی نگاہیں براق کی نگاہوں سے ملی تھی

وہ براق کو دیکھتی منہ بگاڑتی دوسری طرف رخ کر کے لیٹ گئی تھی براق نے پیچھے سے اسے اپنے حصار میں لیتے اس کی گردن میں منہ چھپایا تھا اور دھیرے سے وہ اس کے کان قریب جھک کر بولا تھا

سوری جانِ براق --- مجھے تمہارے تھپڑ نہیں مارنا چاہیے تھا مگر اس کے علاوہ میں نے جو کہا تھا بالکل سچ تھا --- آؤں جہاں اس کے معافی مانگنے پر خوش ہوئی تھی وہاں ہی اس کی اگلی بات پر اس کا موڈ دوبارہ بگڑا تھا براق جب میں آپ کے دوستوں کے بارے میں کچھ نہیں کہتی تو مجھے بھی یہ برداشت نہیں کہ آپ میری دوست کو برا بھلا کہیں --- وہ خفا خفا سے لہجے میں بولی تھی

اب میں اسے کچھ نہیں کہوں گا اگر تم اس سے ملنا چاہتی ہو تو مل لینا --- براق اس کا سرکش انداز دیکھ کر سمجھ گیا تھا اسے اس ماریہ کا کچھ کرنا پڑے گا

آپ نے اجازت دے دی ہے تو یہ مت سمجھیے گا کہ میں آپ کو معاف کر دوں گی آپ کا تھپڑ ابھی تک نہیں بھولی --- اس کی طرف رخ کرتے آؤں نم لہجے میں بولی تھی

مجھے احساس ہے تم کیسا فیل کر رہی ہو آؤں مگر میں اپنے غصے میں خود کو کنٹرول نہیں کر پاتا --- براق محبت سے اس کا گال سہلایا تھا

اس کا مطلب ہے جب آپ کو غصہ آیا کرے گا تو آپ ایسے ہی مجھ پر ہاتھ اٹھایا کریں گے؟ مجھے مارا کریں گے؟ --- آؤں نے بے یقینی سے پوچھا تھا

نہیں۔۔۔ آئزل اب میں تم پر ہاتھ کبھی نہیں اٹھاؤں گا۔۔۔ براق نے اسے یقین دلایا تھا

اگر آپ نے دوبارہ مجھ پر ہاتھ اٹھانے کی کوشش کی تو یہاں سے جانے میں مجھے زیادہ دیر نہیں لگے گی۔۔۔

آئزل کی بات پر براق کا ہاتھ تیزی سے اس کی گردن کی طرف گیا تھا اس نے اس کی گردن کو اپنی گرفت میں لے کر ہلکا سا زور دیا تھا

جانِ براق اب تمہیں مجھ سے الگ صرف موت ہی کر پائے گی۔۔۔ مجھے چھوڑ کر جانے کی بات دوبارہ کبھی مت کرنا

کیونکہ اس کا جو نتیجہ نکلے گا وہ تمہیں بالکل بھی پسند نہیں آئے گا۔۔۔ اس نے آئزل کے گلے پر دباؤ بڑھا دیا تھا آئزل نے آنکھیں پھیلا کر اسے دیکھا تھا اس کے گلے کو آزاد کرتے براق نے جھک کر اس کی آنکھوں کو چومنا تھا آئزل گہرے گہرے سانس لیتی اپنا سانس بحال کر رہی تھی

براق مجھے ایسے مت ڈرایا کریں۔۔۔ وہ ناراض نگاہوں سے براق کو دیکھتی بولی تھی

پھر تم بھی مجھ سے دور جانے کا سوچنا بھی مت۔۔۔ اسے اپنے حصار میں لیتے براق نے اسے کہا تھا آئزل اپنا سر نفی میں ہلاتی اس کے سینے پر سر رکھتی دوبارہ سونے کی کوشش کرنے لگی تھی

مہرین کی کمر میں شدید چوٹ لگی تھی جس سے وہ اسے ڈاکٹر نے کوئی بھی کام کرنے سے منع کیا تھا شاہ ویز اپنی ماں کو تکلیف میں دیکھ کر دکھی تھی اسے پاکیزہ کی کاہلی پر بھی غصہ آ رہا تھا جس کی وجہ سے مہرین نیچے گری تھی مہرین کو ریٹ کرنے کا بول کر اس نے کمرے میں آکر اچھا غانا پاکیزہ کو ڈانٹا تھا اس کے آنسوؤں سے بھی شاہ ویز کو کوئی فرق نہیں پڑا تھا

ایک ہفتہ ہو گیا تھا شاہ ویز پا کیزہ سے بات نہیں کر رہا تھا پا کیزہ نے اسے کافی بار بلانے کی کوشش کی تھی مگر وہ خاموشی سے ہر روز اس کے اٹھنے سے پہلے آفس کے لیے نکل جاتا اور شام کو واپس آ کر وہ مہرین کے ساتھ گزار کر آدھی رات کو پا کیزہ کے سونے کے بعد کمرے میں آتا۔۔۔

پا کیزہ آج پھر اس کا انتظار کرتے ہوئے سو گئی تھی شاہ ویز نے کمرے میں آ کر اس کو ایک نظر دیکھا تھا اور اس کا سرد حیرے سے چومتا اس کے ساتھ ہی وہ لیٹ گیا تھا

صبح پھر پا کیزہ کے اٹھنے سے پہلے شاہ ویز چلا گیا تھا آج صبح سے ہی اس کی طبیعت خراب تھی وہ جو کھار ہی تھی وہ قے کی صورت میں باہر آ رہا تھا

وہ دوپہر تک بے حال ہو گئی تھی یہاں تک کہ وہ رونے لگ پڑی تھی اس نے شاہ ویز کو کال بھی کی تھی مگر شاہ ویز نے اس کی کال نہیں اٹھائی تھی

نازیہ اسے سوپ بنا کر دے گئی تھی۔۔۔ وہ سوپ پینے کے بعد سونے کے لیے لیٹ گئی تھی شاہ ویز کے گھر لوٹنے پر نازیہ نے مہرین اور شاہ ویز کو کھانا سرو کیا تھا کھانے کے بعد تھوڑی دیر شاہ ویز مہرین کے پاس بیٹھ گیا تھا مہرین تو شاہ ویز اور پا کیزہ کے درمیان تناؤ دیکھ کر بے حد خوش تھی

شاہ ویز معلوم کے مطابق اپنے کمرے میں واپس آتا سونے کے لیے لیٹ گیا تھا جب آدھی رات کو رونے کی آوازیں سن کر وہ اٹھا تھا پا کیزہ کو اپنی جگہ پر نہ پا کر اس نے پریشانی سے اٹھتے واشروم کی طرف دیکھا تھا کیا ہوا ہے پا کیزہ؟؟۔۔۔ شاہ ویز واشروم میں داخل ہوا تھا جہاں وہ سینک پر جھکی رو رہی تھی

م۔۔۔ میری طبیعت نہیں ٹھیک۔۔۔ صبح سے قے آرہی ہے۔۔۔ اس نے روتے ہوئے بتایا اب تو اس کے سر میں بھی درد ہو رہا تھا شاہ ویز پریشانی سے اس کے قریب آیا تھا اس نے اس کا ماتھا چھوا تھا مگر وہ نارمل ٹمپر پیچر پر ہی تھا

تم منہ دھو ہم ہو سپٹل چلتے ہیں۔۔۔۔۔ وہ اس کے بال سمیٹتے اس کی مدد کرنے لگا تھا اس سے کمزوری کی وجہ سے چلا بھی نہیں جا رہا تھا شاہ ویز کو اب اپنی بے حسی پر غصہ آرہا تھا کہ کیوں وہ پاکیزہ کی طرف سے اتنا بے خبر ہو گیا تھا کہ اس کی صبح سے اتنی طبیعت خراب تھی اور اسے معلوم بھی نہ تھا اس کو بیڈ پر بیٹھاتے شاہ ویز نے ٹائم دیکھا تھا جو صبح کے دو بجے کا تھا۔۔۔ وہ الماری سے شال نکالتا پاکیزہ کو اوڑھتا اسے باہوں میں اٹھاتا باہر لے گیا تھا

ہسپتال میں ڈاکٹر نے اس کا چیک اپ کر کے اس کے کچھ ٹیسٹ کروائے تھے جن کے رزلٹ صبح تک آنا تھا ویسے ڈاکٹر اسے میڈسن دے دی تھی شاہ ویز اسے گھر لے آیا تھا گھر آتے ہی میڈسن کی وجہ سے پاکیزہ سو گئی تھی اب کی بار پاکیزہ نے اس سے کوئی بات نہیں کی تھی شاہ ویز اس کے ماتھے پر لب رکھتا اس کے ساتھ لیٹ گیا تھا

جس نمبر سے براق کو تصویریں ملی تھیں براق نے اس نمبر کی ڈیٹیلز منگوائی تھیں جس سے پتا چلا تھا ماریہ نے براق کو یہ تصویریں بھیجی تھی براق جو پہلے ہی اس ماریہ نامی بلا سے تنگ تھا اس نے آج اس کا بھی کام تمام کرنے کا سوچا تھا ایما کو بول کر اس نے ماریہ کو اپنے آفس میں بلایا تھا

گڈ مارنگ سر۔۔۔ وہ خوشگوار لہجے میں براق کے آفس میں داخل ہوتی بولی تھی براق نے اسے آنکھوں میں غصہ لیے دیکھا تھا

یہ مس ماریہ آپ کا ٹرمینیشن لیٹر ہے اب سے آپ اس کپنی میں مزید کام نہیں کر سکتی۔۔۔

براق کی بات پر ماریہ کا رنگ اڑا تھا اس نے براق کی طرف دیکھا تھا

میں نے ایسا کچھ نہیں کیا سر جو مجھے نکالا جائے۔۔۔ وہ دانت کچکچاتے بولی تھی

میرے فیصلے کے خلاف جانا آپ برداشت نہیں کر پائیں گی مس ماریہ۔۔۔ وہ استہزایہ بولا تھا

میں یہاں سے تب تک نہیں جاؤں گی جب تک مجھے اس کی کوئی ریزن نہیں دی جائے گی۔۔۔ وہ غصے سے بولی تھی

آپ نے کچھ فائلز ہماری کپنی کی دوسری کپنی کو دی ہیں اگر آپ شرافت سے چلے جائیں گی تو آپ کے لیے اچھا ہو گا

کیونکہ پولیس کو بولانا میں مجھے کوئی پریشانی نہیں ہوگی۔۔۔ براق نے اسے غصے سے دیکھا تھا

آپ جھوٹ بول رہے ہیں میں نے کوئی فائل کسی کو نہیں دی۔۔۔ وہ پریشانی سے بولی تھی

آپ جیسی لڑکیوں کی رگ رگ سے میں اچھے سے واقف ہوں یہ لیٹر اٹھائیں اور باہر ایما سے اپنی پے کاچیک لے

لیں اور میری بیوی سے دور رہیں ورنہ جیل آپ جیسے لوگوں کی منتظر رہتی ہے۔۔۔ براق نے اسے دھمکایا تھا

ماریہ نے شعلہ بارنگ ہوں سے اسے دیکھا تھا اور غصے سے اپنا لیٹر اٹھا کر باہر نکل گئی تھی اس کے ذہن میں اب

ایک ہی مقصد تھا آئزل کو براق کے خلاف بھڑکانا۔۔۔ براق کو آئزل کے ذریعے سبق سکھانے کا عہد کرتی وہ

اپنی چیزیں سمیٹتی وہاں سے چلی گئی تھی

براق نے ماریہ کے جانے کے بعد کسی کو کال کی تھی اور ماریہ پر نظر رکھنے کا بول کر اس نے گھر کی سکیورٹی کو بھی

ماریہ کو آئزل سے ملنے یا آئزل کو گھر سے نہ نکلنے کا بھی بول دیا تھا

.....

گڈ مارنگ موم۔۔۔ شاہ ویز پاکیزہ کو سوتے چھوڑ کر آیا تھا وہ فحال مہرین سے ملنے آیا تھا

گڈ مارنگ شاہ ویز بیٹا آج تم نے آفس نہیں جانا؟ اس کو گھر کے کپڑوں میں دیکھ کر مہرین نے پوچھا تھا
نہیں موم۔۔۔ پاکیزہ کی طبیعت رات سے بہت خراب ہے اسے دوبارہ ڈاکٹر کے پاس لے کر جانا ہے آپ بتائیں

اب چلنے میں آپ کو تکلیف تو محسوس نہیں ہو رہی؟؟ وہ ان کے قریب ہی بیٹھ گیا تھا

ہاں اب میں کافی بہتر ہوں اب تم جا کر پاکیزہ کا خیال رکھو بیٹا۔۔۔ وہ مصنوعی سی پاکیزہ کے بارے میں

پریشان ہوتے بول رہی تھی

نازیہ سے میں آپ کے لیے ناشتہ بھجواتا ہوں ناشتہ کر کے میڈن کھالیں۔۔۔ میں پاکیزہ کو بھی دیکھ لوں اب

تک وہ اٹھ گئی ہوگی۔۔۔ وہ مہرین کو بولتا اٹھا تھا اور چلا گیا تھا پیچھے مہرین من ہی من میں پاکیزہ کو برا بھلا ہی کہہ
رہی تھی

شاہ ویز روم میں داخل ہوا تو پاکیزہ کو بیڈ پر ناپا کر وی واشروم کی طرف گیا تھا

پاکیزہ؟؟ میری جان تم ٹھیک ہو؟ اس نے دروازہ ناک کرتے پریشانی سے پوچھا تھا مگر اندر سے کوئی جواب نہ

سن کر اس نے اسے پکارتے ہوئے زور سے دروازہ ناک کیا تھا

وہ ایکسٹرا کی ڈھونڈ تادرازہ کھولنے لگا تھا جب اندر سے دروازہ کھولتی پاکیزہ باہر آئی تھی اس کا چہرہ زرد لگ رہا تھا

آنکھوں کے نیچے ہلکے صاف دکھائی دے رہے تھے

شاہ ویز اسے آگے بڑھ کر تھامنے لگا تھا جب پاکیزہ اسے انگوڑ کرتی اس کے پاس سے گزر گئی تھی

پاکیزہ۔۔۔ اس نے دوبارہ پکارا تھا مگر وہ خاموشی سے بیڈ پر جا کر نڈھال سی لیٹ گئی تھی اس نے خود پر کمفرٹ اوڑھ لیا تھا اور آنکھیں موند لی تھیں

میری جان مجھ سے بات تو کرو کیسا فیل کر رہی ہو؟ وہ پریشان سا اس کے قریب آتا اس سے پوچھ رہا تھا مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی شاہ ویز۔۔۔ پلیز مجھے ریٹ کرنے دیں۔۔۔ وہ کمفرٹ میں منہ چھپائے بولی تھی آج پہلی بار اس نے شاہ ویز کو شاہو کی بجائے اس کے نام سے بلایا تھا اسے سن کر دکھ ہوا تھا پاکیزہ اٹھو اور پہلے کچھ کھاؤ اور میڈ سن لو پھر سو جانا۔۔۔ شاہ ویز نے اسے اٹھانا چاہا تھا جب وہ غصے سے اٹھتی پھٹ پڑی تھی

مجھے آپ کی شکل بھی نہیں دیکھنی۔۔۔ اور آپ کو اس سے کیا میں جیوں یا مروں کل جب فون نہیں اٹھایا تھا تو اب اتنی پریشانی کیوں ہو رہی ہے؟ جائیں جا کر اپنے آفس کام کریں اور جب مر جاؤں گی تو رات کو واپس آ کر دیکھ لیجیے گا۔۔۔

پاکیزہ کیا بکواس کر رہی ہو۔۔۔ اس کی باتوں نے اس کا دل بند سا کر دیا تھا لیکن اس کی ہی غلطی تھی وہ بھی اس کی بات سنے بغیر بے حس بن گیا تھا

بالکل صحیح بول رہی ہو میں اگر میرے گھر والے زندہ ہوتے تو کبھی آپ کے ساتھ میں یہاں نہ ہوتی۔۔۔ وہ روتے ہوئے بولی تھی شاہ ویز نے اس کا ہد سے زیادہ دل دکھایا تھا

سوری پاکیزہ مجھے تمہارے ساتھ ایسا رویہ اختیار نہیں کرنا چاہیے تھا اب پلیز تم ایسی باتیں کرنا بند کر دو۔۔۔ وہ التجائیہ ہوا تھا پاکیزہ کے دور جانے کا خیال ہی اس کے لیے سوہانِ روح تھا

شاہ ویز آپ پلیز مجھے اکیلا چھوڑ دیں مجھ سے زیادہ مما کو آپ کی ضرورت ہے ان کے پاس جائیں۔۔۔ وہ دکھ سے بولتی واپس لیٹ چکی تھی شاہ ویز اپنا ماتھا مستلما سے ایک نظر دیکھتا نازیہ سے اس کے لیے کچھ ہلکا پھلکا ہوانے کا سوچتا کمرے سے نکل گیا تھا اس کے جاتے ہی وہ بھی اپنے آنسو روکتی سونے کی کوشش کرنے لگی تھی

براق آئزل کو آج باہر لنچ پر لے کر آیا تھا ماریہ کو فارغ کرنے کے بعد وہ پرسکون ہو گیا تھا اب وہ ایک فینسی ہوٹل میں بیٹھے ہلکی پھلکی بات چیت کر رہے تھے

براق میں سارا دن گھر میں بور رہتی ہوں اگر آپ اجازت دیں تو میں دوبارہ آفس جوائن کرنا چاہتی ہوں۔۔۔ وہ اسے امید سے دیکھتے ہوئے پوچھ رہی تھی

آئزل مجھے گوارا نہیں تم اب کام کرو لیکن تمہاری خوشی کی خاطر میں اس بارے میں سوچوں گا۔۔۔ وہ ٹیبل پر رکھے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کر ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ بولا تھا

میم یہ آپ کے لیے۔۔۔ وہ جو براق کی بات پر خوش ہوئی تھی ویٹرس کے پھول پکوانے پر اس نے حیرت و خوشی سے براق کو دیکھا تھا وہ سرخ گلاب کا ایک خوبصورت سا بکے تھا

براق یہ آپ نے دیے ہیں؟؟ اس نے خوشی سے پوچھا تھا

نہیں۔۔۔ اس نے ایک لفظی جواب دیا تھا اور غصے سے اس ویٹرس کو دیکھا تھا

کس نے بھیجے ہیں یہ؟؟ براق نے غصے سے پوچھا تھا آئزل نے بھی پریشانی سے ویٹرس کو دیکھا تھا

ی۔۔۔ یہ وہ۔۔۔ وہ ابھی وہاں ایک شخص بیٹھا تھا انھوں نے یہ ان کے لیے بھجوائے ہیں۔۔۔ ویٹرس نروس سی دور ایک ٹیبل کی طرف اشارہ کرتی بولی تھی جواب خالی دکھائی دے رہا تھا

براق نے غصے سے اس طرف دیکھا تھا اور اٹھتے ہوئے آنزل کے ہاتھ سے پھول پکڑتے اپنی جیب سے لائٹر نکالتے انھیں آگ لگا دی تھی اور زمین پر انھیں پھینکتا وہ پیسے ٹیبل پر پھینکتا غصے سے ویٹرس کو گھورتا انھیں پھیلانے کھڑی آنزل کو کھینچتا ہوا باہر لے گیا تھا

براق رکیں آہستہ چلیں مجھ سے چلا نہیں جا رہا۔۔۔ وہ براق کے تیزی سے چلنے پر ٹوکتی ہوئی بولی تھی سو ری جان۔۔۔ براق نے اپنا غصہ قابو کرتے نرم نگاہوں سے اسے دیکھا تھا اور اس کو اپنے حصار میں لیتا اب کی بار وہ سلو چلتا ہوا اسے گاڑی کے پاس لایا تھا اسے گاڑی میں بیٹھا تا وہ خود بھی بیٹھ گیا تھا اسے یہ سوچ سوچ کر ہی غصہ آ رہا تھا کہ کسی نے اس کی بیوی کو پھول بھیجے تھے وہ اپنی ایج کی وجہ سے انسکیور فیل کر رہا تھا براق۔۔۔ آنزل نے اس کو کندھے سے بلایا تھا وہ اپنی سوچوں میں اس قدر گم ہو گیا تھا کہ اسے آنزل کی آواز ہی سنائی دی تھی

ہم۔۔۔ براق نے سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھا تھا آریو آلر ایٹ؟؟ آنزل نے پریشانی سے پوچھا تھا براق نے صرف سر ہلانے پر اکتفا کیا تھا گھر پہنچ کر بھی وہ اپنی ہی سوچوں میں گم تھا وہ اپنی گھڑی اتار رہا تھا جب اس کی نگاہ بھٹکتی ہوئی آنزل کے سراپے پر گئی تھی وہ اس سے چھوٹی تھی اور غیر معمولی طور پر خوبصورت بھی۔۔۔ آج پہلی بار براق کو اس کا اتنا خوبصورت ہونا اچھا نہیں لگا تھا اس کے دل نے خواہش کی تھی کہ کاش وہ اس سے صرف چند سال چھوٹی ہوتی۔۔۔

شاہ ویز نازیہ کو پاکیزہ کا دھیان رکھنے کا بولتا خود ہسپتال سے پاکیزہ کی رپورٹس لینے گیا تھا اسے ڈاکٹر سے پاکیزہ کی پریگنسی کا پتا چلا تھا جسے سن کر اس کی خوشی کی انتہا نہ رہی تھی مگر ڈاکٹر نے اسے بتایا تھا کہ یہ پریگنسی پاکیزہ کے لیے خطرناک ثابت ہو سکتی ہے یہ سن کر شاہ ویز کی ساری خوشی ختم ہو گئی تھی ڈاکٹر نے پاکیزہ کو دوبارہ کچھ دنوں تک مکمل چیک اپ کے لیے لانے کا بول کر شاہ ویز کو کچھ ویٹا منزر لکھ دیے تھے

شاہ ویز گھر واپس لوٹا تو مہرین کو باہر لاؤنچ میں ہی بیٹھے دیکھ کر اس نے بمشکل خود کو کچھ تلخ بولنے سے روکا تھا مگر بار بار ڈاکٹر کی بات یاد کرتے اس کو تکلیف ہو رہی تھی

کہاں گئے تھے شاہ ویز؟؟ مہرین نے شاہ ویز کے ہاتھ میں فائل دیکھ کر پوچھا تھا مبارک ہو موم۔۔۔ دادی بننے والی ہیں آپ۔۔۔ آپ کی یہ خواہش بالآخر پوری ہو ہی گئی وہ تلخ ہوا تھا کیا کرتا اس کی جان کا خطرہ میں سن کر خوشی سے کئی زیادہ غم کھا رہا تھا اسے۔۔۔۔

یہ تو بہت اچھی خبر ہے تم منہ پھولائے کیوں کھڑے ہو؟؟ مہرین نے خوش ہوتے ہوئے اس سے پوچھا تھا اگر اسے کچھ بھی ہو انہ موم میں آپ کو کبھی معاف نہیں کروں گا۔۔۔ وہ سرخ آنکھوں سے مہرین کو دیکھتا بولا تھا تم کیا کہنا چاہ رہے ہو شاہ ویز؟؟

ڈاکٹر نے بتایا ہے وہ مر بھی سکتی ہے سنا آپ نے۔۔۔ یہ سب آپ کی خود غرضی کی وجہ سے ہو رہا ہے۔۔۔ ضبط سے اس کا چہرہ سرخ پڑ گیا تھا دل میں الگ سا درد اٹھ رہا تھا

یہ ڈاکٹر ز ایسے ہی ڈراتے ہیں شاہ ویز تم فضول میں پریشان ہو رہے ہو۔۔۔ یہ سب چھوڑو اور منہ میٹھا کرو۔۔۔ نازیہ۔۔۔ نازیہ۔۔۔ کچھ میٹھا کھانے کو لاؤ۔۔۔ شاہ ویز نے مہرین کو بے یقینی سے دیکھا تھا اور غصے سے اپنی مٹھیاں بھینچتا وہ تیزی سے اپنے کمرے میں گیا تھا

جہاں وہ بیڈ سے ٹیک لگائے بیٹھی تھی اس کو دیکھ کر شاہ ویز کا دل دھارے مار کر رونے کو کر رہا تھا وہ بھاری دل سے کمرے میں داخل ہوا تھا

پاکیزہ۔۔۔ میری جان۔۔۔ وہ اس کے قریب گیا تھا اس نے جھک کر اس کی بے داغ پیشانی چومی تھی

شاہو۔۔۔ شاہ ویز کے دور نہ ہٹنے پر اس نے اسے پکارا تھا

سو سوری میری جان مجھ سے ناراض مت ہو اب۔۔۔ شاہ ویز کی بات پر اس نے شاہ ویز کو دیکھا تھا

پھر آپ بھی میرے ساتھ ایسا دوبارہ مت کیجیے گا۔۔۔

بکھی نہیں کروں گا۔۔۔ اس کے ساتھ بیٹھتے شاہ ویز نے اسے اپنے ساتھ لگایا تھا اب اسے پاکیزہ کی طبیعت بھی کافی بہتر لگ رہی تھی

مجھے تمہیں ایک ضروری بات بتانی ہے پاکیزہ۔۔۔ پاکیزہ نے اس کی جانب دیکھا تھا

ام۔۔۔ ہم پیرنٹس بننے والے ہیں۔۔۔ پاکیزہ کو ایک منٹ لگا تھا سمجھنے میں اس نے چمکتی آنکھوں سے شاہ ویز کو دیکھا تھا

مطلب میں ممانہنے والی ہوں۔۔۔ اس نے خوشی سے اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھتے شاہ ویز سے پوچھا تھا جس نے بمشکل مسکراتے اپنا سر بلایا تھا اور اسے زور سے خود میں بھینچا تھا

کافی دن گزر گئے تھے براق کا رویہ آنزل کے ساتھ کافی بدل گیا تھا وہ اسے باہر نہیں جانے دیتا تھا اب وہ گھر کی چار دیواری میں بند ہو کر رہ گئی تھی کار لانے بھی اپنی جو ب چھوڑ دی تھی اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ ایسا کیا ہوا ہے کہ براق اس کے ساتھ ایسا کرنے لگا ہے

وہ آج کل بات بات پر اسے غصہ کر رہا تھا یہاں تک کہ اس نے ایک بار پھر آنزل پر ہاتھ اٹھایا تھا مگر اسے مارنے سے پہلے اس نے خود کو روک لیا تھا

اس کا ماریہ سے بھی رابطہ نہیں ہو رہا تھا جس کو وہ ساری باتیں بتا کر کوئی مشورہ ہی لے سکتی۔۔۔

وہ اپنے روم کی بالکونی میں بیٹھی ہوئی تھی جب اس کا فون رنگ ہوا تھا اس نے کالر آئی ڈی دیکھی تھی جو ان ناؤں تھی ماریہ کی کال کا سوچتے اس نے فوراً کال اٹھالی تھی اور اس کی توقع کے مطابق ماریہ نے ہی اسے کال کی تھی ماریہ تم کہاں غائب ہو گئی تھی میں نے تمہیں کال کرنے کی اتنی کوشش کی تھی مگر تمہارا نمبر آف جا رہا تھا۔۔۔ آنزل جھنجھلا کر بولی تھی لہجے میں ناراضگی صاف پتا چل رہی تھی

تمہیں نہیں پتا آنزل میرے ساتھ بہت برا ہوا ہے۔۔۔

کیا ہوا ماریہ تم رو رہی ہو؟؟ اس کی بھاری آواز سن کر آنزل نے پوچھا تھا

آنزل براق سر نے مجھے جو ب سے نکال دیا ہے وہ بھی صرف اس وجہ سے کہ ان کے منع کرنے کے باوجود میں نے تم سے بات کی تھی۔۔۔ ماریہ اسے براق کے خلاف کر رہی تھی

کب ہوا یہ؟؟ اور تم نے مجھے کیوں نہیں بتایا؟؟ میں براق سے بات کرتی ہوں۔۔۔

نہیں نہیں آئزل اب کی بار پتا نہیں سر کیا کریں گے تم چھوڑو یہ بتاؤ تم کیسی ہو تمہارا حال چال جاننے کے بارے میں ہی میں نے کال کی ہے۔۔۔۔

اس کی بات پر آئزل نے اسے سب کچھ بتا دیا تھا براق کا پچھلا رویہ بھی اور آج کل جو وہ کر رہا تھا اس کا بھی وہ اسے بتا چکی تھی

میرے خیال سے وہ یہ جان بوجھ کر رہا ہے آئزل تاکہ تم نہ اگے بڑھ سکو اور نہ ہی کوئی دیکھ سکے کہ تم اتنی خوبصورت ہو۔۔۔ تم ایسا کرو دوبارہ جو ب سٹارٹ کر لو اور براق سر کو اچھے سے منا کر یہ کام نکلوا لو اس طرح تم جو بھی کر لو گی اور تمہیں ایک طرح سے دوبارہ آزادی مل جائے گی۔۔۔۔

بہمہم۔۔۔ میں نے یہ بات دوبارہ کی تھی آج پھر میں یہ بات کروں گی۔۔۔۔

آئزل میں یہ شہر چھوڑ کر جا رہی ہوں کل تم سے آخری بار ملنا چاہتی ہوں کیا تم مجھ سے مل سکتی ہو؟

ہاں ضرور میں تم سے ملوں گی مگر تم یہ شہر چھوڑ کر کیوں جا رہی ہو۔۔۔؟؟

بس اب یہاں نہیں رہنا چاہتی اور کل مل کر تفصیل سے بات کریں گے اور اپنے لیے لڑنا سیکھو آئزل بائے بائے کل ملیں گے۔۔۔ ماریہ اپنی بات کر کے فون کاٹ چکی تھی آئزل موبائل ٹیبل پر رکھتی اب براق سے بات کرنے کا سوچ رہی تھی

آج کل شاہ ویز پاکیزہ کا حد سے زیادہ خیال رکھ رہا تھا مہرین بھی اس کو اٹھنے بھی نہیں دیتی تھی پاکیزہ مہرین سے اب کی بار بات ہی نہیں کر رہی تھی وہ جو اسے کھانے کو دیتی تھی وہ کھالیتی تھی

پاکیزہ کی پریگنسی کو دو مہینے ہو چکے تھے سب کچھ اچھا جا رہا تھا اس کی کلاسز دوبارہ سٹارٹ ہو گئی تھیں مگر شاہ ویز نے اسے اگلے سال دوبارہ سٹڈیز سٹارٹ کرنے کا کہا تھا جس وجہ سے وہ گھر ہی رہتی تھی

اج اس سے ملنے اس کی کالج کی دوست فاریہ آرہی تھی وہ اسی خوشی سے چمکتی ہوئی لاونچ میں بیٹھی اس کے نے کا انتظار کر رہی تھی

اسلام علیکم! فاریہ اسے دیکھتے ہی بولی تھی اسے دیکھ کر پاکیزہ خوشی سے اٹھی تھی اور اس کے گلے ملی تھی

دھیان سے پاکیزہ۔۔۔ پاکیزہ جو فاریہ کو پکڑ کر اپنے کمرے کی طرف تیزی سے لے جا رہی تھی مہرین کے ٹوکنے پر وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھانے لگی تھی

منہبہ۔۔۔ یہ تمہاری ساس ہے؟؟ فاریہ نے بیڈ پر اس کے قریب بیٹھتے ہوئے ناک چڑھا کر پوچھا تھا باہر مہرین نے اسے اچھے سے گھورا تھا جو اسے بالکل پسند نہیں آیا۔۔۔

بمممم۔۔۔ پاکیزہ نے دھیرے سے سر ہلایا تھا

ہائے مبارک ہو پاکیزہ۔۔۔ آخر کو خالہ بننے والی ہوں میں۔۔۔ وہ پاکیزہ کی پریگنسی کا سن کر خوشی سے اچھلی تھی

پاکیزہ نے شرم سے سرخ پڑتے اپنا چہرہ جھکایا تھا

اوہ۔۔۔ تو اسی وجہ سے میڈم نے کالج آنا بند کر دیا ہے۔۔۔ فاریہ نے اسے چھیڑا تھا

فارو۔۔۔ نہ کرو۔۔۔ وہ اسے تکیہ اٹھا کر دھیرے سے مارتی بولی تھی فاریہ ہنس پڑی تھی

میری معصوم پاکیزہ کو شرم آرہی ہے۔۔۔ فاریہ نے اسے مزید تنگ کیا تھا اب کی بار پاکیزہ نے زور سے اس کی تکیہ مارا تھا اور فاریہ کے ساتھ ہنسنے لگی تھی اسی دوران مہرین نازیہ کے ساتھ ریفریشمنٹ لے کر روم میں آئی تھی اس نے فاریہ کو گھورا تھا

آنٹی کیا میں بہت پیاری لگ رہی ہوں؟؟ فاریہ اسے خود کو گھورتے پا کر آنکھیں گھماتی چہرے پر معصومیت سجائے بولی تھی مہرین نے نخوت سے اسے دیکھا تھا

تمہیں بیٹھنے کی تمیز نہیں لڑکی؟؟ فاریہ کو بیڈ پر پھیل کر بیٹھے دیکھ کر مہرین دانت پیس کر بولی تھی ماما تھینک یو اب آپ پلیر ہمیں اکیلا چھوڑ دیں۔۔۔ پاکیزہ کو مہرین کی بات بالکل پسند نہیں آئی تھی اس حادثے کے بعد وہ مہرین سے بات بھی بہت مشکل سے کرتی تھی اس کی بات پر مہرین کا چہرہ شرمندگی سے سرخ پڑا تھا وہ دونوں کو گھورتی وہاں سے چلی گئی تھی

یہ کتنی کھڑوس ہیں۔۔۔ پتا نہیں تم ان کے ساتھ کیسی رہتی ہو۔۔۔ ویسے شکر ہے تم نے مجھے بچا لیا ورنہ انہوں نے تو مجھے اپنی نظروں سے ہی سالم نگل جانا تھا

پاکیزہ اس کی بات پر دھیرے سے ہنسی تھی اور اس کے ساتھ باتیں کرنے لگی تھی فاریہ اس کے مقابلے میں کافی سمجھدار تھی اس نے پاکیزہ کو بھی اچھے سے بتایا تھا کہ وہ مہرین سے بچ کر رہے۔۔۔

مجھے کل اپنی دوست سے ملنے جانا ہے براق۔۔۔ براق ابھی آفس سے آیا تھا جب آنزل نے اس سے بتایا تھا تم کہیں نہیں جاؤ گی چپ چاپ گھر بیٹھی رہو۔۔۔ براق اسے سختی سے بولا تھا

براق اب حد ہو گئی ہے تنگ آگئی ہو میں آپ کی یہ روک ٹوک سے آخر آپ چاہتے کیا ہیں یہاں قید ہو کر رہوں۔۔۔ وہ دبا دبا سا چنجی تھی

اگر تم یہ سوچ رہی ہو کہ تمہارے چیخنے پر میں تمہیں جانے دوں گا تو یہ تمہاری بہت بڑی غلط فہمی ہے آئزل۔۔۔ کیوں نہیں جانے دیں گے؟؟

باہر جا کر جو تم گھاٹ گھاٹ کے مردوں کو بلھانا چاہتی ہو نہ سب جانتا ہوں میں۔۔۔ وہ پھنکارا تھا لہجے زہریلا تھا آئزل نے اس کو بے یقینی سے دیکھا تھا اس کی اتنی گھٹیا سوچ سن کر اس کو براق کو تھپڑ مارنے کا دل کیا تھا اور آپ جو ہر روز الگ الگ عورتوں سے ملتے ہیں میں نے تو یہ کبھی نہیں کہا۔۔۔ وہ پھنکاری تھی مجھے مجبور مت کرو کہ تمہارا یہ منہ تھپڑوں سے سجادوں۔۔۔ اس کو گلے سے دبوچ کر براق نے اسے سخت لہجے میں کہا تھا

آپ جیسے گندی سوچ کے مالک مارنے کے علاوہ کچھ کر بھی نہیں سکتے۔۔۔ اس کا ہاتھ ہٹانے کی کوشش کرتی آئزل نفرت سے بولی تھی براق نے اسے جھٹکے سے زمین پر پھینکا تھا یہ ایسی گندی سوچ کے مالک شخص کو تم نے پھنسایا تھا۔۔۔ وہ طنزیہ مسکراتا بولا تھا

آئزل نے اپنے لب کاٹے تھے وہ سچ ہی کہہ رہا تھا اس نے ہی تو اسے اپنی طرف متوجہ کیا تھا اگر تم یہ سوچ رہی ہو کہ تمہاری رپورٹرز کو ہوٹل میں بلانے والی اور وہ ڈرامے والی حرکت کے بارے میں نہیں جانتا تو یہ تمہاری سب سے بڑی غلط فہمی ہے آئزل بی بی اور اب یہ ڈرامہ بند کرو اور جا کر کھانا لگواؤ۔۔۔ براق کی بات پر اس کا چہرہ زرد پڑا تھا وہ سچ ہی بول رہا تھا اس نے ہی دہائی میں رپورٹرز کو ماریہ کے کہنے پر ان فورم کیا تھا

براق اسے ایک نظر دیکھتا فریش ہونے چلا گیا تھا آئزل بھی خود لو سنبھالتی اس کے لیے کھانا لگوانے چلی گئی تھی کھانے کے بعد براق رات کو روم میں نہیں آیا تھا اور صبح بھی اس سے ملے بغیر ہی آفس چلا گیا تھا وہ صبح اٹھتی براق کے انکار کو کوئی بھی اہمیت دیے بغیر تیار ہو کر گاڑی کی بجائے کیب بک کروا کر ماریہ سے ملنے چلی گئی تھی

ہیلو آئزل کیسی ہو؟؟ ماریہ اسے ایک کونے میں بنے ٹیبل پر بیٹھے ہوئی ملی تھی اس سے گلے ملتے ماریہ نے اسے اپنے سامنے بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا وہ اس کو جواب دیتی اس کے سامنے ہی بیٹھ گئی تھی ماریہ براق کو پتا چل گیا ہے کہ دبئی میں میں نے رپورٹرز کو بلایا تھا۔۔۔ آئزل نے سیٹھتے ہی اسے بتایا تھا پھر کیا ہوا؟؟ ماریہ نے تجس سے پوچھا

اس نے مجھے مارنے کی کوشش کی مجھے زمین پر دھکا دیا۔۔۔ ماریہ وہ ویسا نہیں ہے جیسا دکھتا ہے براق نے پہلے بھی مجھے دوبار تھپڑ مارا ہے اور مجھے لگتا ہے تمہیں بھی میری وجہ سے براق نے نکالا ہے۔۔۔ آئزل نم لہجے میں بولی تھی

ہنہ۔۔۔ مجھے بھی تمہاری وجہ سے ہی اس نے نکالا ہے۔۔۔ یہ سچ ہی ہے ویسے کیا ہر تم نے میرے خلاف براق سر کے ذہن میں بھرا جو انہوں نے مجھے آفس سے ہی نکال دیا۔۔۔ ماریہ زہر خند لہجے میں بولی تھی آئزل نے حیرت سے اسے دیکھا تھا وہ کیا کہہ رہی تھی

م۔۔۔ ماریہ میں ایسا کیوں کروں گی۔۔۔؟؟ آئزل نے حیرانی سے پوچھا

تم جلتی ہو کہ براق کو اب میں نہ پسند آجاؤ تم سے پہلے اس نے مجھے پروموشن دیا تھا مگر پتا نہیں تم نے اسے ایسی کیا پیٹیاں پڑھائی کہ اگلے دن ہی اس نے مجھے نکال دیا اچھا ہوا وہ تمہیں مارتا ہے تمہاری عقل تو ایسے ٹھکانے لگی رہتی ہے۔۔۔

کیا بکو اس کر رہی ہو؟؟ آئزل غصے سے چیختی تھی

اوہ بے بی تمہیں ابھی کچھ بھی نہیں پتا براق کے بارے میں۔۔۔ بابا۔۔۔ وہ طنزیہ ہنسی تھی

تم سے پہلے بھی اس کی بیوی تھی اسے بھی وہ مارتا تھا اور پھر پتا ہے کیا ہوا؟! ایک دن اس کی بیوی گھر میں مری ہوئی ملی تھی۔۔۔ چچا اب تمہاری باری ہے وہ تمہیں بھی اپنی پہلی بیوی کی طرح ٹارچر کر کے مار دے گا۔۔۔ ماریہ شیطانی مسکراہٹ سے بولی تھی

ت۔۔۔ تم جھوٹ بول رہی ہو نہ۔۔۔ مزاق کر رہی ہو نہ؟؟ آئزل نے خوف سے آنکھیں پھیلا کر پوچھا تھا
نہ نہ بے بی اس کا ایک بیٹا بھی تھا اس کو بھی اس نے مار دیا تھا اور اب تمہاری باری۔۔۔ وہ دیکھنے میں ایسے ہی جینٹل مین لگتا ہے لیکن اس کی حقیقت سے صرف ہم ہی واقف ہیں۔۔۔

ت۔۔۔ تم نے میرے ساتھ ایسا کیوں کیا؟؟ آئزل نے اس کی طرف دیکھتے پوچھا تھا

سمپل سی بات ہے مجھے تم پسند نہیں تھی اس لیے تمہیں برباد کرنے کے لیے میں نے یہ سب کیا اور تم اتنی بے وقوف جو میری باتوں میں آگئی اور وہ بڈھا تم سے کوئی محبت و جت نہیں کرتا بس تمہارا استعمال کرے گا اور پھر تمہیں بھی مار دے گا۔۔۔ ماریہ کی بات پر وہ غصے سے اٹھی تھی اس نے زور سے ماریہ کے تھپڑ مارا تھا

اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہ دونوں ایک دوسرے کے بال دبوج کر ایک دوسرے کا چہرہ نوچنے تک آگئی تھیں ریسٹورنٹ میں موجود لوگوں نے اسے بمشکل ایک دوسرے سے دور کیا تھا

تم جیسی گھٹیاں کردار کی لڑکیاں براق جیسے مردوں کے ہاتھوں مار کھانے کے ہی لائق ہیں۔۔۔ ماریہ اپنے بال سیدھے کرتی استہزیاء بولی تھی اور خود کو لوگوں سے چھڑاتی وہاں سے نکلتی چلی گئی تھی اپنے پیچھے سے آنرل کی باتیں سن کر وہ بس طنزیہ ہنستے ہوئے نکل گئی

تم بھی ایسے ہی برباد ہوگی دوست کے نام پر ناگن ہو تم۔۔۔ ظالم عورت۔۔۔ گھٹیاں انسان۔۔۔ وہ چیختی تھی اور لوگوں سے خود کو چھڑا کر اپنی چیزیں اٹھاتی وہ بھی نکل گئی تھی

آج کل کافی سٹریڈ لگ رہے ہو براق گھر میں سب کچھ ٹھیک ہے؟؟ دلاور جو آج اس سے کافی دنوں بعد ملنے آیا تھا اسے تھکا ہوا دیکھ کر اس نے پوچھا تھا

نہیں۔۔۔ آنرل کی وجہ سے میں بہت پریشان ہوں۔۔۔ وہ اپنے منہ پر ہاتھ پھیرتا ہوا پریشان سا بولا تھا اب اسے کیا مسئلہ ہے؟؟ دلاور نے ناگواری سے پوچھا اسے آنرل شروع سے ہی نہیں پسند تھی اور اس کا اظہار وہ پہلے بھی براق سے ایک بات کر چکا تھا

اس نے ہی دبئی والا سکینڈل کریٹ کر دیا تھا مجھے دو دن پہلے ہی پتا چلا ہے وہ لڑکی حد سے زیادہ تیز ہے دلاور۔۔۔ اس کی دوست ماریہ بھی اس سب میں شامل تھی اسے تو میں نے نکال دیا ہے مگر دن بدن مجھے گھر جانے سے کوفت ہوتی جا رہی ہے وہی گھر جا کر روز ہماری لڑائی ہوتی ہے وہ باہر جانے کی ضد کرتی ہے اور میں منع کر دیتا ہوں۔۔۔

اگر وہ اتنے پروبلمز کریٹ کر رہی ہے تو اسے چھوڑ کیوں نہیں دیتے تم؟؟ اسے دیکھتے دلاور نے پوچھا تھا یہ ہی تو مسئلہ میں اسے چھوڑ نہیں سکتا جب اسے کسی دوسرے شخص کے ساتھ سوچتا ہوں تو دل کرتا ہے اسے مار دوں۔۔۔ اس کے معاملے میں، میں حد سے زیادہ پوزیٹیو ہوں۔۔۔۔

براق بالوں میں ہاتھ پھیرتا تھکے ہوئے لہجے میں بولا تھا
 مائی امور ((mi amore کے بعد آئزل وہ واحد لڑکی ہے جس کے لیے میں یہ جذبات محسوس کرتا ہوں۔۔۔۔
 وہ اپنی بیوی کا ذکر کرتے ایک دم غمگین ہوا تھا

پھر اسے سمجھاؤ براق شاید وہ سمجھ جائے۔۔۔ دلاور نے براق کو سمجھایا تھا
 وہ کبھی نہیں سمجھے گی۔۔۔ تھوڑے دنوں پہلے اسے کسی لڑکے نے پھول بھجوائے تھے۔۔۔ اس کے بعد مجھے یہی
 فیل ہو رہا ہے کہ اگر میں نے اسے باہر جانے دیا تو وہ مجھے چھوڑ کر چلے جائے گی۔۔۔ دلاور کو دیکھتے وہ اسے اپنی
 پریشانی بتا رہا تھا

براق تم میرا کہنا مانو تو اسے اس کے حال پر چھوڑ دو اگر وہ واقعی تمہیں چاہتی ہوئی تو وہ کبھی بھی تمہیں چھوڑ کر
 نہیں جائے گی۔۔۔ اور اب اپنی پہلی بیوی کو سوچنا چھوڑ دو اس کی یادیں اذیت کے علاوہ تمہیں کچھ نہیں دیتی اور
 تم نے آئزل کو اپنی پہلی شادی کے بارے میں بتایا؟؟ دلاور نے اس سے پوچھا تھا براق نے اس کی بات پر لب
 بھینچے تھے

نہیں۔۔۔ میں نے اسے بتانا ضروری نہیں سمجھا۔۔۔۔

میرے خیال میں تمہیں اسے بتادینا چاہیے کسی اور سے پتا چلنے سے بہتر یہی ورنہ ایسا نہ ہو کہ اسے کسی اور سے پتا چل جائے اور تم دونوں کے درمیان مزید دوریاں بڑھ جائیں۔۔۔

میں اس بارے میں سوچتا ہوں مگر ابھی میرا اسے اس بارے میں کچھ بھی بتانے کا ارادہ نہیں ہے۔۔۔
 ہمسم۔۔۔ جیسے تمہاری۔۔۔ دلاور نے کندھے اچکائے تھے وہ صرف براق کو سمجھا ہی سکتا تھا اس کے علاوہ اس کے بس میں کچھ بھی نہیں تھا۔۔۔

میں نے اپنا کام کر دیا ہے اب مجھے میرے پیسے بھجوادو۔۔۔ اپنے کپڑے تیزی سے پیک کرتے ہوئے کان سے فون لگائے ماریہ فون کے دوسری پار موجود شخص سے بولی تھی
 تمہیں تمہارے پیسے مل جائیں گے تمہارے گھر سے دور ایک کیفے ہے مجھے وہاں پر ملو اور اپنے پیسے لے جاؤ مگر دھیان رکھنا کسی کو اس کی کانوں کان خبر نہیں ہونی چاہیے۔۔۔

اور آئل کو تم پر شک تو نہیں ہوا تھا؟؟ یاد رکھنا اگر تم نے کام بگاڑ دیا تو تمہیں ایک پیسہ بھی نہیں ملے گا۔۔۔
 نہیں نہیں اس پاگل کو کوئی شک نہیں ہوا اور نہ ہی کبھی ہو گا تم بس مجھے میرے پیسے دو تاکہ میں یہ شہر چھوڑ کر جلدی سے جلدی یہاں سے جاسکوں۔۔۔ وہ تیز لہجے میں بولی تھی اور دوسری طرف سے بات سن کر اس نے تیزی سے اپنا فون بند کر کے سامان مکمل طور پر پیک کر لیا تھا

تم کہیں جا رہی ہو ماریہ؟؟ مہوش نے اس کے کمرے میں داخل ہوتے پوچھا تھا
 ہاں۔۔۔ میں یہاں سے جا رہی ہوں مجھے کپنی سے نکال دیا گیا ہے اب یہاں رہنے کا فائدہ نہیں۔۔۔ وہ اپنا بیگ زمین پر رکھتی ہلکی مسکراہٹ سے مہوش سے بولی تھی

او کے سوا اس کا مطلب تم جا رہی ہو؟؟

ہاں۔۔۔ اس نے ایک لفظی جواب دیا

گڈ بائے۔۔۔ اس سے گلے ملتی ماریہ بولی تھی اور ایک نظر فلیٹ پر ڈال کر وہ چلی گئی تھی

وہ اپنا سامان لیتی بلڈنگ سے باہر آئی تھی اور اپنے لیے کیب بک کروانے کے لیے وہ روڈ کی طرف بڑھی تھی موسم خراب ہو رہا تھا اس وقت آسمان پر بادل چھائے ہوئے تھے وہ کیب نہ ملنے پر ایسے ہی اپنا بیگ گھسیٹے کیفے کی طرف چل دی تھی۔۔۔

کیفے روڈ کے دوسری طرف تھا وہ ایک نظر دائیں بائیں ڈال کر احتیاط سے سڑک کروس کرنے لگی تھی جب ایک گاڑی تیزی سے آتی اسے اڑا کر جا چکی تھی وہ سڑک کے بل نیچے گڑی تھی اس کے سر سے فورا خون نکلنے لگا تھا اس کے گرد لوگ جمع ہونے لگے تھے انہیں لوگوں میں کھڑا ایک شخص طنزیہ مسکراہٹ سے بڑبڑایا تھا

مل گئے پیسے۔۔۔ وہ بڑبڑاتا ہوا اگے بڑھ گیا تھا

وہ گھر میں داخل ہوا تو معمول کے برخلاف آج گھر میں کافی خاموشی تھی وہ لاؤنج میں ایک نظر ڈالتا اپنے کمرے میں گیا تھا

کمرے میں داخل ہوتے ہی اس کی نگاہ بے ساختہ صوفے پر آنکھیں موندے بیٹھی آنرل پر پڑی تھی اس کی موجودگی محسوس کرتے آنرل نے دھیرے سے اپنی آنکھیں کھول کر اسے دیکھا تھا اس کی آنکھوں میں ہلکی ہلکی سرخی صاف دکھائی دے رہی تھی

آپ نے کبھی بتایا نہیں آپ کی پہلی بیوی کہاں ہے؟؟ سپاٹ سے لہجے میں اس نے پوچھا تھا اس کا لہجہ کسی بھی احساس سے عاری تھا براق نے اسے حیرت سے دیکھا تھا

تمہیں اس بارے میں کس نے بتایا آنزل؟؟ براق نے اسے سنجیدگی سے دیکھتے پوچھا تھا
آپ نے میرے سوال کا جواب نہیں دیا پہلے میں نے پوچھا تھا۔۔۔ اس نے پرسکون لہجے میں پوچھا
اس کی ڈیٹھ ہو چکی ہے اب تو ایک عرصہ گزر چکا ہے۔۔۔ وہ بھی سپاٹ سے لہجے میں بولا تھا

اور اب کا بیٹا کہاں ہے؟؟ مزید پوچھا گیا

براق نے اب کی بار غصے سے اسے دیکھا تھا

انتاسب کچھ تمہیں پتا چل گیا ہے تو یہ بھی تمہیں پتا ہو گا کہ وہ دونوں اب اس دنیا میں نہیں ہیں۔۔۔ اس کو سرخ آنکھوں سے گھورتے اس نے جواب دیا تھا

ان کی ڈیٹھ کیسے ہوئی؟؟ وہ بے رحم بنی اس کے زخم کھرید رہی تھی جو بہت مشکل سے بھرے تھے
ایسے ہی ایک گھر میں وہ جل کر مر گئے تھے۔۔۔ تین سال کا تھا میرا بیٹا وہ اور میری بیوی ایسے ہی ایک گھر میں
زندہ جل کر مر گئے۔۔۔ اور پتا ہے کس کی وجہ سے وہ مرے؟؟ میری وجہ سے۔۔ اس کے لہجے میں اذیت تھی
اور کچھ جاننا چاہتی ہو؟؟ اس کے قریب آتے ناپسندیدگی سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھ رہا تھا اس کے چہرے کی
طرف دیکھتے آنزل کو احساس ہوا تھا کہ وہ یہ سب پوچھ کر کتنی بڑی غلطی کر چکی تھی
س۔۔۔ سوری براق۔۔

شٹ اپ۔۔۔ تم جیسی احساس سے عاری لڑکی میں نے اپنی زندگی میں نہیں دیکھی تم میں اور میری مائی امور میں زمین آسمان کا فرق ہے۔۔۔ مجھے افسوس ہو رہا ہے میں نے تم سے نکاح کیا۔۔۔ وہ بولتا ہوا روم سے نکلتا گھر سے ہی نکل گیا تھا

اس کے جانے کے بعد آنزل کو بس ایک ہی لفظ سنائی دے رہا تھا " (mi amore مائی امور) اس کے دل کی دھڑکن تیز ہوئی تھی خوف و گھبراہٹ سے اس کی ہتھیلیاں بھیگنا شروع ہوئی تھیں تو کیا اس کے ساتھ وہ سب کچھ کرنے والا سائیکو انسان براق تھا؟؟ مختلف سوال اس کے ذہن میں گردش کر رہے تھے اب اس کا دل کر رہا تھا وہ یہاں سے کہیں دور بھاگ جائے لیکن وہ یہاں سے بھاگ کر کہاں جاسکتی تھی؟؟

اس کی صرف ماریہ سے بنتی تھی اور وہ بھی جاچکی تھی اب یہاں رہنے کے علاوہ اس کے پاس کوئی جگہ نہیں تھی کافی دن یوہی گزر گئے تھے براق نہ آنزل کو بلارہا تھا اور نہ ہی آنزل براق سے بات کر رہا تھا مگر مشکل تو یہ تھی کہ دونوں ہی اپنی اپنی دیوار بڑی کرتے ہوئے ایک دوسرے کو بلانے سے گریز کر رہے تھے براق کے دل بدن اپنے کام میں مصروف ہونے سے اس کی صحت گرنے لگی تھی اس کی خراب طبیعت کو دیکھتے دلاور نے براق کی خاطر آنزل سے بات کرنے کا سوچا تھا

وہ آج اسی سلسلے میں اس سے ملنے گھر آیا تھا لاؤنچ میں بیٹھتے ہی اس نے میڈ کو آنزل کو بلانے کا کہا تھا وہ جو اپنے کمرے میں بیٹھی سستار ہی تھی میڈ کے دلاور کے بلانے کی خبر پر ناک منہ چڑھا کر باہر آئی تھی

اسلام علیکم! دلاور نے اسے ایک نظر دیکھا تھا جس کی خود کی حالت بھی براق جیسی ہی تھی
وعلیکم السلام! براق گھر نہیں ہیں۔۔۔ آئزل نے سیدھا جواب دیا تھا

میں براق سے نہیں تم سے ملنے آیا ہوں آئزل۔۔۔ دلاور کی بات پر اس نے اسے سوالیہ نگاہوں سے دیکھا تھا
آئزل براق نے مجھے بتایا ہے جو تم دونوں کے درمیان ہوا مگر تم اچھا نہیں کر رہی اس کے ساتھ۔۔۔
ہنہ میں اچھا نہیں کر رہی؟ یا آپ کا دوست جس نے مجھ سے جھوٹ بولا اور یہاں تک کہ مجھے مارا بھی اور اب
پاگلوں کی طرح مجھے اس گھر سے بھی نہیں نکلنے دیتا۔۔۔ وہ اس کی بات پر بھڑک ہی اٹھی تھی اسے کہاں منظور تھا
کہ کوئی اسے قصور وار ٹھہرائے۔

اس کے مارنے والی بات پر دلاور حیران رہ گیا تھا کیونکہ براق نے اس بارے میں دلاور سے کوئی بات نہ کی
تھی۔۔۔

پہلی بات اس نے تم سے جھوٹ نہیں بولا آئزل اس نے بس تم سے اپنی پہلی شادی کا چھپایا تھا اور تم اس سب میں
خود معصوم نہیں بن سکتی کیونکہ سکیڈل تم نے ہی بنوایا تھا اور رہی بات براق کے مارنے کی اس نے مجھے اس
بارے میں کچھ نہیں بتایا تھا مگر میں اس سے اس بارے میں بات کروں گا لیکن اس سے پہلے میں تمہیں اس کے
ماضی کے بارے میں بتانا چاہتا ہوں ویسے یہ باتیں تمہیں براق خود بتاتا تو اچھا تھا مگر وہ ماضی کو یاد کر کے مزید
اذیت میں چلا جاتا۔۔۔ دلاور نے ایک گہرا سانس خارج کیا تھا اور اسے بتانا شروع کیا تھا
ماضی:

براق کا بزنس اس وقت ڈاؤن جا رہا تھا ہر طرف سے نقصان ہو رہا تھا اس نے اپنی پسند سے شادی کی تھی اور اس کا ایک بیٹا اس وقت تین سال کا تھا سب کچھ اچھا جا رہا تھا مگر ایک چیز تھی جس سے اس کی بیوی اور اس کے درمیان لڑائی رہتی تھی براق اپنا غصہ قابو نہ کر پاتا تھا اور اکثر اپنی بیوی کو بھی مارتا تھا وہ اس سے محبت کرتی تھی اسی وجہ سے وہ خاموش رہتی تھی اس نے کبھی کسی کو نہیں بتایا تھا کہ براق اسے مارتا ہے۔۔۔

انہی دنوں میں براق لوگوں کی باتوں میں آتا کسینو جانے لگا تھا وہ ہر روز تقریباً جو اکیلے تھا اس کی قسمت ہر بار ساتھ نہ دے پاتی تھی جس وجہ سے وہ ہارتا جاتا تھا بزنس میں گھٹا اوپر سے جوے کی عادت نے اس کا دماغ خراب کر دیا تھا وہ جب بھی گھر آتا تو نشہ میں دھت ہوتا اور اپنی بیوی کو مارتا۔۔۔

اسی دوران اسے پیسے کی شدید ضرورت تھی کیونکہ جینے کی خواہش میں اسے کچھ نہیں دکھائی دے رہا تھا اس نے لوکل کچھ لوگوں سے ایک ملین ڈالر ادھار لیے اور بد قسمتی سے وہ بھی ہار گیا اب چونکہ اس دوران کپنی بھی تقریباً بند ہونے والی تھی اور اس کے پاس واپس کرنے کو پیسہ نہ تھا اس وجہ سے وہ بنا اپنی فیملی کا سوچے کچھ دنوں کے لیے چھپتا ہوا اشکا گو چلا گیا اس نے اپنی بیوی کو بتایا تھا کہ وہ یہاں بزنس کے سلسلے میں آیا تھا مگر اس کی حقیقت کا اس کی بیوی کو علم نہ تھا اس دوران ہی اس کی اپنے کافی سال پرانے دوست دلاور سے دوبارہ ملاقات ہوئی تھی

اس کو شراب اور جوے کی عادت میں مبتلا پا کر دلاور نے اس کا علاج کروانا شروع کر دیا تھا

انھیں نہیں معلوم تھا کہ اس دوران اس کی بیوی اور بیٹے پر کیا قیامت گزر رہی تھی جن لوگوں سے براق نے پیسے لیے تھے وہ براق کے گھر پر پہنچ گئے تھے مگر اسے گھر پر نہ پا کر اس کی بیوی اور بیٹے کو دیکھتے اس شخص کے ساتھیوں نے گھر کا سارا سامان توڑ دیا تھا اور اسے ایک ہفتے کے اندر اندر رقم واپس کرنے کو کہی تھی اس کی بیوی نے براق سے کئی بار رابطہ کرنے کی کوشش کی تھی مگر اس سے رابطہ نہ ہو پا رہا تھا ایک ہفتے بعد وہ لوگ واپس آئے تھے مگر اپنے پیسے کو نہ پا کر اور اس کی خوبصورت بیوی کو دیکھ کر ان کی نیت خراب ہوئی تھی اور انھوں نے اس کا ریپ کرتے اسے اس کی بیٹے کے سامنے مار دیا تھا اس کا بیٹا روتا ہوا اپنی ماں کے پاس بیٹھا تھا جبکہ ان لوگوں نے پکڑے جانے کے ڈر سے گھر کو آگ لگا دی تھی اور براق جو اس رات ہی دلاور سے پیسے لے کر واپس آیا تھا تاکہ ان لوگوں کو واپس کر سکے اپنے گھر کو جلتا دیکھ کر وہ وہی بیٹھتا چلا گیا تھا

پولیس آفس میسن جو اس کا دوست تھا اس نے یہ کیس لیا تھا بظاہر یہ حادثہ دکھنے والے واقعے کی کہانی کا علم جب انھیں ہوا تھا تب دلاور اور میسن کی وجہ سے براق نے ان لوگوں کو سزا دلوائی تھی

اپنی بیوی اور اولاد کو کھو کر اسے ہوش آیا تھا کہ اس نے کیا کر دیا تھا اس کی محبت کی شادی تھی اس کی بیوی اس سے حد سے زیادہ محبت کرتی تھی مگر بدلے میں اس نے اسے کیا دیا تھا؟؟

جب اسے اپنی بیوی کی پوسٹ مارٹم رپورٹس ملی تھی تب وہ اندر سے مر گیا تھا اور اپنے چھوٹے سے بیٹے کی جلی ہوئی لاش دیکھ کر اس کا بچا کچا وجود بھی بکھر گیا تھا

تین سال تک وہ ایک ہی کمرے میں بند رہا تھا اس کی کچنی دلاور نے دوبارہ شروع کر دی تھی مگر اسے اس میں کوئی انٹر سٹ نہ تھا لیکن پھر دلاور اور میسن کے سمجھانے پر وہ واپس زندگی گزارنا شروع ہوا تھا لیکن ایک حکم تھی پچھتاوا تھا جو اس کو جینے نہیں دے رہا تھا

آنزل سے نکاح سے پہلے بھی اس نے ایک دن میسن سے بات کی تھی وہ دوبارہ شادی کرنے سے ڈر رہا تھا مگر میسن کے سمجھانے پر اس نے آنزل سے نکاح کر ہی لیا تھا

آنزل سے شادی کے بعد اس کی زندگی حسین ہو گئی تھی مگر جب اس نے اس دن آنزل کو تھپڑ مارا تھا تب اسے خود وہی پرانے براق کی جھلک نظر آئی تھی جو اپنی بیوی کو شراب میں دھت ہو کر مارتا تھا

اس نے اس رات خود کو بہت سمجھایا تھا اور آنزل سے معافی مانگی تھی مگر وہ اپنے غصے کو برداشت نہ کر پاتا تھا اس کے بعد پھول والے واقعے نے اسے انکسیر کر دیا تھا وہ آنزل سے کافی بڑا تھا اسے اس وقت صحیح خوف محسوس ہوا تھا جب اس نے سوچا تھا کہ اگر آنزل اسے چھوڑ کر چلی گئی تو کیا ہو گا

وہ تمھیں کھونے سے ڈرتا ہے آنزل مگر تم نے اچھا نہیں کیا اسے دوبارہ ماضی یاد دلا کر اب اسے بار بار وہی باتیں یاد آرہی ہیں میں مانتا ہوں اس نے ہاتھ اٹھانے کا نہیں بتایا مگر وہ اس پر بھی پچھتا رہا ہو گا

میرے خیال سے تمھیں اسے ایک موقع دینا چاہیے اور اگر براق کے ساتھ کوئی بھی مسئلہ ہو تو مجھ سے رابطہ کرنا۔۔۔ دلاور اسے سب کچھ بتاتا اب اس کے جواب کا منتظر تھا جو ساکت سی بیٹھی تھی اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ کیا بولے؟

م۔۔۔ میں کوشش کروں گی۔۔۔ وہ منمنائی

اس کے ڈاکٹر سے میری بات ہوئی تھی آنزل اس نے مجھے بتایا ہے کہ براق کو دوبارہ اپنے پاسٹ کے نائٹ میئر ز آنے لگے ہیں اسے تمہارے ساتھ کی ضرورت ہے پلیز یہ میری ریکوسٹ ہے اس کی مدد کرو۔۔۔ وہ اٹھتا ہوا بولا تھا آنزل نے دھیرے سے سر ہلایا تھا دلاور جاچکا تھا مگر اسے گہری سوچ میں مبتلا کر گیا تھا

دلاور کی باتوں نے اس پر خاصا اثر کیا تھا وہ ساری نیگیٹو سوچیں سائیڈ پر رکھ کر آج براق کے لیے میڈ کی ہیلپ سے کھانا بنوا رہی تھی

ماریہ کے جانے سے اب اس کا دماغ کچھ کام کرنا شروع ہوا تھا ورنہ اس کے دماغ کو نہ سوچنے کی وجہ سے اچھا خاصا زنگ لگ گیا تھا اسے ایک بات سمجھ نہیں آئی تھی کہ ماریہ کو یہ ساری باتیں کیسے پتا چلیں گی کیونکہ دلاور کے مطابق یہ باتیں پریس سے چھپائی گئی تھیں۔۔

براق کے ڈاننگ ہال میں آنے کی آواز پر وہ ایک دم سیدھی ہو گئی تھی آج معمول کے برخلاف اسے یہاں دیکھ کر براق حیران ہوا تھا کیونکہ کافی دنوں سے ان کا آمناسامنا بھی نہ ہوا تھا اپنی حیرت پر قابو پاتے وہ اپنی مخصوص جگہ پر بیٹھ گیا تھا

اس کی بڑھی شیو اور آنکھوں کے نیچے ڈارک سرکل دیکھ کر آنزل نے اپنے لب کاٹے تھے وہ پہلے سے کمزور لگ رہا تھا وہ اپنی پلیٹ کو گھورتی بات کیسے شروع کی جائے کے بارے میں سوچ رہی تھی جب براق کی آواز اسے ہوش کی دنیا میں لائی تھی

آنزل کھانا کیوں نہیں کھا رہی تم؟؟

ج۔۔ جی وہ کھانے لگی ہوں۔۔ اس نے ممننا تے ہوئے کہا تھا اور کھانا کھانے لگی تھی

آئی ایم سوری براق۔۔۔ براق کو اٹھتے دیکھ کر وہ تیزی سے بولی تھی جواب اس کی طرف دیکھ رہا تھا مجھے اس دن وہ باتیں نہیں کرنی چاہیے تھیں۔۔۔ کیا آپ مجھے ایک موقع نہ دے سکتے؟ کیا ہم دوبارہ سے پہلے جیسے نہیں ہو سکتے ایک دوسرے کے اچھے دوست اور ساتھی۔۔۔

آنزل مجھے تم سے نہ پہلے کوئی اعتراض تھا نہ اب ہے تمہاری باتوں نے مجھے ہرٹ کیا تھا مجھے امید نہیں تھی تم وہ سب کہو گی لیکن میں بھی دوبار شروعات کرنا چاہتا ہوں اگر تمہیں کوئی پروہلم نہیں تو ہم ایک ہفتے کے لیے کہیں گھومنے پھرنے چلتے ہیں۔۔۔ اس کے ٹیل پر رکھے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر براق نے پوچھا تھا آنزل نے دھیرے سے اپنا سر بلایا تھا اس گھر سے تو اب ویسے بھی اسے کوفت ہونے لگی تھی

آپ پلیز ہم دونوں کی یہاں ایک پک بنا دیں۔۔۔ اپنا موبائل ایک لڑکی کو پکڑاتے آنزل تیزی سے براق کے پاس آئی تھی براق نے مسکراتے ہوئے اس کے گرد اپنا حصار ڈالا تھا اس لمحے کو کیمرے نے قید کر لیا تھا براق ایک ہفتے آفس سے چھوٹی لے کر آنزل کے ساتھ نیویارک میں ہی گھوم رہا تھا وہ لوگ مختلف جگہوں پر گھوم کر آچکے تھے اور اس وقت وہ سینٹرل پارک میں موجود تھے جہاں پر گھومتے پھرتے جگہ جگہ رکتے آنزل اس کے ساتھ یادگار تصویریں بنا رہی تھیں

براق مجھے اس کے بعد لبرٹی اسٹیچو دیکھنا ہے۔۔۔ وہ آفس کریم کھاتی براق سے بولی تھی ہم اوکے جانِ براق۔۔۔ اس کے ماتھے پر لب رکھتا وہ گہری آواز میں بولا تھا براق کے ساتھ اسٹیچو آف لبرٹی کے سامنے آنزل نے ڈھیروں تصویریں بنوائیں تھیں

پورا دن گھومنے پھرنے کے بعد وہ واپس گھر آنے کی بجائے ایک مہنگے سے ریسٹورنٹ میں ڈنر کے بعد آئزل کی فرمائش پر اس نے ایک سوٹ بک کروایا تھا سپیشلی آج رات کے لیے۔۔۔ وہ لوگ اس وقت اپنے سوٹ میں تھے آئزل روم کی ونڈو سے باہر نظر آتے نیو ریا رک کو دیکھتی خوشی سے بولی تھی

واؤ براق یہاں سے سب کچھ کتنا پیارا لگ رہا ہے۔۔۔ براق نے اس کی بات سنتے مسکراتے ہوئے اس کو پیچھے سے اپنے حصار میں لیا تھا اس کے لیے یہ نئی چیز تھی مگر آئزل کے ساتھ دیکھنے پر اسے یہ منظر بھی حسین لگ رہا تھا

براق کیا آپ کو مجھ پر غصہ آیا تھا جب آپ کو پتا چلا تھا کہ میں نے دبئی میں رپورٹرز کو بتایا تھا؟؟ اس نے بے ساختہ براق سے پوچھا تھا

ہاں بہت آیا تھا لیکن پھر تمہاری وجہ سے زندگی حسین لگنے لگی تھی اس وجہ سے تمہیں جانتے ہی کچھ نہ کہا تمہیں شاید اس دن بھی نہ بتاتا اگر تم مجھے غصہ نہ دلاتی۔۔۔ اس کے گال پر لب رکھتے وہ بولا تھا

ماریہ کے کہنے پر میں نے وہ سب کیا تھا براق۔۔۔ پتا نہیں کیسے میں اس پر اندھا یقین کرنے لگی اور اس کی باتیں مانتی گئی۔۔۔ وہ پیشیاں سی بولی تھی

کیا تمہیں ماریہ نے میری پہلی شادی کے بارے کی بتایا تھا؟؟ براق نے اس کا رخ اپنی طرف کرتے پوچھا تھا

ہاں۔۔۔ اس نے کہا تھا کہ آپ مجھے ماریں میں یہی ڈیزرو کرتی ہوں۔۔۔۔۔ وہ نم لہجے میں بولی تھی

آئی ایم سوری آئزل۔۔۔ میں نے دوبارہ تھراپی لینا شروع کر دی ہے میں کبھی بھی تم پر دوبارہ ہاتھ اٹھانے کا سوچوں گا بھی نہیں۔۔۔ اسے زور سے خود میں بھیختے اس نے وعدہ کیا تھا آئزل نے بھی اس کے گرد اپنا حصار ڈالتے اپنی آنکھیں بند کی تھیں

کیا آپ کو مجھ سے محبت ہے؟؟ اس نے دھیمی آواز میں براق سے پوچھا تھا

محبت۔۔۔ وہ لفظ بڑا اتار کا تھا

محبت کا تو پتا نہیں لیکن تمہارے لیے پوزیسیو بہت ہوں۔۔۔ تمہیں کسی کے ساتھ دیکھ نہیں سکتا۔۔۔ اس دن جب کسی نے تمہیں پھول بھجوائے تھے میرا دل کیا تھا اس شخص کو مار دوں۔۔۔ وہ شدت سے بولا تھا آئزل کو بے ساختہ وہ گلاب اور خون والا واقع یاد آیا تھا جو اس کو سائیکو انسان نے جیمز کابلڈ پھول کے ساتھ پارسل کیا تھا وہ تو بھول ہی گئی تھی کہ براق نے اسے مائی امور بھی بلایا تھا مگر اتفاق سمجھتے وہ اس بات کو نظر انداز کر گئی تھی اچانک ہی اس کے ماتھے پر گھبراہٹ سے پسینہ چمکنے لگا تھا دل تیزی سے دھڑکنے لگا تھا

آئزل کیا ہوا ہے تم ٹھیک ہو؟؟؟ اس کا چہرہ زرد پڑتے دیکھ کر براق نے پریشانی سے پوچھا تھا

ج۔۔۔ جی مجھے ریٹ کرنی ہے سارا دن گھومنے کے بعد اب تھک گئی ہوں۔۔۔ وہ دھیمی آواز میں بولی تھی براق نے نرمی سے اس کے سر پر لمس چھوڑتے اسے آرام کرنے کا کہا تھا اور خود بھی فریش ہونے چلا گیا تھا جبکہ آئزل سختی سے آنکھیں میچ کر سونے کی کوشش کرنے لگی تھی براق فریش ہو کر اس کے گرد حصار ڈال کر لیٹ گیا تھا آئزل ایک پل کو اپنا سانس روک گئی تھی مگر پھر تھوڑی ہی دیر میں وہ سکون سے آنکھیں موند گئی تھی

وہ واشروم میں فریش ہونے کو آئی تھی وہ اپنا چہرہ دھو رہی تھی جب اچانک اس نے پانی ہاتھ میں جمع کیا تو سرخ رنگ کا پانی دیکھ کر چیختے ہوئے اس نے پانی گرایا تھا اس کی بے ساختہ نگاہ ٹل سے نکلتے پانی کی طرف گئی تھی اس

میں سے پانی کی جگہ سرخ رنگ کا خون کی طرح پانی نکل رہا تھا اس کی بے ساختہ نگاہ پیشے کی طرف گئی تھی اپنے منہ پر وہی سرخ رنگ پانی دیکھ کر وہ اپنے بازو سے منہ صاف کرنے لگی تھی

مائی امور۔۔۔ سرد بھاری آواز سن کر وہ اپنی جگہ ساکت ہو گئی تھی اس کی نگاہ پیشے سے اپنے پیچھے کھڑے شخص سے ٹکرائی تھی اس بار اس کا چہرہ صاف دکھائی دے رہا تھا وہ براق تھا اسے دیکھتے ہی وہ سرد سی مسکراہٹ کے ساتھ اسے گھورنے لگا تھا

میں تمہارے لیے کسی بھی شخص کو مار سکتا ہوں۔۔۔ مائی امور۔۔۔ اور یہ دیکھو جیمز کا ہاتھ جس سے اس نے تمہیں چھوا تھا۔۔۔ اس کے آگے ایک کٹا ہوا ہاتھ کرتے براق بولا تھا

آنزل چیختے ہوئے اس سے دور ہٹی تھی خوف سے اس کا دل بند ہونے کو تھا

آنزل۔۔۔ آنزل۔۔۔ اٹھو برا خواب دیکھ رہی تھی تم۔۔۔ اسے نہیں پتا اسے کیا ہوا تھا مگر جب وہ مکمل ہوش و حواس میں لوٹی تھی تو اس نے خود کو براق کے حصار میں پایا تھا جو اس کی کمر کو ہلکے ہلکے سہلاتا اس کے کان میں سرگوشی کرتا اسے دلاسا دے رہا تھا

اپنے خواب کو یاد کرتے اس کے خوف سے رونگٹے کھڑے ہو گئے تھے مگر خود کو قابو کرتے اس نے اپنے دماغ میں دھرایا تھا کہ اس نے صرف ایک برا خواب دیکھا تھا۔۔۔

اس کے پر سکون ہونے پر براق نے سکون کا سانس لیا تھا ورنہ نیند میں اسے چیختے دیکھ کر وہ ڈر گیا تھا۔۔۔

ایک ہفتہ ایک دوسرے کے ساتھ گزار کر وہ واپس اپنی معمول کی روٹین میں مصروف ہو گئے تھے ایک مہینہ گزر گیا تھا ان کے درمیان سب کچھ ٹھیک ہو گیا تھا براق ہر ویک اینڈ پر آئزل کو باہر لے کر جاتا تھا اور اسے گھما پھرا کر لاتا تھا

انہی دنوں کام کے سلسلے میں براق دو دن کے لیے بوٹن گیا ہوا تھا آئزل باہر لان میں بیٹھی تھی جب اس کے موبائل پر ایک میسج آیا تھا

اس نے وہ میسج کھول کر پڑھا تو ماتھے پر ڈھیروں بل نمایاں ہوئے میسج کچھ یوں تھا اگر براق کی حقیقت جاننا چاہتی ہو تو سیکنڈ فلور پر دائیں طرف والے آخری روم میں جا کر دیکھ لو تمہیں پتا چل جائے گا وہ کون ہے۔۔۔ میسج کسی پرائیویٹ نمبر کی طرف سے کیا گیا تھا

وہ میسج کو انکور کرتی موبائل سائیڈ پر رکھ چکی تھی مگر اب اسے تجسس ہونے لگا تھا کہ سیکنڈ فلور پر کیا ہے کیونکہ براق نے اسے سیکنڈ فلور پر جانے سے منع کیا ہوا تھا وہ تھوڑی دیر بیٹھنے کے بعد تجسس سی اٹھی تھی اور میڈ سے سیکنڈ فلور کی کیمز لے کر وہ سیکنڈ فلور کے لاسٹ روم کی طرف چل دی تھی

وہ دھڑکتے دل کے ساتھ روم کا دروازہ کھولتے اندر داخل ہوئی تھی روم میں خاصا اندھیرا تھا اس نے اپنے موبائل کی لائٹ اون کرتے سوچا اون کیا تھا پورے کمرے میں روشنی چھا گئی تھی وہ کمرہ بالکل صاف تھا مگر وہاں موجود چیزیں دیکھ کر آئزل کی سانس رک گئی تھی

وہاں جگہ جگہ دیواروں پر آئزل کی مختلف تصویریں تھیں اس کے آفس سے لے کر گھر تک کی یہاں تک کہ اس کے بیڈ پر بیٹھنے تک کی بھی وہ آگے بڑھی تھی جب اس کی نگاہ ایک تصویر پر پڑی تھی وہ تصویر اس دن کی تھی جب وہ سائیکو انسان اس کے کمرے میں آیا تھا

اس کے پورے وجود میں خوف سے سننا ہٹ ہونے لگی تھی

اس کی اچانک نگاہ الماری کی طرف گئی تھی وہ کائنیتی ٹانگوں سے الماری کے قریب گئی تھی اس نے الماری

دھیرے سے کھولی تو اس میں موجود چیزیں دیکھ کر اس نے خود کو چیخ مارنے سے روکا تھا

اس کے اندر آئزل کی وہ چیزیں موجود تھیں جو وقتاً فوقتاً اس کے پاس سے غائب ہونے لگی تھی اس کا فیورٹ

سٹالر بھی یہاں موجود تھا

اس کو اب پکا یقین ہو گیا تھا کہ اسے ڈرانے والا سائیکو انسان براق ہی ہے لیکن اس نے ایسا کیوں کیا تھا اس کا

جواب تو صرف وہ ہی دے سکتا تھا

اس کو اس کی باتیں یاد آنے لگی تھیں کیسے اس نے اسے ہر پل ڈرایا تھا اور اسے پاگل ثابت بھی کرنا چاہا تھا

"یو آر مائن مائی امور۔۔۔"

I wanted to destroy your innocence mi amore

اس نے اپنے کانوں پر زور سے ہاتھ رکھا تھا اور ایک نفرت بھری نگاہ روم پر ڈال کر وہ تیزی سے باہر نکلتی روم

بند کرتی کیمز واپس میڈ کو دے کر اپنے روم میں آئی تھی

وہ اب ایک پل کو بھی یہاں رہنا نہیں چاہتی تھی اس نے مدد کے لیے مہوش کو کال کی تھی

مہوش نے اس کی بات سن کر اسے اپنی ایک دوست لے گھر کچھ دیر رہنے کو کہا تھا۔۔۔ آنزل مہوش کی بات پر تیزی سے اپنا سامان پیک کرتی اپنا بیگ لے بنا کسی کو بتائے وہاں سے نکل گئی تھی

شاہواٹھیں۔۔۔ پاکیزہ نے اسے زور سے بلا کر اٹھایا تھا شاہ ویز اس کی پکار پر فوراً اٹھ کر بیٹھ گیا تھا کیا ہوا؟ طبیعت ٹھیک ہے؟؟ درد تو نہیں ہو رہا؟؟ ڈاکٹر کے پاس چلیں؟؟ اس نے اٹھتے ہی ایک ہی سانس میں اس سے کئی سوال کر ڈالے تھے

میں بالکل ٹھیک ہوں شاہو۔۔۔ میرا گول گپے کھانے کا دل کر رہا ہے۔۔۔ مجھے گول گپے کھانے لے کر چلیں۔۔۔ وہ سیدھی ہوتی۔ اسے فرمائش کرنے لگی تھی شاہ ویز نے ایک نظر گھڑی پر ڈالی تھی جو رات کے ایک کا وقت بتا رہی تھی

پاکیزہ میری جان اس وقت کہاں سے تمہیں گول گپے کھلاؤں؟؟ اس کے علاوہ اگر کچھ کھانا ہے تو بتاؤ؟؟ شاہ ویز نے اس کے بالوں کو سہلاتے کہا تھا نہیں مجھے گول گپے ہی کھانے ہیں۔۔۔ وہ بضد تھی۔۔۔
www.urdu novels mania.com

مگر اس وقت۔؟؟ شاہ ویز نے بے بسی سے اسے دیکھا تھا آ۔۔۔ آپ۔۔۔ اب مجھے گول گپے بھی نہیں کھلا سکتے۔۔۔ وہ سو سوں کرتی رونے لگی تھی شاہ ویز اس کو روتے دیکھ کر بوکھلا گیا تھا

میری جان رونا بند کرو آؤ میں تمہیں چنا چٹ بنا کر دیتا ہوں اپنے ہاتھوں سے۔۔۔ اس کے آنسو صاف کرتے شاہ ویز نے کہا تھا

سچی۔۔۔ اس نے تصدیق پائی تھی شاہ ویز نے فوراً سر ہلایا تھا اور اس کا ہاتھ پکڑتے اس کا گال چومتے اسے اٹھایا تھا

ہاں آجواب۔۔۔ شاہ ویز اس کو کچن میں لے گیا تھا پاکیزہ کی خاطر اس نے ہلکی پھلکی چیزیں بنانا سیکھ لی تھیں میری جان یہاں بیٹھ جا اور اپنے شاہ کو دیکھو۔۔۔ اسے کمر سے تھام کر شاہ ویز نے شیف پر بیٹھایا تھا پاکیزہ اسے چہرے پر مسکراہٹ سجائے دیکھنے لگی تھی جبکہ شاہ ویز تیزی سے سارا سامان نکالتا اپنا کام کرنے لگا تھا یہ پہلی بار نہ تھا کہ پاکیزہ نے ایسی فرمائش کی ہو۔۔۔ اسی وجہ سے ملازمہ نے سارا سامان پہلے ہی بنا کر فریج میں رکھ دیا تھا شاہ ویز بس اب اسے مکس کر رہا تھا

چاٹ بنانے کے بعد شاہ ویز اس کے سامنے کھڑا ہو کر اسے کھلانے لگا تھا آپ بہت اچھے ہیں شاہ ویز۔۔۔ وہ چاٹ کھانے کے بعد بولی تھی شاہ ویز نے اسے مسکرا کر دیکھا تھا جواب نیند سے جمائیاں لینے لگی تھی شاہ ویز نے سارا سامان تیزی سے سمیٹا تھا اور اسے اٹھا کر واپس روم میں لے گیا تھا جو بیڈ پر لیٹتے ہی فوراً سو گئی تھی شاہ ویز اس کا سر چوم کر اس کے ساتھ ہی لیٹ گیا تھا

ایک ہفتہ ہو گیا تھا آئزل مہوش کی دوست کے گھر رہ رہی تھی اس نے اپنا فون آف کیا ہوا تھا تاکہ براق اس کو ٹریس نہ کروالے اسے براق کا سوچ کر ہی ڈر لگنے لگا تھا اس کی دوست تمر کے ساتھ رہتے ہوئے بھی اسے ہر وقت ہی ڈر لگا رہتا تھا کہ وہ کبھی بھی اسے ڈھونڈ لے گا اور پھر جو وہ اس کے ساتھ کرے گا وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی

آزول آؤڈز کر لو۔۔۔ تمرا سے اس کے روم میں بلانے آئی تھی آؤل سر بلاتے فریش ہو کر اس کے پیچھے گئی تھی اور اس کے ساتھ ٹیبل پر بیٹھ کر کھانا کھانے لگی تھی

آگے کیا کرنے کا ارادہ ہے؟؟ تمر نے اس سے پوچھا تھا

میں نے ابھی سوچا نہیں۔۔۔ آئزل نے لب کاٹتے جواب دیا تھا

ابھی سوچا نہیں؟؟؟ اس نے عجیب نظروں سے آنزل کو دیکھا تھا

ہاں۔۔۔ میں براق سے علیحدگی لے کر واپس پاکستان جانے کا سوچ رہی ہوں۔۔۔ وہ لب کاٹتے بولی تھی

اچھی بات ہے جتنا جلدی ہو سکے یہ کام کر لو۔۔۔ تم نے اس کی حوصلہ افزائی کی

مہوش سے تمھاری بات ہوئی؟؟ آئزل نے اس سے پوچھا

نہیں۔۔۔ وہ اج کل اپنے کام میں بڑی ہے تین دن پہلے ہی اس نے جو فون کیا تھا اس کے بعد اس نے دوبارہ

نہیں کیا۔۔۔ تمر نے کھانا کھاتے ہوئے جواب دیا

آنزل نے سربلاتے پانی کا گلاس اپنے لبوں کو لگایا تھا جب گھر کی بیل بجی تھی آنزل ایک پل کو ڈر گئی تھی مگر

اسے ایک نظر دیکھتے دروازہ کھولنے گئی تھی

تمر نے دروازہ کھولا ہی تھا جب پولیس اسے سائیڈ پر دھکیلتی اندر داخل ہوئی تھی اور ارد گرد دیکھتے وہ کیسے کسی کو

ڈھونڈ رہے تھے

کچن سے باہر نکلتی آئزل کو دیکھ کر میسن نے اپنی ساتھی کو اشارہ کیا تھا

مس آئزل بزنس مین براق کے قتل کے کیس میں آپ کو گرفتار کیا جاتا ہے۔۔۔ مین کی بات سن کر اس کا سانس اٹک گیا تھا

کیا بکواس ہے یہ میں نے کسی کو نہیں مارا۔۔۔ براق کی موت کا سوچتے ہی اس کے حواس سلب ہو گئے تھے کس نے قتل کیا ہے اور کس نے نہیں یہ اب کورٹ میں ہی پتا چلے گا۔۔۔ فی میل پولیس آفیسر نے اگے بڑھ کر اس کے ہتھکڑی لگائی تھی

م۔۔۔ میں نے براق کو نہیں مارا مین۔۔۔ مین کو دیکھتے وہ چیختی تھی مگر اس کی بات کو نظر انداز کر کے وہ اپنی ساتھی کو اسے ساتھ لے کر چلنے کا بول کر باہر نکل گیا تھا

تمر پیلز مہوش کو کال کر دینا۔۔۔ وہ باہر نکلتی ایک آخری امید سے بولی تھی جب کہ اس کی آنکھوں سے آنسو نکلنے لگے تھے کس نے اور کب براق کو مار دیا اور اسے خبر بھی نہ ہوئی اور اب اسے ہی اس کے قتل کے جرم میں پھنسا بھی دیا گیا تھا

تین دن سے وہ جیل میں پڑی تھی کوئی بھی اس سے ملنے نہ آیا تھا وہ حد سے زیادہ پریشان تھی کبھی بیٹھے بیٹھے وہ براق کا سوچ کر رونے لگتی تو کبھی خود کو یہاں قید پا کر وحشت سے آنکھیں موند لیتی

اٹھو لڑکی تم سے ملنے کوئی آیا ہے آئزل نے آنکھیں کھول کر دیکھا تو باہر دلاور کو کھڑا پایا اسے ایک پل کو یہاں سے نکلنے کی امید ہوئی تھی

آئزل میں تم سے صرف ایک بات پوچھوں گا کیا تم نے براق کو مارا؟؟ دلاور کا لہجہ سخت تھا
ن۔۔۔ نہیں دلاور میں نے براق کو کچھ نہیں کیا۔۔۔ وہ چیختی تھی

تو کیا تم نے قتل نہیں کیا؟؟

نہیں میں اسے کیوں ماروں گی؟؟ وہ نم لہجے میں بولی تھی

پھر تم بھاگی کیوں تھی؟؟ اس نے پوچھا تھا

م۔۔۔ میں براق سے لڑ کر کچھ دنوں کے لیے تمر کے گھر گئی تھی کیا واقعی براق کو کسی نے مار دیا ہے؟؟ اس نے

آخری بات کا نیتی آواز میں پوچھی تھی

ہمم۔۔۔ قتل والی جگہ پر تمہاری انگلیوں کے نشان اور تمہارا سٹالر ملا ہے۔۔۔ دلاور کی بات سن کر اس نے بے

ساختم لب کاٹے تھے

دلاور میں نے واقعی براق کو نہیں مارا وہ سکتے ہوئے بولی تھی

میں تمہاری مدد کرنے کی کوشش کروں گا آئزل لیکن سارے ثبوت تمہارے خلاف ہے۔۔۔ دلاور ایک

افس بھری نگاہ روتی ہوئی آئزل پر ڈال کر چلا گیا تھا جبکہ وہ پیچھے اب اوپنچی اوپنچی آواز میں رونے لگی تھی۔۔۔

یہاں سے نکلنا اب اس کے لیے مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن تھا

مہوش بھی ایک بار آئزل سے جیل میں ملنے آچکی تھی سارے ثبوت آئزل کے خلاف تھے دلاور نے اس کے لہے

شہر کا بہترین وکیل کروایا تھا

آج براق کے قتل کیس کی ہرینگ تھی جس میں آئزل کے خلاف سارے پختہ ثبوت پیش کر دیے گئے تھے جبکہ

براق کے جاننے والے ڈاکٹر نے آئزل کی دماغی حالت صحیح نہ ہونے کا بتایا تھا جس کی وجہ سے آئزل کا پروپر

چیک اپ کروانے کا حکم جاری کیا گیا تھا

وہ جیل میں اب واقعی میں پاگل ہونے لگی تھی جیسے اسے پوچھ گچھ کی جارہی تھی اس کا میڈیکل کیا جا رہا تھا اسے ایسا محسوس ہونے لگا تھا کہ اس نے ہی کہیں براق کو مار نہ دیا ہو

وہ ہر روز روتے ہوئے سوتی تھی اور اٹھ کر پورا دن جیل کے کونے میں خاموش بیٹھی دیواروں کو نکتے رہتی تھی یہاں تک کہ وہ کھانا بھی مشکل سے ہی کھا رہی تھی جس سے وہ کمزور ہوتی جارہی تھی

باہا ہمارے ثبوت اس کے خلاف ہے اور میڈیکل میں بھی اس کو پاگل ثابت کر دیا جائے گا۔۔۔ آخر ہمارا مقصد پورا ہونے ہی والا ہے اور ایکس تم نے بہت اچھا کام کیا ہے جیسے ہی رقم ہاتھ لگے گی تمہیں تمہارا دس فیصد حصہ مل جائے گا۔۔۔

اندھیرے میں کھڑا وجود ایکس سے ہنستے ہوئے بولا تھا آخر وہ اپنے مقصد کے اتنے قریب جو پہنچ چکا تھا ہمم۔۔۔ مجھے بھی بے صبری سے فائنل ہمرینگ کا انتظار ہے آخر میرا آئزل کوڈرانا اور وہ لیڈرز بھیجناب واقعی اسے پاگل ثابت کرنے والے ہیں

وہ جائے گی پاگل خانے اور ہمیں اس کے شوہر کی دولت مل جائے گی۔۔۔ ایکس کی خوشی کی انتہا تھی اس نے ہی آئزل کو آفس میں ڈرایا تھا اور اس کے بعد آئزل کو براق کے سامنے بھی دماغی مریضہ ثابت کیا گیا تھا تا کہ براق کے قتل کے بعد انہیں آسانی ہو سکے اور وہ آرام سے اسے پاگل ثابت کر سکیں اور جو روم براق کے گھر تھا وہ بھی براق کے ملازموں کو دے کر ان لوگوں نے سیٹ کر دیا تھا سارا پلین پری پیرڈ تھا انہوں نے ہی وہ میسج آئزل کو کیا تھا جس کے مطابق آئزل ڈر کر بھاگ گئی تھی جس سے براق کو بھی آسانی سے قتل کر دیا گیا تھا

آنزل کے فنگر پرنٹس اس روم کے ڈور سے انھوں نے لیے تھے اور سکارف اس کا وہاں موجود الماری سے لیا گیا تھا

ہنہ اچھا ہے سڑے گی جیل میں اس کا اٹیٹیوڈ ویسے بھی مجھے کچھ خاص پسند نہ تھا۔۔۔ ایکس ز ہر خند لہجے میں بولا تھا

تین دن بعد:

آج کورٹ کی طرف سے براق کے کسی قریبی رشتے دار کو بلایا گیا تھا تاکہ اس سے ملا جاسکے کیونکہ اس کی پروپرٹی اور بزنس بھی کسی کو سونپا جانا تھا

دلاور اپنے وکیل کے ساتھ وہاں بیٹھا اس کے لیگل رشتے دار کا انتظار کر رہا تھا ایک لڑکی بلیک ڈریس میں چلتی ہوئی اندر آئی تھی اس کی آنکھیں مسکرا رہی تھیں

ہیلو مائی نیم از مہوش۔۔۔ وہ اپنے گولڈن بالوں میں ہاتھ پھیرتی ہوئی بولی تھی

میں براق کی دور کی رشتے دار ہوں۔۔۔ اس نے اپنا تعارف کروایا تھا اور کرسی پر بیٹھ گئی تھی

دلاور نے اسے حیرت سے دیکھا تھا کہ یہ کب سے براق کی رشتے دار بن گئی تھی۔۔۔ کیونکہ دو دن پہلے ہی وہ آنزل کی دوست کی طور پر ملی تھی

وکیل کے پوچھنے پر مہوش نے اسے بتایا تھا کہ وہ براق کے انکل کی بیٹی ہے اور لیگل اب اس پروپرٹی کی

حقدار۔۔۔۔

وکیل نے اس سے کچھ ضروری کاغذات لے لیے تھے اور اسے بتا دیا تھا کہ اب براق کے بعد دودن تک پراپرٹی اس کے نام کر دی جائے گی۔۔۔

بات سنیں مس مہوش۔۔ مہوش جو وکیل کی بات سننے کے بعد جانے والی تھی پیچھے سے دلاور کی آواز سن کر ٹھٹھک کر روکی تھی اور سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھا تھا

تم کب سے براق کی رشتہ دار بن گئی؟ کہیں تم نے ہی تو براق کو مار کر آئزل کو تو نہیں پھنسیا۔۔۔ دلاور نے اسے چھوٹی آنکھیں کر کے گھورا تھا

ہنہ۔۔۔ میں بالکل نہیں اور تمیز سے بات کریں اور آئزل دماغی مریضہ ہے یہ ہمیں بھی پتا ہے اور آپ کو بھی اور اسی نے براق کو مارا ہے۔۔۔ اسے گھور کر بولتی مہوش تیزی سے چلی گئی تھی

روبن اس کا پتا کرواؤ مجھے یہ لڑکی ٹھیک نہیں لگ رہی اور عدالت سے ایک ہفتے کا مزید وقت لے لو۔۔۔

ہم مجھے بھی کچھ گڑبڑ لگ رہی ہے ایک طرف یہ لڑکی خود کو آئزل کا دوست بتا رہی ہے تو دوسری طرف اسی کے خلاف اس نے گواہی بھی دی۔۔۔ دلاور کو اس کے وکیل روبن نے جواب دیا تھا

کچھ تو گڑبڑیے ورنہ اتنی آسانی سے براق کو آئزل مار دے یہ ممکن نہیں ہے۔۔۔ دلاور کی بات نے روبن کو بھی سوچ میں مبتلا کر دیا تھا کون تھا اگر آئزل نہیں تو کون تھا وہ جس نے براق کو مارا تھا؟؟

دلاور کو مجھ پر شک ہو گیا ہے ہمیں اس کا کچھ کرنا ہو گا۔۔۔ مہوش نے اپنے سامنے کھڑے وجود سے کہا تھا

تم فکر مت کرو لگے ہاتھوں اس کا بھی کام نبٹا دیتے ہیں وہ بھی براق کے ساتھ اوپر جائے گا۔۔۔ سامنے کھڑے وجود نے سفاکیت سے کہا تھا

اب کیا کرنے والے ہیں ہم اس دلاور کا؟؟ اس وجود سے مہوش نے پوچھا تھا

ہم۔۔۔ ہم کیا کریں گے مہوش نیویارک میں تو ایکسڈینٹ ہوتے ہی رہتے ہیں۔۔۔ مہوش اس کی بات پر مسکرائی تھی

ایلیکس کو کال کرو اسے کام پر لگائیں۔۔۔ وہ وجود مسکراتا ہوا بولا تھے کیسے بے ضمیر لوگ تھے یہ جو زندہ جانوں کو مارنے کی بات بھیڑ بکریوں کی طرح کر رہے تھے

تم نے ایسے ہی اس ایلیکس کو شامل کیا ہوا ہے ورنہ ہم دونوں کو وہ دس پرسنٹ بھی اسے دینا نہیں پڑنا تھا۔۔۔۔۔ مہوش نے ناک سیکڑ کر کہا تھا

اسے ہمارا کام کرنے دو اس کا بھی ماریہ کی طرح کام تمام کر دیں گے۔۔۔ مہوش اس کی بات پر مسکرائی تھی

دلاور اپنی گاڑی میں بیٹھا گھر جا رہا تھا جب سگنل پر بیک لگانے سے اس کی کار کی بریک نہیں لگی تو اسے علم ہوا تھا کہ اس کی کار کی بریک فیل کر دی گئی ہیں۔۔۔۔۔

اس کا پہلا شک مہوش کی طرف گیا تھا اب اسے پکا یقین ہو گیا تھا کہ مہوش نے ہی براق کو مروایا تھا

وہ ہائے وے سے گاڑی دوسری طرف لے گیا تھا مگر پھر بھی وہ گاڑی کو کنٹرول نہیں کر پا رہا تھا

ٹھا۔۔۔ اس کی گاڑی زور سے سامنے والی گاڑی سے ٹکرائی تھی۔۔۔۔۔

آخری بار بند ہوتی آنکھوں سے دلاور کو بس ایمبولینس کے سائرن کی آواز سنائی دی تھی

تم نکے انسان ایک کام تمہیں دیا تھا تم وہ بھی نہیں کر پاتے مہوش اور وہ وجود ایلیکس پر چیخ رہا تھا چوبیس گھنٹے گزر گئے تھے دلاور کے ایکسڈینٹ کو اور وہ بچ گیا تھا اور اس وقت ہو سپتال میں موجود تھا

میں نے بریک فیل کی تھیں اب اگر وہ نہیں مرا تو اس میں میرا کیا قصور؟؟ ایکس غصے سے بولا تھا سامنے کھڑے وجود نے اس میں بغاوت اٹھتے دیکھ کر اپنی جیکٹ سے گن نکالی تھی اور تین گولیاں اس کے سینے میں اتار دی تھیں ایکس گولیاں لگنے سے زمین پر گرا تھا اور تڑپتے ہوئے اس کے وجود اب حرکت کرنا بند کرنے لگا تھا

تم تیاری کرو مہوش ہم دونوں خود اس دلاور کا کام تمام کرنے جائیں گے۔۔۔

اوکے میں ہو سپٹل کے سسٹم کو یک کرواتی ہوں تم آجاؤ۔۔۔ مہوش نخوت سے ایکس کو دیکھتی بولی تھی اور باہر چلی گئی تھی

دلاور دوائیوں کے زیر اثر گہری نیند میں تھا اس کے سر پر گہری چوٹ لگی تھی جبکہ اس کے بائیں بازو پر فریکچر آیا تھا

اور اس کی ٹانگ پر بھی پلاسٹر لگا ہوا تھا وہ وجود مہوش کے ساتھ دلاور کے قریب کھڑا اسے دیکھ رہا تھا وہ لوگ ایک نرس کو پیسے دے کر یہاں آئے تھے اس وجود نے مہوش کو زہریلی مسکراہٹ پاس کرتے اس سے کوئی سرنج لینا چاہی تھی

جب دلاور نے اپنی آنکھیں دھیرے سے کھول کر خود پر جھکے وجود کو دیکھا تھا

تم۔۔۔ دلاور کی آنکھوں میں بے یقینی تھی وہ وجود کوئی انجکشن وہاں موجود ڈرپ والی بوٹل میں لگا رہا تھا ہائے ہسینڈ۔۔۔ ایلف طنزیہ بولی تھی

تم یہ کیا کر رہی ہو؟؟ دلاور نے اس کے ہاتھ میں غالی انجکشن دیکھ کر پوچھا تھا

تمہارے دن پورے ہو گئے ہیں دلاور اب تم بھی اپنے دوست کے پاس جاؤ۔۔۔

کیا تم نے براق کو مارا ہے؟ دلاور نے بے یقینی سے اس کی بات ان کر پوچھا تھا

ہاں بالکل میں نے ہی اسے مارا ہے محبت کرتی تھی میں اسے لیکن مجھے چھوڑ کر اس نے اس لڑکی سے شادی کر لی

اور مجھے ایک نظر تک نہ دیکھا۔۔۔ وہ اس کے قریب سٹول پر بیٹھ گئی تھی مہوش اس جے کے پاس ہی کھڑی

تھی

اس کی بیوی کے مرنے کے بعد بھی میں نے اس کی زندگی میں دوبارہ داخل ہونا چاہا تھا مگر وہ نہیں مانا اور مجبوراً

مجھے تم سے ایک بچے کے باپ سے شادی کرنی پڑی پھر میں نے اسے تباہ کرنے کا ارادہ کیا دس سال لگے مجھے یہ

سب کرنے میں۔۔۔ میں نے مہوش کو ڈھونڈا جو براق کے باپ کی چچا زاد بیٹی تھی اسے میں نے براق کے آفس

میں جو ب دلوائی اور پھر اسے تباہ کرنے کے لیے میں نے اس کی کپنی کے کاغذات چوری کروا کر بھی دوسری

کمپنیوں کو دیے مگر وہ ہمیشہ کامیاب ہی ہوتا رہا پھر آئزل آئی اور میں نے اس کے ذریعے براق کو مارنے کا سوچا

کیونکہ وہ میرا تو ہو نہیں سکتا تھا اور میں اسے کسی کا ہونے نہیں دے سکتی تھی

www.urdu novelsmania.com

میں نے ماریہ اور ایلکس کی مدد سے آئزل کو پاگل اور ذہنی مریضہ ثابت کروایا تاکہ اس کو آسانی سے براق کے

قتل میں پھنسا یا جائے اور پھر سارا پلان کامیاب کرنے کے لیے مجھے مہوش کے ساتھ کی ضرورت تھی مہوش کو

دولت چاہیے تھی اور مجھے دو کت پلس براق کی موت اب تمہارے رہنے کا بھی کوئی فائدہ نہیں ہے اس لیے بائے

بائے۔۔۔ ایلٹ ہنستے ہوئے بولتی اٹھی تھی دلاور اسے بے یقین نظروں سے دیکھ رہا تھا مہوش کو اشارہ کرتی ایلٹ

باہر کی جانب بڑھ رہی تھی جب دروازہ کھولنے پر باہر کھڑے مین اور دوسرے پولیس والوں کو دیکھ کر مہوش اور ایلف کے پسینے چھوڑ پڑے تھے

اگوا انھیں ہتھکڑیاں۔۔ مین کے بولنے پر لیڈی پولیس نے آگے بڑھ کر مہوش کو پکڑا تھا جبکہ ایلف بھاگ کر دلاور کے پاس گئی تھی طاور اس کے پاس پڑے شیشے کے گلاس کو توڑ کر اس نے اسے دلاور کے گلے کے پاس کیا تھا یہ سب اتنا اچانک ہوا تھا کہ کوئی سمجھ نہ پایا تھا

دلاور نے مین کو ایک نظر دیکھا تھا اور مسکراتے ہوئے اپنے چوٹ لگے ہاتھ کو اٹھاتے اس سے ایلف کا ہاتھ پکڑ کر اس نے مڑوڑا تھا آہہ۔۔ پنا مہوش ہاتھ مڑنے پر تکلیف سے چیخ مارتی ماریہ نے اس سے دور ہٹنا چاہا تھا جب دلاور بیڈ سے اٹھ کر کھڑا ہوا تھا

چٹاخ۔۔ ایک زوردار تھپڑ اسے جڑتے دلاور نے اسے لیڈی کانسٹیبل کے حوالے کیا تھا
 ی۔۔ یہ نہیں ہو سکتا چھوڑو مجھے میں نے کچھ نہیں کیا۔۔ ایلف چیخ رہی تھی جب دروازے سے اندر داخل ہوتے زندہ براق کو دیکھتے اس کا منہ بند ہوا تھا براق اسے دیکھ کر طنزیہ مسکرایا تھا
 تممم۔۔ ایلف کی آنکھوں میں بے یقینی تھی اب کی بار براق نے اسے دیکھ کر مسکراتے ہوئے بولنا شروع کیا
 تھا

ہوا کچھ یوں تھا کہ جب براق واپس گھر آیا تھا تو سارے ملازم جا چکے تھے رات کا وقت تھا گھر میں گہرا اندھیرا تھا جب وہ لاونچ میں پہنچا تب اس کے سر پر کسی نے پیچھے سے حملہ کیا تھا مگر براق قدموں کی آہٹ پر فوراً ایک طرف ہو گیا تھا

وہ خود پر حملہ کرنے والے شخص سے بھیڑ گیا تھا اور وہ جو براق کو قتل کرنے آیا تھا اب خود ہی براق سے ٹھکائی کر رہا تھا

اسے کالر سے پکڑتے ایک طرف پھینکتے براق نے لاٹ اون کی تھی اور اسے حیرت سے دیکھتے پوچھا تھا کہ وہ کیوں مارنے آیا ہے پھر ایکس کے نہ بولنے پر براق نے اسے مار کر ساراپلان اگلوایا تھا اور اپنا ایک پلان بنایا جس کے مطابق ایلف کو اس کا پلان کامیاب ہی دکھا تھا اس سب میں اس نے مینس اور دلاور کی مدد لی تھی لوگوں کو یقین ہو گیا تھا کہ براق مر گیا ہے اور پھر اسی طرح ان کے سامنے مہوش آئی اور ایلف کا بھی ایکس نے بتایا تھا دلاور کے ایکسڈینٹ کو بھی براق لوگوں نے پلان کیا تھا جس سے دلاور کو زخمی دکھایا گیا تھا جبکہ وہ بالکل ٹھیک تھا

یہ جھوٹ ہے یہ سچ نہیں ہو سکتا تمہیں مر جانا چاہیے۔۔۔ ایلف چیختی ہوئی پاگل لگ رہی تھی جبکہ مہوش ناموشی سے آنسو بہا رہی تھی

ابھی ایک اور گفٹ تمہارے لیے ہے۔۔۔ براق مسکرایا تھا اور زندہ صحیح سلامت ایکس کمرے میں داخل ہوا تھا اس نے اس وقت براق کے کہنے پر ہی بلٹ پروف جیکٹ پہنی ہوئی تھی جس سے وہ بچ گیا تھا ایکس ان کے خلاف گواہ بن گیا تھا جس سے وہ بچ گیا تھا

میں جیل سے نکل کر تمہیں برباد کر دوں گی۔۔۔ اسے چیخنے چلاتے دیکھ کر براق ہنسا تھا اور ہاتھ ہلا کر اسے بائے کیا تھا دلاور کو ایلف کی حقیقت کا جان کر افسوس ہوا تھا مگر اتنا بھی نہیں کیونکہ وہ اس کی بیوی ضرور تھی مگر اس سے دلاور کو محبت نہیں تھی

عدالت میں آنرل کو بے گناہ ثابت کر کے ایلف اور مہوش کو سزا سنائی دی گئی تھی مہوش کو دس سال کی سزا ہوئی تھی جبکہ ایلف پاگل ہو گئی تھی جس کو پاگل خانے بھجوا دیا گیا تھا

ب۔۔۔ براق۔۔۔ آنرل نے روتے ہوئے خواب کی طرح براق کے چہرے کو چھوا تھا مین نے آنرل کو پہلے بتایا بھی تھا کہ وہ زندہ ہے بس اصل قاتل کا پتا لگا رہے ہیں مگر اسے یقین نہیں تھا

براق نے آنرل کا ہاتھ پکڑ کر اس کی ہتھیلی چومی تھی اور اس کے پورے چہرے پر جا بجا اپنا لمس چھوڑا تھا کنٹرول کرو براق۔۔۔ پیچھے سے دلاور کی آواز سن کر براق ہنسا تھا جبکہ آنرل کو اس نے زور سے خود میں بھینچا تھا اب کیا ارادہ ہے آگے کا براق؟؟ دلاور نے اس سے پوچھا تھا

اب۔۔۔ اب پاکستان واپس جانے کا ارادہ ہے بہت گزاری لی یہاں زندگی اب واپس اپنے ملک جانا چاہتا ہوں۔۔۔ براق کی بات پر آنرل نے حیرت اور خوشی کے ملے جلے تاثرات سے دیکھا تھا براق کیا آپ سچ کہہ رہے ہیں؟؟ اس نے پوچھا تھا

بالکل جانِ براق۔۔۔ اس کا سر چومتے براق نے کہا تھا جس پر آنرل بے حد خوش ہو گئی تھی اسے اب یہاں رہنے کا سوچ کر بھی وحشت ہو رہی تھی اب وہ اپنے ملک جا کر پرسکون زندگی گزارنا چاہتی تھی جہاں براق کی کوئی پائل دیوانی لڑکی نہ ہو۔۔۔

مہرین ویسے تو اپنے آنے والے وارث کے لیے خوش تھی مگر اسے ابھی بھی پاکیزہ سے نفرت ہی تھی پرانی باتیں یاد کر کے اس کے من میں دوبارہ پاکیزہ کے لیے نفرت بڑھ جاتی تھی

وہ اپنی نفرت میں اتنی اندھی ہو چکی تھی کہ آج کل وہ جو پہلے پہلے دنوں میں پاکیزہ کا بہت خیال رکھتی تھی اب دوبارہ سرد رویہ اختیار کرنے لگی تھی اس کے خیال میں پاکیزہ کا گندہ خون ہی اس کے بچے میں ہو گا۔۔۔ کیسی سوچ تھی اس کی؟ اب وہ دوبارہ پاکیزہ کو شاہ ویز کی زندگی سے نکالنا چاہتی تھی اور اس کے لیے اس نے ایک باقاعدہ پلان بنایا ہوا تھا

حیدر شاہ ویز کے دوست کو اس نے آج گھر بلایا ہوا تھا ایک ضروری بات کرنے کے سلسلے میں حیدر بھی ان سے ملنے خوشی خوشی چلا آیا تھا آخر ان کی عزت جو بہت کرتا تھا مگر اسے کیا خبر تھی وہ اس بیچارے کے ساتھ کیا کرنے والی تھی

حیدر بیٹا کیسے ہو؟؟ مہرین مسکراتے ہوئے اس سے ملی تھی
میں الحمد للہ آٹٹی ٹھیک ہوں۔۔۔ وہ مسکراتے ہوئے بولا تھا

بیٹا وہ میں شاہ ویز کو سر پرانہ دینے کا سوچ رہی ہوں اس کی برتھ ڈے آرہی ہے اسی سلسلے میں کیا تم میری مدد کرو گے؟؟

جی جی ضرور آٹٹی۔۔۔ حیدر فوراً بولا تھا

بیٹا وہ سیکنڈ کمرے میں میں نے کچھ چیزیں رکھیں ہیں پہلے وہ تو اٹھا لاؤ۔۔۔ میری کمر میں درد تھا ورنہ میں خود چل جاتی۔۔۔ مہرین چہرے پر مسکینیت سجائے بولی تھی حیدر فوراً انھیں منع کرتا اس روم کی طرف گیا تھا جہاں پہلے ہی پاکیزہ سو رہی تھی

حیدر اندھیرے کمرے میں داخل ہوا تو جیسے ہی اس نے سوچ ڈھونڈنا چاہا تو کسی نے پیچھے سے دروازہ لاک کر دیا تھا

سوچ اون کرتے ہی حیدر پیچھے بند دروازہ کی جانب مڑا تھا اس نے دروازہ ناک کرتے ایک نظر کمرے کو دیکھا تھا جہاں بیڈ پر سوئی پاکیزہ کو دیکھ کر وہ حواس باختہ ہو گیا تھا کوئی بھی اس صورتحال کو غلط سمجھ سکتا تھا آئی دروازہ کھولیں۔۔۔ حیدر زور سے دروازہ بجاتا بول رہا تھا جب پاکیزہ ڈر کر اٹھی تھی اور اسے دیکھ کر وہ بھی ڈر گئی تھی

حیدر بھائی آپ یہاں کیا کر رہے ہیں؟؟ خود کو چادر سے ڈھانپتے کانپتی آواز میں پاکیزہ نے پوچھا تھا مہرین آئی نے بھیجا تھا۔۔ وہ جواب فیتا لب بھیج گیا تھا جب اچانک دروازہ کھلا تھا اور شاہ ویز سامنے کھڑا تھا شاہ ویز جیسا تم سمجھ رہے ہو ویسا کچھ نہیں ہے قسم خدا کی میں غلطی سے یہاں آ گیا تھا۔۔ شاہ ویز کا غصے سے بھرا چہرہ دیکھ کر وہ تیزی سے بولا تھا جبکہ مہرین کو مسکراتے دیکھ کر اس نے مٹھیاں بھیجیں تھیں دیکھ لی اپنی بیوی کیسے لچھن ہے اس کے گھاٹ گھاٹ کے مردوں کو اب اپنے کمرے میں بلانے لگی ہے۔۔۔ مہرین چیختے ہوئے بولی تھی اور پاکیزہ کی طرف بڑھی تھی جواب بیڈ سے اتر کر کھڑی تھی اس جیسی کم ذات سے یہی امید کی جاسکتی تھی۔۔ اب میں اسے اپنے گھر نہیں رکھ سکتی شاہ ویز۔۔۔ وہ شاہ ویز کو ہٹاتی بازو سے پکڑے پاکیزہ کو باہر لے گئی تھی اور بنا اس کی پر یگنسی کا خیال کیے اس نے جھٹکے سے اسے چھوڑا تھا شاہ ویز تیزی سے پاکیزہ کو بکڑنے گیا تھا جب وہاں کھڑے وجود نے پاکیزہ کو تھاما تھا اس کے پیچھے ہی براق کھڑا تھا

لو آگئی اس کی بھگوڑی بہن لے جاؤ اپنی اس کم ذات بہن کو۔۔۔ آئزل کو دیکھ کر مہرین پھنکاری تھی اس کا شادی پر شاہ ویز کو نکاح کے وقت چھوڑ کر بھاگنے کا یاد کرتے اسے شدید غصہ آیا تھا

یہ بڑھا شخص کون ہے؟؟ مہرین نے براق کو دیکھتے پوچھا تھا آئزل نے غصے سے مہرین کو گھورا تھا

پاکیزہ کو کھڑے کرتے اس کے بھرے بھرے وجود کو آئزل نے اپنی باہوں میں سمیٹا تھا جو اس کے ساتھ لگی سسک رہی تھی

یہ جو آپ مجھے بھگوڑی بول رہی ہیں اپنے اس بیٹے سے پوچھیں آپ کے اس بیٹے نے مجھے نیو یارک نو کری دلو کر یہاں سے بھگایا تھا تاکہ اپنی محبت اپنی چاہت پاکیزہ سے شادی کر سکے پوچھیں اپنے اس نام نہاد بیٹے سے۔۔۔ کیا یہ سچ کہہ رہی ہے؟؟ شاہ ویز کی طرف مہرین نے دیکھا تھا

جی موم وہ سچ کہہ رہی ہے کیونکہ پاکیزہ میری محبت تھی آپ اس سے کبھی میری شادی نہ ہونے دیتی اسی لیے میں نے یہ کیا تھا اور میری بیوی کے کردار پر اور میرے دوست پر الزام لگانا بند کریں مجھے پہلے ہی نازیہ فون کر کے آپ کے پاکیزہ کو گھر سے نکالنے کا بتا چکی تھی

پتا نہیں موم آپ کے اندر اتنا زہر کیوں ہے؟ میں نے ہمیشہ پاکیزہ کی بجائے آپ کی سائیڈ لی مگر اب حد ہو گئی ہے میں اب آپ کے ساتھ یہاں نہیں رہ سکتا جس گھر میں میری بیوی ہی محفوظ نہ ہو وہاں رہ کر میں کیا کروں گا۔۔۔

میں یہ گھر چھوڑ رہا ہوں میں نے نیا گھر لے لیا ہے آپ سے ملنے اتار ہوں گا مگر اب آپ کے ساتھ نہیں رہ سکتا۔۔۔ وہ بولتا ہوا آئزل کے پاس آیا تھا اور اس سے پاکیزہ کو لے کر اپنے حصار میں قید کیا تھا

کیا بکواس کر رہے ہو شاہ ویز تم ایسا نہیں کر سکتے۔۔۔ مہرین چیختی تھی جبکہ شاہ ویز انہیں انگور کرتا حیدر سے معذرت کرتا پاکیزہ کو وہاں سے لے گیا تھا

ایک بات آپ کو بتانی تھی پھپھو جان۔۔۔ پاکیزہ کسی کا گندہ خون نہیں ہے اور نہ ہی وہ کم ذات ہے وہ پاپا کی ہی دوسری بیوی کی بیٹی ہے۔۔۔ مہرین نے حیرت سے اسے دیکھا تھا جو ایک نفرت بھری نگاہ مہرین پر ڈال کر براق کے ساتھ چلی گئی تھی وہ یہاں اپنی بہن سے ملنے آئی تھی اور مل چکی تھی۔۔۔

پاکیزہ آئزل کے باپ کی دوسری بیوی کی بیٹی تھی مگر اس کا علم کسی کو نہیں تھا ان کے خیال سے پاکیزہ کو آئزل کے باپ نے کہیں سے گود لیا تھا مگر حقیقت صرف آئزل کی ماں جانتی تھی مگر وہ حسد سے شروع سے پاکیزہ کو گندہ خون اور کم ذات کہہ کر ٹاڈا چر کرتی تھی اور یہی حال مہرین کا بھی تھا اسی طرف جب ان کے والدین ایک ساتھ خالق حقیقی سے جا ملے تو مہرین نے شاہ ویز کا رشتہ آئزل سے طے کر دیا مگر شاہ ویز تو معصوم پاکیزہ سے محبت کرتا تھا اسی لیے اس نے پاکیزہ سے شادی کرنے کے لیے آئزل کو یہاں سے بھگادیا اور آئزل بھی شاہ ویز کی محبت سے واقف تھی اسی لیے وہ چلی گئی تھی

مہرین اب خالی گھر کو گھور رہی تھی اسے یقین نہیں ہو رہا تھا کہ پاکیزہ بھی اس کے بھائی کا خون تھی وہ اپنی خود ساختہ نفرت سے اپنے بیٹے کو بھی بد گمان کر چکی تھی اب اس کے پاس پچھتاوے کے علاوہ کچھ نہ بچا تھا

دو سال بعد:

ب۔۔۔ با۔۔۔ دو سالہ ار مغان ٹوٹے پھوٹے لہجے میں شاہ ویز سے کھیلتا مسکرا رہا تھا پاکیزہ کی پریگنسی میں کافی مشکلات پیش آئی تھیں جس کی وجہ سے وہ کومہ میں بھی جا چکی تھی مگر اللہ کے کرم سے وہ دو مہینے بعد کومہ سے

واپس آگئی تھی لیکن اس کے اب دوبارہ ماں بننے کے چانسز نا ہونے کے برابر تھے مگر وہ لوگ ایک ہی اولاد کو پا کر خوش تھے پاکیزہ بھی اب خاصی سمجھدار ہو چکی تھی ایک سال پہلے ہی مہرین مرچی تھی شاہ ویز کافی دکھی ہوا تھا مگر پاکیزہ نے اسے سنبھال لیا تھا

میرا شیر۔۔۔ میرا بیٹا۔۔۔ اس کے بابا پکارنے پر شاہ ویز نے زور سے اس کا گال چوما تھا اور اسے ہوا میں اچھالنے لگا تھا

نہ کریں شاہو گر جائے گا۔۔۔ اسے ار مغان کو اچھالتے دیکھ کر پاکیزہ بولی تھی شاہ ویز نے ہنستے ہوئے اسے دیکھا تھا اور ار مغان کو ایک طرف بازو میں اٹھاتے اس نے پاکیزہ کو اپنا دوسرا بازو کھول کر اپنے پاس آنے کا کہا تھا پاکیزہ اس کے پاس آئی تھی شاہ ویز نے اس کا سر چوم کر اپنے سینے سے لگایا تھا

اتنا کام مت کیا کرو میری جان۔۔۔ اور تھوڑا وقت ہم دونوں کو بھی دے دیا کرو شاہ ویز کے شکوہ کرنے پر وہ مسکرائی تھی وہ جتنا مرضی ٹائم انھیں دے دیتی شاہ ویز کا ہمیشہ یہی گلہ رہتا تھا دو سال سے ان کی زندگی پر سکون تھی وہ لوگ ہنسی خوشی رہ رہے تھے پاکیزہ کے لیے شاہ ویز کی محبت دن بدن بڑھتی جا رہی تھی

آنزل دھیرے چلو یا ر سوری جانِ براق پلیر رک جاؤ۔۔۔ براق آنزل سے بولا تھا جو تیزی سے چلتی اپنے روم میں داخل ہو گئی تھی اس نے جیسے ہی دروازہ بند کرنا چاہا تھا براق نے اسے ایسا کرنے سے روک دیا تھا اسے دروازے کو چھو منہ پھولا کر بیڈ ہر آکر بیٹھ گئی تھی

براق نے آج اسے باہر لے جانے کا وعدہ کیا تھا مگر کام میں مصروفیت کی وجہ سے وہ آ نہیں سکا تھا دو سال میں وہ دونوں ایک دوسرے کے کافی قریب آچکے تھے غلط فہمی کے بادل چھٹ چکے تھے زندگی پر سکون اور حسین تھی اور اب آنرل کسی کی باتوں میں بھی نہیں آتی تھی۔۔۔

آنرل پریگنٹ تھی اس وجہ سے بھی وہ آج کل موڈ بنا کر رکھتی تھی اب آپ کی عمر زیادہ ہو گئی یہ براق آپ چیزیں بھی بھولنے لگے ہیں۔۔۔۔۔ وہ منہ پھولائے بولی تھی براق نے اسے مصنوعی گھوری سے نوازا تھا

اب ایسا بھی کچھ نہیں ہے جانِ براق۔۔۔ وہ اس کے قریب آتا اس سے تھوڑے سے فاصلے پر بیٹھ چکا تھا جانتا تھا کہ وہ اس کے قریب بیٹھنے پر مزید ناراض ہو جائے گی

میں اور بے بی کب سے آپ کا انتظار کر رہے تھے آپ کی وجہ سے میں ساری چاکلیٹس کھا گئی اب میں اور موٹی ہو جاؤں گی۔۔۔ وہ سوں سوں کرتی رونے لگی تھی بیچارہ براق گہرا ہی گیا تھا

جانِ براق پلیرز ایم سوری رونابند کرو یا رتم اچھی خاصی پیاری ہو اور موٹی بالکل بھی نہیں ہو۔۔۔ وہ اس کو اپنے حصار میں لیتا اس کے سر پر لب رکھتا بولا تھا

جھوٹ بول رہے ہیں آپ۔۔۔ اسے نے براق کو گھورا تھا براق دھیرے سے ہنسا تھا اور اس کی ناک دبا کر بولا تھا میں بالکل جھوٹ نہیں بول رہا تم بے بی کے ساتھ بہت کیوٹ لگ رہی ہو جانِ براق۔۔۔۔۔ اس کے گال کو چومتے اس کے آنسو صاف کرتا براق بولا تھا

اٹھو اور جلدی سے تیار ہو جاؤ باہر گھومنے چلتے ہیں۔۔۔ اس کے دوسرے گال پر بھی اپنا لمس چھوڑتا براق بولا
 تھا جبکہ اپنی تعریف سن کر آنزل بھی خوش ہو گئی تھی اور اس کا گال چومتی تیار ہونے چلی گئی تھی
 براق نے دلفریب مسکراہٹ کے ساتھ اس کا بھرا بھرا سراپا دیکھا تھا براق نے زندگی میں بہت دکھ دیکھے تھے
 مگر اب اس کی زندگی کے بہترین دن تھے جو وہ آنزل کے ساتھ گزار رہا تھا اور اب کچھ مہینوں بعد اپنی اولاد کے
 اس دنیا میں آنے کے بعد ان کی فیملی مکمل ہو جانی تھی اور اس دن کا براق کو بے صبری سے انتظار تھا وہ اپنی
 خوشحال زندگی کو دیکھتا ہر روز خدا کا لاکھ شکر ادا کرتا تھا

